روزنامہ

ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY

MUMBAIRAABTA

صبح صادق	05:32
طلوع آفتاب	06:46
زوال آفتاب	12:47
غروب آفتاب	06:48

آج کی حدیث

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسولؐ نے ارشاد فرمایا "جب کسی کو کسی ذریعہ سے مال حاصل ہوتو اس پراس کی زکوۃ اس وقت تک واجب نہیں ہوگی جب تک اس مال پر سال نہ گزر جائے" (ترمذی) لیکن اگر کوئی سال پورا ہونے سے پہلے ہی زکوۃ ادا کرنا چاہے تو کرسکتا ہے جیسا کہ حضرت عباسؓ نے مال پر سال پورا ہونے سے پہلے ہی اپنی زکوۃ ادا کرنے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی اجازت دے دی۔ (ابوداؤد)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 77, Wednesday- 18 March, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۷۷ ۞ بدھ، ۱۸رمارچ ،۲۰۲۶، ۲۸ر رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

راجیہ سبھا الیکشن: این ڈی اے کی فتح، اپوزیشن کا دھاندلیوں کا الزام

بہار کی تمام ۵ر سیٹوں پر این ڈی اے کا قبضہ، تیجسوی یادو کا بی جے پی پر طاقت کے استعمال کا الزام، ہریانہ میں کانگریس رکن اسمبلی کا ووٹ باطل کردیا گیا

ہریانہ، بہار اور اڈیشہ میں راجیہ سبھا کی ۱۱ر سیٹوں کیلئے پیر کو انتخابات ہوئے۔ تین ریاستوں میں کل ۱۴ر امیدوار میدان میں ہیں۔ بہار کی تمام ۵ر اور اڈیشہ کی ۴ر سیٹوں کے نتائج کا اعلان کردیا گیا ہے۔ این ڈی اے یا این ڈی اے کے حمایت یافتہ امیدواروں نے دونوں ریاستوں میں ۹ر میں سے ۸ر سیٹیں جیتی ہیں۔ شام ۵ر بجے سے ہریانہ کی دوسیٹوں پر گنتی روک دی گئی تھی۔ بی جے پی نے کانگریس کے دو ایم ایل اے کے ووٹ افشاں ہونے کی شکایت کی تھی۔ معاملہ الیکشن کمیشن کو بھجوادیا گیا ہے۔ خبر لکھے جانے تک فیصلے اور اجازت ملنے کے بعد گنتی دوبارہ شروع ہوئی تھی۔ ذرائع کے مطابق کانگریس کے ایک ایم ایل اے کا ووٹ باطل کردیا گیا ہے۔ دوسرے ایم ایل اے کے ووٹ کی جانچ کی جارہی ہے۔ الیکشن کمیشن نے وزیر انل وج کے ووٹ پر کانگریس کے اعتراض کو مسترد کردیا ہے۔ بی جے پی امیدوار سنجے بھاٹیا کی ہریانہ کی دو میں سے ایک سیٹ پر جیت یقینی سمجھی جارہی ہے۔ دوسری سیٹ کے لیے مقابلہ کانگریس کے امیدوار کرم ویر بدھ اور بی جے پی کے حمایت یافتہ آزاد امیدوار ستیش ناندل کے درمیان ہے۔ بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار اور بی جے پی کے قومی صدر نتن نبین سمیت قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کے پانچوں امیدواروں نے پیر کو راجیہ سبھا انتخابات میں کامیابی حاصل کی جبکہ راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے امیدوار کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اسمبلی احاطے میں مکمل ہوئے ووٹنگ اور ووٹوں کی گنتی کے بعد این ڈی اے کے

تمام پانچ امیدوار فاتح قرار دیے گئے۔ اس دوران این ڈی اے کے تمام ۲۰۲ر اراکین اسمبلی نے ووٹنگ میں حصہ لیا جبکہ مہاگٹھ بندھن کے ۴ر اراکین غیر حاضر رہے، جن میں کانگریس کے تین اور آر جے ڈی کا ایک رکن شامل ہے۔ کل ۲۳۹ر اراکین اسمبلی نے اس بار اپنا ووٹ ڈالا۔ ووٹنگ کیلئے نہ پہنچنے والے کانگریس کے تین اراکین میں والمیکی نگر کے سورندر پرساد، فاربس گنج سے منوج وشواس اور منیہاری کے منوہر سنگھ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آر جے ڈی کے رکن فیصل رحمٰن نے بھی ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔ بہار میں مکمل ہوئے راجیہ سبھا انتخابات میں کل ۶ر امیدوار میدان میں تھے، جن میں بی جے پی اور جنتادل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) کے دو دو، راشٹریہ لوک مورچہ اور آر جے ڈی کے ایک ایک امیدوار شامل تھے۔ اس انتخاب میں بی جے پی نے اپنے قومی صدر نتن نبین اور شیوییش رام، جے ڈی یو نے بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار اور رام ناتھ ٹھاکر، جبکہ راشٹریہ لوک مورچہ نے اپنے قومی صدر اُپندر کشواہا کو میدان میں اتارا تھا۔ اپوزیشن کی طرف سے مہاگٹھ بندھن کے امیدوار امریندر دھاری سنگھ میدان میں تھے، لیکن انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ قابل ذکر ہے کہ بہار سے راجیہ سبھا کی پانچ نشستیں ۹ر اپریل کو خالی ہورہی ہیں، جن میں جے ڈی یو کے رام ناتھ ٹھاکر اور ہری ونش نارائن سنگھ، آر جے ڈی کے امریندر دھاری سنگھ اور پریم چند گپتا اور راشٹریہ لوک مورچہ کے صدر اُپندر کشواہا کے نام شامل ہیں۔ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھرگے نے ہریانہ سے ہونے والے راجیہ سبھا انتخابات کے سلسلے میں انتخابی عمل میں مداخلت کا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے الیکشن کمیشن کو خط لکھا ہے۔ خط میں کانگریس صدر نے کہا ہے کہ انتخابات کی منصفانہ اور شفافیت کو متاثر کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں جنہیں فوری طور پر روکا جانا چاہئے۔ اس دوران بہار اسمبلی سے نکلتے ہی اپوزیشن لیڈر اور آر جے ڈی سربراہ تیجسوی یادو نے بی جے پی پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے بی جے پی پر راجیہ سبھا انتخابات اور اسمبلی سے متعلق دیگر حالیہ واقعات میں پیسے کی طاقت اور ہیرا پھیری کا استعمال کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر ان کے ایم ایل اے نے انہیں دھوکہ نہ دیا ہوتا تو ان کی جیت یقینی تھی۔ اسمبلی سے باہر نکلنے کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے تیجسوی نے کہا "سب جانتے ہیں کہ ایجنسیاں کہاں ہیں، لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ ہمارے پاس کتنی بھی ہیں۔

کشتی پر افطار پارٹی کرنے والے مشکل میں

بریانی کھا کر ہڈیاں ندی میں پھینکنے کا الزام، ۱۴ر لوگوں پر ایف آئی آر

کوتوالی کے اے سی پی دھرو پرتاپ سنگھ نے بتایا کہ سبھی ملزمین کے خلاف متعلقہ دفعات میں کیس درج کیا گیا ہے۔ ضرورت پڑنے پر ملزمین کو گرفتار کر جیل بھیجا جائے گا۔ اترپردیش کے وارانسی میں گزشتہ پیر کو گنگا ندی میں ایک کشتی پر افطار پارٹی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اب اس افطار پارٹی نے ایک نیا تنازعہ کھڑا کردیا ہے۔ افطار پارٹی کی ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہورہی ہے اور بتایا جارہا ہے کہ افطار کے دوران مبینہ طور پر چکن بریانی پیش کی گئی۔ الزام ہے کہ کھانے کے بعد بچا ہوا حصہ، جس میں ہڈیاں بھی شامل تھیں، گنگا ندی میں پھینک دیا گیا۔ ویڈیو سامنے آنے کے بعد معاملہ نے طول پکڑ لیا ہے۔ کچھ لوگوں نے اسے گنگا کی پاکیزگی کے خلاف قرار دیتے ہوئے ناراضگی ظاہر کی ہے، خاص طور پر اس لیے کہ رمضان کے دوران اس طرح کی سرگرمی کو مذہبی حساسیت سے جوڑ کر دیکھا جارہا ہے۔ سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیو میں صاف دیکھا جاسکتا ہے کہ کچھ نوجوان کشتی پر جمع ہوکر افطار کررہے ہیں اور بچا ہوا کھانا ندی میں ڈال رہے ہیں۔ اس معاملہ میں 'بھارتیہ جنتا یووا مورچہ' (بی جے وائی ایم) کے سٹی پریسیڈنٹ رجت جیسوال نے کوتوالی تھانہ میں شکایت درج کرائی ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا ہے کہ ایک طبقہ کے کچھ نوجوانوں نے گنگا کے بیچ کشتی پر افطار کرتے ہوئے نہ صرف گوشت سے تیار کھانا کھایا بلکہ اس کا بچا ہوا حصہ ندی میں پھینک کر مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے۔ اس شکایت کی بنیاد پر پولیس نے وائرل ویڈیو کی جانچ شروع کردی ہے۔ پولیس ذرائع سے سامنے آرہی خبروں میں بتایا جارہا ہے کہ جانچ کے دوران ویڈیو پہلی نظر میں درست پایا گیا ہے۔ اس کے بعد ویڈیو میں نظر آنے والے نوجوانوں کی شناخت کی گئی اور پولیس نے 14 افراد کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔ اس سلسلے میں کوتوالی کے اے سی پی دھرو پرتاپ سنگھ نے بتایا کہ تمام ملزمین کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت کیس درج کیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ضرورت پڑنے پر ملزمین کو گرفتار کرکے جیل بھیجا جائے گا۔ اس واقعہ پر وارانسی میونسپل کارپوریشن نے بھی سخت اعتراض ظاہر کیا ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے پی آر او نے کہا کہ اس طرح کا عمل انتہائی قابل اعتراض ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ گنگا کی صفائی اور پاکیزگی کو برقرار رکھنے کے لیے میونسپل کارپوریشن کے ضوابط واضح ہدایات دیتے ہیں۔ ان قواعد کے تحت گنگا گھاٹوں یا دریا کے بیچ کسی بھی سرگرمی کو مذہبی جذبات اور صفائی کے معیارات کا خیال رکھتے ہوئے ہی انجام دیا جاسکتا ہے۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ مستقبل میں اس طرح کے واقعات کو روکنے کے لیے نگرانی اور سختی میں اضافہ کیا جائے گا تاکہ گنگا کی پاکیزگی اور عوامی عقیدت کو کسی بھی طرح نقصان نہ پہنچے۔

اپوزیشن کے ۸ر اراکین پارلیمنٹ کی معطلی منسوخ

بجٹ سیشن کے پہلے مرحلے کے دوران ۳ر فروری کو ایوان میں چیئر کی جانب کاغذ پھینکنے کی وجہ سے اپوزیشن کے ۸ر اراکین پارلیمنٹ کو بجٹ سیشن کی بقیہ مدت کے لیے معطل کردیا گیا تھا۔

بجٹ سیشن کے پہلے مرحلے کے دوران 3 فروری کو ایوان میں چیئر کی جانب کاغذ پھینکنے کی وجہ سے اپوزیشن کے 8 اراکین پارلیمنٹ کو بجٹ سیشن کی بقیہ مدت کے لیے معطل کر دیا گیا تھا۔ اپوزیشن کے 8 اراکین پارلیمنٹ کی معطلی واپس لے لی گئی ہے۔ پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے منگل (17 مارچ) کو لوک سبھا میں معطل اراکین کی واپسی کی تحریک پیش کی، جسے ایوان نے منظوری دے دی۔ اسپیکر اوم برلا نے 3 فروری کو ان اراکین پارلیمنٹ کو معطل کر دیا تھا۔ کانگریس نے حال ہی میں اسپیکر اوم برلا سے اراکین پارلیمنٹ کی معطلی منسوخ کرنے کی درخواست کی تھی۔ کانگریس نے جمعہ کے روز لوک سبھا کے اسپیکر سے درخواست کی کہ 8 اپوزیشن اراکین کی معطلی منسوخ کر دی جائے۔ واضح رہے کہ بجٹ سیشن کے پہلے مرحلے کے دوران 3 فروری کو ایوان میں چیئر کی جانب کاغذ پھینکنے کی وجہ سے اپوزیشن کے 8 اراکین پارلیمنٹ کو بجٹ سیشن کی بقیہ مدت کے لیے معطل کردیا گیا تھا۔ معطل اراکین پارلیمنٹ میں کانگریس کے امرندر سنگھ راجہ وڑنگ، گرجیت سنگھ اوجلا، ہبی ایڈن، منیکم ٹیگور، پرشانت یادوراؤ پڈولے، سی کرن کمار ریڈی، ڈین کوریاکوس اور سی پی آئی (ایم) کے ایس وینکٹیشن شامل ہیں۔ معطلی کے بعد سے یہ اراکین پارلیمنٹ کی کارروائی کے دنوں میں پارلیمنٹ کے 'مکر دوار' پر احتجاج کرتے آرہے تھے۔ لوک سبھا نے کرن رجیجو کی جانب سے پیش کی گئی ایک تحریک کے ذریعے تمام اراکین پارلیمنٹ کی معطلیاں منسوخ کر دیں اور احتجاج کے دوران اپوزیشن کے مطالبات تسلیم کر لیے۔ انہوں نے ایوان کی کارروائی کو خوش اسلوبی سے چلانے کے لیے ایک 'لکشمن ریکھا' کھینچنے کی ضرورت پر زور دیا۔

بہار میں جے ڈی یو کو لگا بڑا جھٹکا، کے سی تیاگی نے کیا پارٹی چھوڑنے کا اعلان

کے سی تیاگی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا ہے کہ "اب پارٹی کی رکنیت سازی کی مہم ختم ہوگئی ہے اور میں نے دوبارہ پارٹی کی رکنیت نہیں لی ہے

گزشتہ کچھ عرصہ سے اپنی ہی پارٹی کے خلاف بیان دے کر سرخیوں میں رہنے والے کے سی تیاگی نے جنتادل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ کے سی تیاگی نے اپنا استعفیٰ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ وہ جے ڈی یو کی بنیادی رکنیت سے استعفیٰ دے رہے ہیں اور مستقبل میں بھی رکنیت نہیں لیں گے۔ جے ڈی یو کو بھیجے گئے استعفیٰ میں کے سی تیاگی نے اپنے مستقبل کے منصوبے کا بھی ذکر کیا ہے۔ انہوں نے لکھا کہ 22 مارچ کو وہ اپنے حامیوں کے ساتھ ایک اہم میٹنگ کریں گے۔ کے سی تیاگی نے سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ "30 اکتوبر 2003 کو جے ڈی یو کا قیام عمل میں آیا تھا، سمتا پارٹی اور جنتادل کا انضمام ہوا تھا۔ جارج فرنانڈیز نے صدر اور میں نے جنرل سکریٹری کے طور پر ایک ساتھ کام کیا۔ میں نے شرد یادو اور نتیش کمار کی صدارت میں بھی کام کیا۔ میں پارٹی کا چیف ترجمان اور سیاسی مشیر بھی رہا۔ اب پارٹی کی رکنیت سازی کی مہم ختم ہوگئی ہے اور میں نے دوبارہ پارٹی کی رکنیت نہیں لی ہے۔ نتیش کمار کے لیے میرا احترام کبھی کم نہیں ہوگا۔" جے ڈی یو کے سابق سینئر لیڈر نے مزید لکھا کہ "میرے کچھ سیاسی ساتھیوں، حامیوں اور ورکروں نے 22 مارچ کو ایک میٹنگ طلب کی ہے۔ اس میٹنگ میں ملک کی سیاسی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ میں جلد ہی آگے کی حکمت عملی پر فیصلہ لوں گا۔" واضح رہے کہ کے سی تیاگی کا تعلق بنیادی طور پر اترپردیش سے ہے۔ مغربی یوپی میں ان کے حامیوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔ کچھ میڈیا رپورٹ میں کہا جارہا ہے کہ کے سی تیاگی اب اترپردیش کی سیاست کا رخ کرسکتے ہیں۔ واضح رہے کہ کے سی تیاگی کا شمار جے ڈی یو کے پرانے اور قدآور رہنماؤں میں ہوتا ہے۔ کے سی تیاگی وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے قریبی بھی مانے جاتے تھے۔ وہ جے ڈی یو کے حق میں ہر اسٹیج پر مضبوطی سے اپنی بات بھی رکھتے تھے۔ رواں سال انہوں نے نتیش کمار کو 'بھارت رتن' دیے جانے کا مطالبہ بھی اٹھایا تھا اور وزیر اعظم مودی کو خط لکھا تھا۔ حالانکہ طویل عرصے سے جے ڈی یو نے کے سی تیاگی سے دوری اختیار کر رکھی تھی اور 'بھارت رتن' معاملہ پر بھی جے ڈی یو نے خود کو ان سے الگ کرلیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ کے سی تیاگی نے آئی پی ایل میں بنگلہ دیشی کھلاڑیوں کے ہٹانے کے فیصلے کی مخالفت کی تھی۔ اس کے علاوہ فلسطین کے معاملے پر بھی وہ ہندوستانی حکومت کے اسٹینڈ سے الگ کھڑے نظر آئے تھے۔

مختصر مگر اہم خبریں

ایران کیخلاف جنگ کا حصہ نہیں بنیں گے: برطانوی وزیر اعظم

لندن: برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر نے کہا ہے کہ ایران کے خلاف جنگ کا حصہ نہیں بنیں گے، ہمیں جلد آبنائے ہرمز کو کھولنا ہوگا، مسئلے کے حل کیلئے تیز تر اقدامات کرنا ہوں گے، مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ کو فوری بند ہونا چاہیے۔ پریس کانفرنس کے دوران انہوں نے کہا کہ آبنائے ہرمز کا کھلنا آسان کام نہیں ہے، خطہ میں آزادانہ نقل وحرکت یقینی بنانے کیلئے اتحادیوں کے ساتھ مل کر کام کررہے ہیں، صارفین کی سہولت کے لیے توانائی کمپنیوں کو قانونی ہدایات دے رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جنگ کے بعد ہمیں ایران کے ساتھ معاہدہ کی ضرورت ہوگی، جنگ کی وجہ سے پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ ہوا، کمپنیوں کو ہرگز اجازت نہیں دیں گے کہ وہ کام کرنے والے لوگوں کی مشکلات کا فائدہ اٹھائیں، گھریلو صارفین کیلئے ہیٹنگ آئل کی مد میں 53 ملین پاؤنڈ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جنگ کا خاتمہ مہنگائی میں کمی کا تیز ترین راستہ ہے، وقت بتائے گا کہ اس جنگ سے متعلق ہمارا مؤقف درست تھا، ہزار برطانوی شہری مشرق وسطیٰ سے واپس آئے ہیں، میں جلد یوکرین کے صدر سے ملوں گا۔

ایران معاملہ پر مجھے پھنسانے کی تیاری: ٹکر کارلسن

نیویارک: معروف امریکی صحافی ٹکر کارلسن نے دعویٰ کیا ہے کہ سی آئی اے نے جنگ سے قبل ان کے پیغامات تک رسائی حاصل کی تاکہ ان پر غیرملکی ایجنٹ کے طور پر کام کرنے کا الزام لگایا جاسکے۔ ٹکر کارلسن نے ایک ویڈیو میں کہا کہ محکمہ انصاف ان کے خلاف فوجداری تحقیقات کی تیاری کررہا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے جنگ کے آغاز سے قبل ایران کے اندر موجود افراد سے رابطہ کیا تھا۔ کارلسن پر 1938 کے فارن ایجنٹس رجسٹریشن ایکٹ کے تحت فردِ جرم عائد کی جاسکتی ہے۔ امریکی صحافی ٹکر کارلسن نے ان الزامات کی سختی سے تردید کرتے ہوئے کہا کہ وہ صرف امریکہ کے وفادار ہیں اور انہوں نے تہران سے کوئی رقم نہیں لی۔ کارلسن نے کہا غیر ملکی ذرائع سے بات کرنا ان کے صحافتی کام کا حصہ ہے۔ وہ علی خامنہ ای کی ہلاکت کا باعث بننے والے فوجی آپریشن کے سخت ناقد رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ جنگ اسرائیل کی ایما پر لڑی جارہی ہے۔ کارلسن اور ڈونالڈ ٹرمپ کے تعلقات میں بھی اس معاملے پر کشیدگی آئی ہے۔

ٹرمپ کی بے لگام طاقت نے عالمی نظام اور قوانین پر سوالات کھڑے کردیئے

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ایران کے خلاف جنگ شروع کرنے کے فیصلے کے بعد عالمی ماہرینِ قانون اور تجزیہ کاروں نے دوسری جنگِ عظیم کے بعد قائم ہونے والے عالمی نظام اور بین الاقوامی قوانین پر سوالات اٹھادیے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق جنوری 2025ء میں دوسری مرتبہ صدر بننے کے بعد ٹرمپ کی خارجہ پالیسی میں طاقت کے بے روک استعمال کا رجحان نمایاں ہوا ہے، جبکہ امریکی آئین میں موجود چیک اینڈ بیلنس کا نظام بھی ان کے فیصلوں کو محدود کرنے میں ناکام دکھائی دیتا ہے۔ صدر ٹرمپ اپنی دوسری مدت کے آغاز سے اب تک دو خودمختار ممالک وینزوئیلا اور ایران پر حملوں کا حکم دے چکے ہیں، اس کے علاوہ انہوں نے گرین لینڈ کو امریکہ میں شامل کرنے کی دھمکی بھی دی، یورپی اتحادیوں کے ساتھ تعلقات کشیدہ کیے، اقوام متحدہ کے کردار کو کمزور کیا اور بھاری ٹیرف کے ذریعہ عالمی تجارت کو متاثر کیا۔ ماہرین کے مطابق یہ اقدامات اقوام متحدہ کے چارٹر اور بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کے زمرے میں آتے ہیں، خاص طور پر اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 2 (4) کے تحت طاقت کے استعمال پر پابندی کی شق کی۔ بین الاقوامی انسانی حقوق کے ماہر پروفیسر مائیکل بیکر کا کہنا ہے کہ ماضی میں بین الاقوامی قانون اکثر امریکی مفادات کو سہارا دیتا رہا ہے، تاہم موجودہ حالات میں یہ قوانین ٹرمپ کے اقدامات کو روکنے میں تقریباً بے اثر ثابت ہورہے ہیں۔ دوسری جانب عالمی اداروں کا ردِعمل بھی محدود دکھائی دیتا ہے۔

سنبھل کی مسجد میں نمازیوں کی تعداد محدود کرنے کا فیصلہ منسوخ

عدالت کا حکومت کو سخت حکم، سیکورٹی فراہم کرنے کی ہدایت، سوال کیا کہ کیا مندروں میں بھی ایسی پابندی لگائی جاتی ہے؟

سنبھل میں نمازیوں کی تعداد کو محدود کرنے کے معاملہ میں الہ آباد ہائی کورٹ نے اہم فیصلہ سنایا ہے۔ عدالت نے سنبھل ضلع انتظامیہ کے اس حکم کو منسوخ کردیا جس میں مسجد میں صرف محدود تعداد میں نمازیوں کو نماز ادا کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ عدالت نے مناظر خان کی جانب سے داخل کی گئی عرضی کو ہدایات کے ساتھ نپٹا دیا اور ریاستی حکومت کو حکم دیا کہ نماز کے دوران مکمل سیکورٹی کو یقینی بنایا جائے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ اگر کوئی شخص نماز میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ ادھر، اس معاملہ میں مقامی ہندو باشندوں نے اجتماعی نماز پڑھنے کی مخالفت کرتے ہوئے انتظامیہ کو انتباہ دیا ہے کہ اگر ان کی بات نہیں سنی گئی تو وہ گاؤں چھوڑنے پر مجبور ہوسکتے ہیں۔ پیر کو جسٹس اتل شری دھرن اور جسٹس سدھارتھ نندن پر مشتمل ڈویژن بنچ نے ضلع انتظامیہ کے حکم پر روک لگاتے ہوئے کہا کہ ہر حالت میں قانون و نظم برقرار رکھنا انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔ عدالت نے ہدایت دی کہ نماز ادا کرنے آنے والے تمام افراد کی سیکورٹی کو یقینی بنایا جائے۔ اگر کوئی نماز میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرے تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ اس سے پہلے سماعت کے دوران ہائی کورٹ نے سیکورٹی کے معاملے پر سنبھل کے ڈی ایم اور ایس پی کو سخت سرزنش بھی کی تھی۔ عدالت نے کہا تھا کہ اگر وہ سیکورٹی فراہم نہیں کرسکتے تو اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیں یا اپنا تبادلہ کرالیں۔ جسٹس اتل شری دھرن نے سماعت کے دوران سوال اٹھایا کہ کیا کہ مندر میں بھی اس طرح کی پابندیاں لگائی جاتی ہیں؟ انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ مہاکمبھ میلہ میں بھگدڑ جیسا واقعہ پیش آیا تھا، تو کیا وہاں ہر تین اسکوائر فٹ پر صرف دو افراد کی پابندی لگائی گئی تھی؟۔

دہلی کے روپ نگر میں دردناک حادثہ: نالے پر بنا ۶۰ر فٹ لمبا لوہے کا پُل گرا، زد میں آنے کے سبب ایک خاتون کی موت

دہلی فائر سروس (ڈی ایف ایس) کے افسران کے مطابق حادثہ صبح تقریباً 9:30 بجے پیش آیا۔ پُل گرنے کے دوران وہاں موجود ایک 50 سالہ خاتون ملبے کے ساتھ سیدھے نیچے گہرے نالے میں جاگری۔ ملک کی راجدھانی دہلی میں منگل کی صبح ایک دردناک حادثہ پیش آیا۔ روپ نگر علاقے میں ایک نالے پر بنا تقریباً 60 فٹ لمبا لوہے کا بھاری بھرکم پُل اچانک گر گیا۔ اس حادثے کی زد میں آنے سے ایک 50 سالہ خاتون کی موت ہوگئی ہے۔ واقعہ کے بعد علاقے میں افراتفری مچ گئی اور فوری طور پر ریسکیو آپریشن شروع کردیا گیا۔ دہلی فائر سروس (ڈی ایف ایس) کے افسران کے مطابق یہ حادثہ صبح تقریباً 9:30 بجے پیش آیا۔ پُل گرنے کے دوران وہاں موجود ایک 50 سالہ خاتون (جو بھکاری بتائی جارہی ہے) ملبے کے ساتھ سیدھے نیچے گہرے نالے میں جاگری۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی فائر ٹینڈر اور مقامی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ ریسکیو ٹیموں نے سخت مشقت کے بعد خواتین کو باہر نکالا، لیکن تب تک اس کی موت ہوچکی تھی۔ حادثے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (این ڈی آر ایف)، دہلی پولیس اور دیگر ایمرجنسی ایجنسیوں کو فوری طور پر تعینات کیا گیا۔ افسران نے احتیاطاً پورے علاقے کی گھیرا بندی کردی ہے، تاکہ کوئی اور ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔ فی الحال پُل گرنے کی اصل وجوہات کا پتہ نہیں چل سکا ہے، لیکن انتظامیہ نے اس معاملے میں اعلیٰ سطحی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ واضح رہے کہ دہلی میں بنیادی ڈھانچے کی ناکامی کا یہ پہلا معاملہ نہیں ہے۔ رواں سال فروری میں مغربی دہلی کے جنکپوری علاقے میں 'دہلی جل بورڈ' کے ایک کھلے گڑھے میں گرنے سے ایک موٹر سائیکل سوار کی جان چلی گئی تھی، وہ نوجوان تقریباً 12 گھنٹے تک گڑھے میں پڑا رہا۔ روپ نگر کے اس واقعے نے ایک بار پھر دہلی کے پرانے ڈھانچوں کی مضبوطی اور دیکھ بھال پر سوالات کھڑے کردیے ہیں۔

ورون گاندھی کی سیاسی واپسی؟ خاندان کے ہمراہ وزیر اعظم نریندر مودی سے کی ملاقات

ورون گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی کو ملک کا محافظ قرار دے کر واضح کیا کہ وہ پارٹی اور حکومت میں دوبارہ فعال کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہیں

بھارت کی سیاست کے سب سے زیادہ زیر بحث رہنے والے چہروں میں شمار ہونے والے ورون گاندھی نے آج اپنے خاندان کے ہمراہ وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کرکے سیاسی حلقوں کو حیران کر دیا۔ لوک سبھا انتخابات کے دوران ٹکٹ کٹنے اور طویل عرصے تک مرکزی دھارے کی سیاست سے دور رہنے کے بعد یہ ملاقات محض رسمی شائستگی کے طور پر نہیں دیکھی جارہی بلکہ اسے ورون کی سیاست میں واپسی اور نئی ذمہ داریوں کے آغاز کے طور پر سمجھا جارہا ہے۔ ملاقات میں ورون نے نہ صرف وزیر اعظم کا آشیرباد حاصل کیا بلکہ سوشل میڈیا پر انہیں 'باپ جیسا' اور ملک کا 'سچا محافظ' قرار دے کر یہ واضح کیا کہ وہ کسی ناراضگی یا اختلاف کی حالت میں نہیں ہیں۔ سیاسی ماہرین کا ماننا ہے کہ یہ قدم ورون گاندھی کے آئندہ سیاسی سفر کے لیے نئے دروازے کھول سکتا ہے اور انہیں دوبارہ مرکزی دھارے میں فعال کردار کے لیے تیار کرتا ہے۔ ملاقات کے بعد ورون نے بیان میں کہا کہ وزیر اعظم کے گرد والدانہ محبت اور تحفظ کا اثر نمایاں ہے اور ملاقات نے یہ یقین مزید مضبوط کردیا ہے کہ مودی ملک اور شہریوں کے حقیقی سرپرست ہیں۔ یہ بیان اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ گزشتہ چند برسوں میں ورون کئی مواقع پر اپنی ہی پارٹی کی پالیسیوں پر سوال اٹھاتے رہے تھے۔ تاہم اب انہوں نے وزیر اعظم کو ملک کا محافظ قرار دے کر واضح کیا کہ وہ پارٹی اور حکومت میں دوبارہ فعال کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہیں۔ سیاسی حلقوں میں یہ قیاس آرائی کی جارہی ہے کہ جلد ہی انہیں پارٹی یا حکومت میں کوئی اہم ذمہ داری سونپی جاسکتی ہے۔ سنجے گاندھی اور مینکا گاندھی کے بیٹے ورون گاندھی کی سیاست ہمیشہ سے توجہ کا مرکز رہی ہے۔ نہرو-گاندھی خاندان کی میراث سے نکل کر بی جے پی میں اپنی جگہ بنانے والے ورون پیلی بھیت سے تین بار رکن پارلیمنٹ رہ چکے ہیں۔ 2012 میں بی جے پی کے سب سے کم عمر جنرل سکریٹری بننے والے ورون کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان میں تقریر کرنے کی وہ مہارت موجود ہے جو کبھی ان کے والد میں ہوا کرتی تھی۔ اگرچہ گزشتہ کچھ عرصے سے وہ سیاسی منظرنامے میں حاشیے پر تھے، لیکن وزیر اعظم مودی کے ساتھ ان کی یہ ملاقات واضح کرتی ہے کہ بی جے پی قیادت انہیں دوبارہ مرکزی دھارے میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق ورون کی یہ واپسی بی جے پی کے لیے نئی توانائی اور پارٹی کی حکمت عملی میں مضبوطی کا باعث بن سکتی ہے، خاص طور پر وہ حلقے جہاں گاندھی خاندان کی سیاسی پہچان اثر رکھتی ہے۔ ورون کی یہ تازہ ملاقات پارٹی اور عوام کے لیے ایک مضبوط پیغام بھی ہے کہ وہ دوبارہ اہم سیاسی کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہیں اور بی جے پی کے مستقبل کے منصوبوں میں کلیدی حیثیت اختیار کرسکتے ہیں۔

مذہبی آزادی بل کی کوئی گنجائش وضرورت نہیں تھی

مسلمانوں کو منظم طریقے سے نشانہ بنانے کی سازش لیو اینڈ ریلیشن کی آزادی شادی کیلئے بندش کیوں؟

ممبئی ؛ مہاراشٹر قانون ساز اسمبلی میں رکن اسمبلی ابوعاصم اعظمی نے آج مذہبی آزادی بل ۔ تبدیلی مذہب مخالف پر اعتراض کرتے ہوئے اس کی سخت مخالفت کی ہے انہوں نے ایوان کو بتایا کہ جبرا تبدیلی مذہب جرم ہے اور کوئی بھی جبرا تبدیلی مذہب کا حامی نہیں ہے اگر کوئی جبرا تبدیلی مذہب کرواتا ہے تو اس کے خلاف کارروائی لازمی ہے اس کے لئے پہلے آئی پی سی میں قانون موجود تھا اس کے بعد اب بی این ایس میں بھی اس میں سزا کی تجویز ہے لیکن اس کے باوجود کیا ضرورت ہے کہ اس معاملہ میں نئے قانون سازی کی کیا ضروری ہے جبکہ وزیر اعلیٰ نے ایوان میں ہی دعویٰ کیا تھا کہ تبدیلی مذہب سمیت دیگر معاملات میں قانون بہتر ہے اور ایسے حساس معاملات میں سزا بھی ہوئی ہے اتنا ہی عمر قید سے لے کر پھانسی تک کی سزا بی این ایس اور آئی پی سی میں ہوئی ہے تو پھر نئے قانون سازی کی کیا ضرورت پیش آئی ہے انہوں نے کہا کہ اکثریتی فرقہ کو اقلیتی فرقہ بالخصوص مسلمانوں سے خوفزدہ کرنے کے لیے اس قسم کی قانون سازی کی جارہی ہے یہ سراسر غلط ہے اقلیتوں کی تعداد ۱۲ سے ۱۶ فیصد ہے جبکہ ۸۵ فیصد آبادی کو اقلیتوں سے خوفزدہ کیا جارہا ہے ۔ یہ بل صرف مسلمانوں کو پریشان کرنے کے لیے لایا گیا ہے طرح طرح کے متنازع موضوعات لاکر اقلیتوں سے اکثریتوں کو خوفزدہ کیا جارہا ہے انہوں نے کہا کہ ملک کا وزیراعظم، وزیرداخلہ اور جج کون ہے لیکن اس کے باوجود اقلیتوں سے انہیں ڈرایا جاتا ہے ۔ ٹرین بم دھماکہ میں ۱۳ بے قصوروں کو جیل میں ڈھکیلا گیا بعد میں وہ باعزت بری ہوجاتے ہیں تو بم دھماکہ کس نے کیا ہے ۔ مذہبی آزادی بل سے مسلمانوں کو نشانہ بنانے کی سازش ہے انہوں نے کہا کہ بالغوں کو سرکار اور دستور نے اپنے من پسند شریک حیات طے کرنے کی اجازت دی ہے بالغوں کے ساتھ رہنے اور لیو اینڈ ریلیشن شپ پر کوئی اعتراض نہیں ہے اگر کوئی بالغ اپنی مرضی سے بین المذہب یا دیگر مذہب میں شادی کرتا ہے تو اس پر واویلا مچایا جاتا ہے شادی کے معاملہ میں جو قانون لایا گیا ہے اس میں ۶۰ دنوں کی نوٹس ضروری ہے اگر لڑکا مسلمان رہا اور لڑکی ہندو رہی تو دبنگ لیڈران اس کے گھر پر پہنچ کر لڑکی کو خوفزدہ کرکے لڑکے پر کیس درج کروائیں گے۔ اس قانون کا غلط استعمال ہوگا انہوں نے بتایا کہ امراوتی میں ایک مسلم لڑکے نے ہندو لڑکی سے شادی رچائی اور پھر یہ بات جب پتہ لگی تو معلوم اس نے لڑکے پر کیس درج کیا اگر کوئی شادی کے لیے کسی کی مدد کرے گا تو اس پر کیس درج ہوگا یہ قانون کا غلط استعمال ہوگا ۔ اسلام کی دعوت دینا بھی اب جرم ہوگیا ہے اگر کوئی جہاد کے خلاف کتابچہ تقسیم کرتا ہے تو اس پر کیس درج ہوجاتا ہے ۔ اگر قصدا نفرت پھیلائی جائے گی تو اس سے ماحول خراب ہوگا ۱۹۹۳ اور ۱۹۹۲ فساد، گجرات فساد کی فائل بتائے ایوان میں کئی اراکین نے کیرالہ فائل سمیت دیگر فائلوں کا تذکرہ کیا ہے اس پر ایوان میں برسراقتدار نے شور شرابہ شروع کردیا اور اتنا ہی نہیں اعظمی کی ایوان میں مخالفت کی ہے آگرہ میں مسلمان کنبہ کو جبرا تبدیلی مذہب کروایا گیا یہ کام ہندو تنظیم کرتی ہے۔ تبدیلی مذہب کا قانون ٹاڈا پوٹا یو اے پی اے کے طرز کا قانون بنایا گیا ہے ۔ بہت کم واقعات میں کوئی تبدیلی مذہب کرتا ہے میرے والدین مسلمان تھے تو میں مسلمان ہوں مجاہد آزادی نے آزادی کی جنگ لڑی ڈاکٹر باباصاحب نے دستور بنایا اور اب باباصاحب امبیڈکر کے قانون کی دھجیاں اڑائی جارہی ہے تبدیلی مذہب قانون کا استعمال صرف عیسائیوں اور مسلمانوں پر ہوگا ۶۰ دنوں کی نوٹس دے کر لڑکا لڑکی کی شناخت اجاگر کرنا سراسر غلط اور ملک کی سالمیت کیلئے خطرہ ہے اس بل کی پرزور مخالفت کرنا ضروری ہے اس لئے اس بل کو واپس لیا جائے جبکہ اکثریت کی بنیاد پر اس بل کو منظور کرلیا جائے گا اس بل سے ایک طبقہ کو نشانہ بنانے کی سازش ہے اس بل میں ایسے معاملہ میں صرف تین سال کی سزا تجویز کی جائے اس میں میں سات سال کی سزا اور غیر ضمانتی جرم کے زمرے میں اسے رکھا گیا ہے اس لئے اس میں ترمیمات ضروری ہے۔ فرقہ پرست جماعتوں برسراقتدار نے ایوان میں اعظمی کی مخالفت کی شور غلغلہ ومخالفت کا طوفان اٹھا لیکن اس کے باوجود اعظمی نے ایوان اسمبلی میں بلاخوف وخطر حق گوئی و بے باکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس بل کی مخالفت کی اور دلائل کے ذریعہ بل کو مسلم مخالف قرار دیا ہے۔

ممبئی میں شوہر نے بیوی کو لوکل ٹرین کے آگے دھکیل دیا، ملزم سورت سے گرفتار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی سے ایک چونکا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے جہاں ایک 42 سالہ شخص نے مبینہ طور پر گھریلو جھگڑے کے بعد اپنی بیوی کو آنے والی لوکل ٹرین کے آگے دھکا دے دیا جس کے نتیجے میں اس کی موت ہوگئی۔ ملزم واردات کے بعد موقع سے فرار ہوگیا اور اسے سورت میں گرفتار کرلیا گیا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ قتل کے بعد وہ تھانے فرار ہوگیا۔ اس نے تھانے سے سی ایس ایم ٹی فاسٹ لوکل ٹرین لی، پھر دادر، اور وہاں سے لوکل ٹرین سے ویرار تک کا سفر کیا۔ تفتیش سے پتہ چلا کہ ملزم ویرار ریلوے اسٹیشن سے گجرات جانے والی ٹرین میں سفر کررہا تھا۔ اس کے بعد ایک ٹیم سورت بھیجی گئی اور اسے گرفتار کرلیا گیا۔ ملزم شوہر راج کمار گپتا جو الیکٹریشن ہے، نے پوچھ گچھ کے دوران انکشاف کیا کہ اس کا اپنی بیوی پشپا گپتا (36) سے گھریلو مسائل پر اکثر جھگڑا رہتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی بیوی کو ملنڈ ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر 1 پر آنے والی لوکل ٹرین کے آگے دھکیل دیا۔ متوفی کے بھائی کملیش کمار گپتا (30) کے مطابق جو فوج میں خدمات انجام دیتا ہے، جوڑے میں مسلسل جھگڑا رہتا تھا۔ نتیجتاً، وہ اپنی بہن اور اس کے 15 سالہ بیٹے کو اتر پردیش میں ان کے آبائی گاؤں واپس لینے آیا تھا۔ 14 مارچ کو جب دونوں میں دوبارہ جھگڑا ہوا تو پشپا پولیس کے پاس گئی۔ اس کے بعد کملیش، پشپا اور ان کا بیٹا ملنڈ اسٹیشن گئے۔ تاہم، کملیش کو احساس ہوا کہ وہ اپنا آرمی شناختی کارڈ گھر پر بھول گیا ہے۔ جب وہ اور اس کا بھتیجا اسے حاصل کرنے کے لیے واپس آئے تو مشتعل راجکمار نے انہیں اندر سے بند کر دیا۔ اس کے بعد ملزم مولنڈ اسٹیشن گیا اور پلیٹ فارم نمبر 1 پر اپنی بیوی کو لوکل ٹرین کے سامنے دھکیل دیا اور موقع سے فرار ہوگیا۔ مسافروں نے سٹیشن ماسٹر کو آگاہ کیا۔ ریلوے حکام نے فوری طور پر پشپا کو سرکاری اسپتال پہنچایا، لیکن وہاں پہنچنے پر ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ اس دوران کملیش پڑوسیوں کی مدد سے فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ پولیس نے بتایا کہ یہ سارا واقعہ اسٹیشن پر نصب سی سی ٹی وی کیمروں میں قید ہوگیا ہے۔ کرلا جی آر پی میں درج کرائی گئی شکایت کی بنیاد پر ملزم راجکمار گپتا کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 103 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

ممبئی ایل پی جی بحران : ریاستی حکومت نے گیس کی سپلائی کیلئے

پولیس پروٹیکشن تعینات کی، بلیک مارکیٹنگ متحرک، ۱۸ گرفتار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی اور آس پاس کے علاقوں میں ایل پی جی کی جاری قلت کے درمیان، مہاراشٹر کے فوڈ اور سول سپلائیز کے وزیر چھگن بھجبل نے پیر کو قانون ساز کونسل کو مطلع کیا کہ ریاست نے بڑھتی ہوئی بلیک مارکیٹنگ کو روکنے کے لیے مائع پیٹرولیم گیس کی نقل و حمل اور تقسیم کے لیے پولیس تحفظ کا اختیار دیا ہے۔ بھجبل نے کہا کہ یہ اقدام ایل پی جی سلنڈروں کی غیر قانونی فروخت کے بڑھتے ہوئے واقعات کے جواب میں کیا گیا ہے، جو مبینہ طور پر مغربی ایشیا میں جاری جغرافیائی سیاسی کشیدگی سے منسلک سپلائی میں رکاوٹوں کی وجہ سے ہے۔ اب تک، ریاست کے انفورسمنٹ ونگ نے 100,2 سے زیادہ معائنہ کیا ہے، جس کے نتیجے میں 23 مقدمات کا اندراج اور بلیک مارکیٹنگ میں ملوث 18 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ نگرانی کو مضبوط بنانے کے لیے ضلع کلکٹروں اور علاقائی حکام کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ غیر قانونی تجارت کے خلاف کریک ڈاؤن کے لیے ویجیلنس اسکواڈ تشکیل دیں۔ وزیر نے یقین ظاہر کیا کہ پولیس کی تعیناتی سپلائی چین میں مداخلت کو روکے گی اور ریاست بھر میں کھانا پکانے والی گیس کی آسانی سے تقسیم کو یقینی بنائے گی۔ کمی کے باوجود، بھجبل نے برقرار رکھا کہ تیل کمپنیوں کے پاس کافی ذخیرہ ہے اور ریفائنریوں میں پیداوار 000,9 میٹرک ٹن سے بڑھا کر 000,11 میٹرک ٹن کردی گئی ہے۔ انہوں نے شہریوں سے گھبرانے کی بھی اپیل کی، اس بات کا اعادہ کرتے ہوئے کہ مرکزی حکومت ایل پی جی کی سپلائی اور قیمتوں کو کنٹرول کرتی ہے۔ ہنگامی اقدامات کے ایک حصے کے طور پر، ریاستی حکومت متبادل ایندھن کے طور پر مٹی کے تیل کی فراہمی پر بھی غور کررہی ہے۔ اس تجویز کو اس مہینے کے شروع میں بمبئی ہائی کورٹ، خاص طور پر اس کی ناگپور بنچ کو پہنچایا گیا تھا۔ دریں اثنا، ایل پی جی بحران نے مہمان نوازی کے شعبے کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ ہوٹل اور ریستوراں کی ایسوسی ایشن (اے ایچ اے آر) کے نمائندوں نے وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس سے ودھان بھون میں ملاقات کی، فوری مداخلت کی درخواست کی اے ایچ اے آر کے صدر وجے شیٹی کے مطابق، بہت سے ریستورانوں نے ایل پی جی اور پائپڈ قدرتی گیس کی سپلائی دونوں میں رکاوٹ کی وجہ سے یا تو کام کا سائز کم کردیا ہے یا مکمل طور پر بند کردیا ہے۔ چھوٹے ادارے، خاص طور پر، بڑھتے ہوئے اخراجات اور سپلائی کی غیر یقینی صورتحال کے درمیان آپریشنز کو برقرار رکھنے کے لیے جدوجہد کررہے ہیں۔ حکومت نے اسٹیک ہولڈرز کو یقین دلایا ہے کہ وہ اس معاملے کو آئل مارکیٹنگ کمپنیوں اور مرکزی وزارت پٹرولیم اور قدرتی گیس کے ساتھ اٹھائے گی۔ اس دوران، ایل پی جی کی سپلائی میں ضروری خدمات جیسے ہسپتالوں، تعلیمی اداروں، شمشان گھاٹوں، اولڈ ایج ہومز اور یتیم خانوں کو ترجیح دی گئی ہے۔

ممبئی کرلا میں غیرقانونی ہاکروں اور ہوٹلوں پر کارروائی ہوگی

متعدد مرتبہ کارروائی کے بعد اب ہاکروں پر ایف آئی آر درج کرنے کا بی ایم سی کا انتباہ، ہندو سکل سماج کے مورچہ کے بعد موثر کارروائی کیلئے پولس اور بی ایم سی بھی مستعد

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) کرلا علاقہ میں ایک مرتبہ پھر غیرقانونی ہاکروں کے خلاف کارروائی پر ہندو سکل سماج نے سخت کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاجی مظاہرہ کیا جس کے بعد بی ایم سی اب ایسے ہاکروں کے خلاف کیس درج کرے گی جو بار بار راستہ اور فٹ پاتھ پر قبضہ کرتے ہوئے پائے گئے ہیں یا پھر کارروائی میں مداخلت کی ہے ہاکروں پر کارروائی مزید موثر بنانے کے لیے پولس اور بی ایم سی ایل وارڈ مشترکہ کارروائی کرے ہاکروں کے سبب اہلیان کرلا کو کافی پریشانیوں کا سامنا ہے جس کے بعد ایل وارڈ میں ایک اہم میٹنگ کا انعقاد کیا گیا جس میں ڈی ایم سی سرشاگر نے یہ واضح کیا ہے کہ کرلا کو ہاکرس سے پاک کرنے کے ساتھ غیرقانونی قبضہ جات پر کارروائی ہوگی ۔ اسسٹنٹ میونسپل کمشنر دھناجی ہیرلیکر نے کہا کہ ایل وارڈ کرلا کی حدود میں جو کارروائی جنوری میں جاری تھی اس میں مزید پیش رفت کرنے کے ساتھ موثر انداز میں کارروائی کے لیے اب ایف آئی آر کا اندراج ہوگا بی ایم سی کی شکایت پر پولس اب اس معاملہ میں کیس درج کرے گی اس میٹنگ میں کرلا سینئر پولس انسپکٹر وکاس مہمکر نے کارروائی میں ہر طرح سے تعاون کا یقین دلایا ہے اس سے قبل سکل ہندو سماج نے پھیری والوں اور ہاکروں کو فرقہ وارانہ اور مذہبی رنگ دینے کی بھی کوشش کی اس کے ساتھ ہی مارکیٹ میں غیرقانونی افطار پارٹی اور سڑک پر بلا اجازت افطار پارٹی پر بھی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے اتنا ہی نہیں مارکیٹ میں عارضی نماز کی کے شیڈ کو بھی ہٹانے کا مطالبہ ہے اس پر بی ایم سی افسران نے ضروری کارروائی کی یقین دہانی کروائی ہے ۔ کرلا میں غیرقانونی فٹ پاتھ پر قبضہ کو لے کر بی ایم سی اب حرکت میں آگئی ہے اس لئے اسسٹنٹ میونسپل کمشنر دھناجی ہیرلیکر نے یہ واضح کیا ہے کہ سڑکوں اور فٹ پاتھ پر جن ہوٹلوں نے قبضہ کیا ہے اس پر بھی کارروائی کی جائے گی یہ کارروائی ٹریفک پولس اور پولس عملہ کے ساتھ مل کر انجام دی جائے گی بی ایم سی کی یقین دہانی کے بعد سرکل ہندو سماج نے اپنا مورچہ ختم کر دیا۔ بی جے پی لیڈر روپیش پوار نے کہا ہے کہ کرلا سہارا ہوٹل سے لے کر ایل بی ایس مارگ تک ہوٹلوں نے فٹ پاتھ پر قبضہ کر رکھا ہے یہاں ٹریفک مسئلہ ہے اسی مقام پر پانچ اسپتال ہے اگر کوئی مریض انتہائی تشویشناک حالت میں رہا تو اس کو اسپتال تک پہنچانا مشکل ہوتا ہے اس میں کئی مریض کی جان بھی فوت ہوگئی ہے اس لئے ان ہوٹلوں پر بھی کارروائی ضروری ہے جو فٹ پاتھ پر کاروبار کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ کرلا کے شہری فٹ پاتھ کے لیے پریشان ہے اور بی ایم سی اگر اس پر کارروائی میں تساہلی کرتی ہے تو اس متعلق احتجاج میں مزید شدت پیدا کی جائے گی بی ایم سی کو ہندسکل نے انتباہ دیا ہے کہ اگر غیرقانونی کاروبار اور پھیری والوں پر کارروائی نہیں کی گئی تو احتجاج میں مزید شدت ہوگی۔

امباداس دانوے کو جان سے مارنے کی دھمکی

لگاتار تین دن فون، شیوسینا (ادھو) لیڈر نے اورنگ آباد پولیس کمشنر کو تحریری شکایت دی، مقامی بی جے پی کارکن پر شبہ۔

شیوسینا (ادھو) کے سینئر لیڈر امباداس دانوے نے شکایت کی ہے کہ انہیں فون پر جان سے مارنے کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے اورنگ آباد کے پولیس کمشنر کو تحریری شکایت پیش کرتے ہوئے معاملے کی سنگینی سے آگاہ کیا ہے۔ دانوے کے مطابق گزشتہ چند دنوں سے انہیں مسلسل دھمکی آمیز فون موصول ہو رہے ہیں۔ یہ کال زیادہ تر رات ۱۲/بجے سے ۲/بجے کے درمیان آتی تھیں اور یہ سلسلہ گزشتہ ۳/سے ۴/دن سے جاری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ابتدا میں انہوں نے ان فون کال کو زیادہ اہمیت نہیں دی، تاہم جب بار بار اس طرح کے فون آنے لگے تو انہوں نے پولیس سے رجوع کرنے کا فیصلہ کیا اور باقاعدہ شکایت درج کروائی۔ دانوے نے کہا کہ اس طرح کی دھمکیوں سے نہ صرف انہیں بلکہ ان کے اہل خانہ کی سلامتی کو بھی خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ وہ ایسی دھمکیوں سے خوفزدہ نہیں ہیں۔ انہوں نے پولیس سے درخواست کی کہ اس معاملے میں ضروری احتیاطی اقدامات کئے جائیں اور مناسب سیکوریٹی فراہم کی جائے۔ کہا جارہا ہے کہ امبا داس دانوے کو دھمکی دینے والا بی جے پی کارکن ہے جو کہ حال ہی میں ہوئے ضلع پریشد الیکشن میں سبھاپتی عہدے کے امیدوار کلیان گائیکواڑ کا قریبی ہے۔ اطلاع کے مطابق الیکشن والے دن امبا داس دانوے نے کلیان گائیکواڑ کا گریبان پکڑ کر پوچھا تھا "ہمارے ۸/اراکین کو کہاں چھپا کر رکھا ہے؟" اسی بات کا غصہ دل میں بی جے پی کارکن کے دل میں پنپ رہا تھا جسے اس نے انہیں دھمکی بھرے فون کرکے نکالنے کی کوشش کی ہے۔ اورنگ آباد کے سٹی پولیس اسٹیشن میں امباداس دانوے کی شکایت درج کی گئی ہے اور پولیس ہر زاویے سے معاملے کی جانچ کررہی ہے۔ فی الحال پولیس نے کسی کو گرفتار نہیں کیا ہے۔ یادرہے کہ امباداس دانوے کو اورنگ آباد میں شیوسینا (ادھو) کا سب سے بااثر لیڈر تصور کیا جاتا ہے۔

ممبئی میں مغربی اور مشرقی ایکسپریس ویز، اہم سڑکیں اور

ٹریفک کے راستوں کو برابر کیا جانا چاہیے، ڈپٹی میئر سنجے گاڈی کا مطالبہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میٹروپولیٹن ریجن میں سڑکوں کی حالت کو مزید بہتر بنانے کے لیے مغربی اور مشرقی ایکسپریس ویز کے ساتھ ساتھ اہم سڑکوں اور ٹریفک کے راستوں کو برابر کیا جانا چاہیے خاص طور پر مانسون سے پہلے سڑکوں کی مرمت کرکے ان کو محفوظ اور آسان ٹریفک کے لیے آسان بنایا جائے، ڈپٹی میئر سنجے گاڈی نے مطالبہ کیا ہے۔ ڈپٹی میئر سنجے گاڈی نے ممبئی میٹروپولیٹن ریجن کی سڑکوں کو محفوظ، ہموار اور ٹریفک کے لیے آسان بنانے کے لیے ایک مثبت پہل کی ہے۔ اس سلسلے میں گاڈی نے میونسپل کمشنر بھوشن گگرانی سے ملاقات کی ہے اور ان سے تحریری بیان کے ذریعہ ضروری کارروائی کرنے کی درخواست کی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ریاست کی راجدھانی ممبئی ملک کا اقتصادی اور صنعتی لحاظ سے ایک اہم شہر ہے ممبئی میونسپل کارپوریشن کی حدود سے گزرنے والی مغربی اور مشرقی ایکسپریس ہائی ویز، مختلف مقامات کی اہم سڑکوں، ٹریفک کی سڑکوں وغیرہ پر گڑھے نظر آئے تھے۔ ویسٹرن ایکسپریس ہائی وے اور کچھ فلائی اوورز کی دیکھ بھال کی ذمہ داری ممبئی میونسپل کارپوریشن کے دائرہ اختیار میں نہیں تھی۔ دو سال قبل ویسٹرن ایکسپریس ہائی وے اور فلائی اوورز کی دیکھ بھال کی ذمہ داری ممبئی میونسپل کارپوریشن کو سونپی گئی تھی۔ جس کے بعد میونسپل کارپوریشن کی جانب سے سڑکوں پر پڑے گڑھوں کو بھر دیا گیا۔ جس کی وجہ سے سڑکیں کہیں اونچی اور کہیں نیچی ہوگئی ہیں۔ ڈرائیوروں، پیدل چلنے والوں کے ساتھ ساتھ پبلک ٹرانسپورٹ کے نظام کو بھی پریشانی کا سامنا ہے۔ ٹریفک جام کا بھی سامنا کرنا پڑرہا ہے۔ اس تناظر میں سڑکوں کی مرمت کا کام ترجیحی بنیادوں پر شروع کیا جائے۔ ڈپٹی میئر سنجے گاڈی نے مطالبہ کیا ہے کہ ویسٹرن اور ایسٹرن ایکسپریس ہائی ویز اور دیگر سڑکوں کو برابر کیا جائے۔ گاڈی نے اپنے اس یقین کا بھی اظہار کیا ہے کہ میونسپل کارپوریشن ڈرائیوروں اور شہریوں کو محفوظ، زیادہ آسان اور ہموار سفری سہولیات فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

امریکی فیڈ میٹنگ سے قبل سونے اور چاندی کی قیمتوں میں اضافہ

ممبئی: یو ایس فیڈرل ریزرو میٹنگ سے قبل، منگل کو سونے اور چاندی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا، دونوں قیمتی دھاتوں کی قیمتوں میں 1.31 فیصد تک اضافہ ہوا۔ ملٹی کموڈٹی ایکسچینج (ایم سی ایکس) پر صبح 9:41 بجے، 2 اپریل 2026 کو سونا 1,061 روپے یا 0.68 فیصد بڑھ کر 1,56,797 روپے فی 10 گرام ہوگیا۔ سونا اب تک 1,56,649 روپے کی نچلی سطح اور 996,56,1 روپے کی اونچائی کو چھو چکا ہے، جو تیزی کی لیکن تنگ حد کی نشاندہی کرتا ہے۔ دریں اثنا، 5 مئی 2026 کے معاہدے کے لیے چاندی 3,353 روپے یا 1.31 فیصد اضافے کے ساتھ 2,59,885 روپے پر ٹریڈ کررہی تھی۔ چاندی اب تک 2,58,338 روپے کی کم ترین اور 2,61,457 روپے کی بلند ترین سطح کو چھو چکی ہے۔ امریکی فیڈ کی شرح سود کی میٹنگ سے قبل سونے اور چاندی کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ یو ایس فیڈ کا دو روزہ اجلاس 17 مارچ کو شروع ہوگا اور اس کے فیصلوں کا اعلان 18 مارچ کو کیا جائے گا۔ فیڈ کی یہ میٹنگ موجودہ جنگ اور خام تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے اہم سمجھی جارہی ہے۔

ممبئی کے سینٹ زیویئر کالج کو بم کی دھمکی

ممبئی کے مختلف مقامات پر بم کی دھمکیوں کا سلسلہ بلا روک ٹوک جاری ہے۔ ہر روز کسی نہ کسی ادارے کو بم کی دھمکی ملتی ہے۔

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے مختلف مقامات پر بم کی دھمکیوں کا سلسلہ بلا روک ٹوک جاری ہے۔ ہر روز کسی نہ کسی ادارے کو بم کی دھمکی ملتی ہے۔ ایک حالیہ پیش رفت میں، ممبئی کے ماہم میں واقع سینٹ زیویئر کالج کو بم کی دھمکی ملی ہے۔ دھمکی کے بعد کالج انتظامیہ نے کالج کو خالی کرالیا۔ ممبئی پولیس کے مطابق پیر کو سینٹ زیویئر کالج کے باتھ روم سے بم دھماکے کی دھمکی والا خط ملا ہے۔ پرنسپل نے مرکزی کنٹرول روم کو اطلاع دی۔ اطلاع ملنے پر پولیس اور بم اسکواڈ جائے وقوعہ پر پہنچ گئے اور فوری طور پر کیمپس کی تلاشی لی۔ تاہم ابھی تک کوئی دھماکہ خیز مواد نہیں ملا ہے۔ پولیس گمنام خط کی تحقیقات کررہی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ ممکنہ طور پر ایک دھوکہ ہے۔ ممبئی پولیس مناسب کارروائی کررہی ہے اور معاملے کی جانچ کررہی ہے۔ غور طلب ہے کہ 12 مارچ کو ممبئی میٹرو، بی ایس ای، ہائی کورٹ اور ودھان بھون کو بھی بم کی دھمکیاں ملی تھیں۔ ای میل کے ذریعے مختلف مقامات پر دھمکیاں دی گئیں۔ جس کے بعد سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے تھے۔ ودھان بھون کو بھیجے گئے ای میل میں کہا گیا ہے، "ودھان بھون میں بم نصب کیا گیا ہے"۔ اس کے بعد، سکیورٹی وجوہات کی بناء پر، پورے ودھان بھون کمپلیکس کو خالی کرالیا گیا، اور صحافیوں اور عملے کو وہاں سے نکال لیا گیا۔ بم اسکواڈ نے فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچ کر سرچ آپریشن شروع کیا تاہم کوئی دھماکہ خیز مواد نہیں ملا۔ ممبئی میٹرو اور بینکوں کو بھی دھمکی آمیز ای میلز موصول ہوئیں۔ مہاراشٹر قانون ساز کونسل کے چیئرمین رام شندے نے اس وقت کہا کہ صبح 6:57 بجے کامن ویلتھ پارلیمانی ایسوسی ایشن (سی پی اے) کو ایک ای میل بھیجی گئی جس میں خاص طور پر بم کا استعمال کرتے ہوئے حملے کی دھمکی دی گئی تھی، کیونکہ بجٹ اجلاس جاری تھا۔ دھمکی نے ممبئی میں چار ہائی پروفائل اہداف کی نشاندہی کی: ودھان بھون، بمبئی اسٹاک ایکسچینج (بی ایس ای)، بمبئی ہائی کورٹ، اور ممبئی میٹرو۔

الیکشن کمیشن پر بی جے پی کے حق میں کام کرنے کا الزام

اپوزیشن کو الیکشن کمیشن پر اعتماد نہیں رہا، سنجے راؤت کا دعویٰ

ممبئی: شیوسینا (یو بی ٹی) کے سینئر رہنما اور راجیہ سبھا رکن سنجے راؤت نے الیکشن کمیشن آف انڈیا پر سخت تنقید کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ یہ آئینی ادارہ اب بی جے پی کی توسیعی شاخ کے طور پر کام کررہا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اپوزیشن جماعتوں کا انتخابی ادارے پر اعتماد ختم ہوچکا ہے۔ صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے سنجے راؤت نے الیکشن کمیشن کی خودمختاری پر سوال اٹھایا اور اس کے کام کرنے کے طریقہ کار پر بھی تنقید کی۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ انہیں معلوم نہیں کہ الیکشن کمیشن کی پریس کانفرنس کہاں ہوگی، شاید یہ بی جے پی کے دفتر میں ہی منعقد ہو۔ راؤت نے الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن اب ایک آزاد ادارے کے طور پر کام نہیں کررہا جو ملک میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کو یقینی بنائے۔ ان کے مطابق موجودہ حالات میں یہ ادارہ حکمران جماعت کے حق میں کام کرتا دکھائی دے رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اپوزیشن جماعتوں کو موجودہ [illegible]

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

اسلاموفوبیا کے خلاف عالمی دن کے موقع پر

جلگاؤں میں بزرگ خواتین کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کیلئے قائم کیا گیا دادی۔نانی اسکول

۷۰ بزرگ خواتین نے نہ صرف اس اسکول میں داخلہ لیا بلکہ وہ سنجیدہ طالبات کی طرح بڑے شوق سے کلاس میں حاضری لگاتی ہیں، اپنا سبق یاد کرتی ہیں۔ سیکھنے کیلئے عمر کی کوئی حد نہیں ہوتی اور اگر علم حاصل کرنے کا عزم ہو تو عمر کے کسی بھی پڑاؤ پر حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جلگاؤں میں اسی خیال کو عملی پیرائے میں ڈھالا گیا ہے۔ شہر کے سپریم کالونی علاقے میں بزرگ خواتین کیلئے دادی۔نانی اسکول شروع کیا گیا۔ میونسپل اردو [illegible]

روزمرہ کی زندگی کے تکنیکی علم سے متعارف کروایا جائے گا۔ ساتھ ہی خود ان خواتین کے مطالبے پر دینی تعلیم بھی دی جارہی ہے۔ وہ روزانہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے پڑھی جانے والی مسنون دعائیں بھی سیکھتی ہیں۔ دو معلمہ ان خواتین کی تدریس پر مامور ہیں۔ ایک ایم اے اور دوسری گریجویٹ، بی ایڈ ہیں۔ دونوں کو آل انڈیا میمن فیڈریشن کی جانب سے مناسب محنتانہ دیا جاتا ہے۔ جب اس نامہ نگار نے دادی۔نانی اسکول میں زیر تعلیم رخسانہ حمید دیشمکھ [illegible]

مجتبیٰ خامنہ ای علاج کیلئے ماسکو میں ہیں: کویتی اخبار الجریدہ کا دعویٰ

نئے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای کے حوالے سے مختلف افواہیں پھیل رہی ہیں ان کی حالت کیسی اور وہ اس وقت کہاں ہیں؟ کویتی اخبار الجریدہ نے ایران کے سینئر حکام کے حوالے سے رپورٹ کیا ہے کہ ایران کے نئے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای جو امریکہ اور اسرائیل کے پہلے حملے میں زخمی ہو گئے تھے۔

نئے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای کے حوالے سے مختلف افواہیں پھیل رہی ہیں ان کی حالت کیسی اور وہ اس وقت کہاں ہیں؟ کویتی اخبار الجریدہ نے ایران کے سینئر حکام کے حوالے سے رپورٹ کیا ہے کہ ایران کے نئے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای جو امریکہ اور اسرائیل کے پہلے حملے میں زخمی ہو گئے تھے، انہیں خفیہ طور پر علاج کے لیے ماسکو لے جایا گیا تھا۔ ذرائع نے بتایا کہ خامنہ ای ۲۸ رفروری کو اسرائیل اور امریکہ کے اسی حملے میں زخمی ہوئے تھے، جس میں ان کے والد آیت اللہ خامنہ ای کی شہادت ہوئی تھی۔ ان کی حالت کے پیش نظر انہیں اسپتال میں داخل ہونے اور مسلسل طبی دیکھ بھال کی ضرورت تھی۔ الجریدہ کی رپورٹ کے مطابق خامنہ ای کو خفیہ طور پر روسی فوجی طیارے میں تہران سے ماسکو پہنچایا گیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ روسی صدر ولادیمیر پوتن نے ایرانی صدر مسعود پیزشکیان کے ساتھ فون کال کے دوران ذاتی طور پر انہیں علاج کے لیے روس بھیجنے کی تجویز پیش کی۔ کریملن نے تصدیق کی کہ دونوں لیڈروں نے ۱۰ ر مارچ کو بات کی تھی۔ ماسکو پہنچنے پر، خامنہ ای کی مبینہ طور پر سرجری ہوئی اور اب وہ پوتن کی صدارتی رہائش گاہوں میں سے ایک کی بنیاد پر واقع ایک محفوظ طبی سہولت میں علاج کر رہے ہیں۔ قبرص میں ایران کے سفیر علی رضا سالاریان نے دی گارڈین کو بتایا کہ خامنہ ای کو ۲۸ رفروری کے حملے میں چوٹیں آئی تھیں جس میں ان کے والد

کی موت واقع ہوئی تھی۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ ''میں نے سنا ہے کہ اس کی ٹانگوں، ہاتھ اور بازو میں چوٹ لگی ہے۔ میرے خیال میں وہ اسپتال میں ہے کیونکہ وہ زخمی ہے۔'' سی این این کے ایک ذریعے کے مطابق، خامنہ ای کے پاؤں میں فریکچر کے ساتھ ساتھ ان کی بائیں آنکھ کے قریب زخم اور ان کے چہرے پر معمولی زخم آئے ہیں۔ تہران نے خامنہ ای کے زخمی ہونے کی تردید نہیں کی ہے لیکن کہا ہے کہ زخمی ہونے کے باوجود خامنہ ای کی حالت مستحکم ہے۔

مجتبیٰ خامنہ ای بالکل ٹھیک ہیں: اسماعیل بقائی

امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران پر مسلط کردہ جنگ کے دوران کشیدگی میں مزید اضافہ ہوگیا ہے، ایران کے نئے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای کے منظرِ عام پر نہ آنے اور ان کی صحت سے متعلق بھی میڈیا پر قیاس آرائیاں گردش کر رہی ہیں۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق ایران کے نائب وزیرِ خارجہ اسماعیل بقائی نے ہندوستانی میڈیا کو دیے گئے انٹرویو میں ایرانی سپریم لیڈر کی حالت سے متعلق میڈیا پر گردش کرتی تمام خبروں کی تردید کی۔ اُن کا کہنا تھا کہ مجتبیٰ خامنہ ای بالکل ٹھیک ہیں، مجھے یقین ہے کہ آپ پہلے ہی ان کا پیغام سن چکے ہیں اور امید ہے کہ بہت جلد وہ عوام کو ایک اور پیغام دیں گے۔ واضح رہے کہ مجتبیٰ خامنہ ای کے بارے میں میڈیا پر یہ خبریں گردش کر رہی ہیں کہ وہ ۲۸ رفروری کو امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے تہران پر کیے گئے فضائی حملوں کے دوران زخمی ہو گئے تھے۔ اس کے علاوہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ مجتبیٰ خامنہ ای زندہ ہیں یا نہیں۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ میں سن رہا ہوں کہ شاید وہ زندہ نہیں اور اگر زندہ ہیں، تو انہیں اپنے ملک کے لیے دانشمندانہ فیصلہ کرنا چاہیے اور ہتھیار ڈال دینا چاہیے۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ کچھ میڈیا رپورٹس میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا ہے کہ مجتبیٰ خامنہ ای کو مبینہ طور پر فضائی حملوں میں زخمی ہونے کے بعد علاج کے لیے روسی دارالحکومت ماسکو منتقل کر دیا گیا ہے، جہاں ان کی ٹانگ کی سرجری بھی ہوئی ہے۔

بھومیکا شریستھ نیپال کی پہلی خواجہ سرا خاتون رکن پارلیمنٹ بن گئیں

کھٹمنڈو:۔ بھومیکا شریستھ کو نیپال کی پہلی ٹرانس جینڈر خاتون ممبر آف پارلیمنٹ (ایم پی) کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ انہیں راسٹریہ سواتنتر پارٹی نے اپنی متناسب نمائندگی کی فہرست سے منتخب کیا تھا۔ الیکشن کمیشن نے پیر کی شام اس فہرست کو عام کیا، اور اس میں ان کا نام بھی شامل ہے۔ اگرچہ سنیل بابو پنت 2008 میں نیپال کے پہلے آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کے دوران دستور ساز اسمبلی کے لیے ایشیا کے پہلے کھلے عام ہم جنس پرست رکن کے طور پر منتخب ہوئے تھے، بھومیکا پارلیمنٹ میں خاص طور پر ایک خواجہ سرا خاتون کے طور پر خدمات انجام دینے والی پہلی رکن پارلیمنٹ بن گئی ہیں۔ بھومیکا خود ایک ٹرانس جینڈر خاتون ہیں۔ پیدائش کے وقت، انہیں مرد قرار دیا گیا اور ان کا نام

کیلاش رکھا گیا۔ بعد میں، اپنے اندرونی احساسات کے مطابق، وہ اپنی شکل اور نام بدل کر بھومیکا بن گئیں۔ بھومیکا شریستھ 1987 میں نائیکاپ، کھٹمنڈو میں پیدا ہوئیں۔ اپنے خاندان، اسکول اور معاشرے میں امتیازی سلوک اور تذلیل کی وجہ سے، وہ 9ویں جماعت کے بعد اپنی پڑھائی چھوڑنے پر مجبور ہوگئی۔ 2005 میں، انہوں نے کھٹمنڈو ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن آفس سے [کیلاش شریستھ ※ کے نام سے اپنا شہریت کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا، جس میں اس کی جنس [دیگر ※ کے طور پر درج تھی۔ نیپال میں تیسری جنس کی قانونی شناخت کے بعد شہریت کے سرٹیفکیٹ پر [دیگر ※ کو بطور جنس درج کرنے کا انتظام متعارف کرایا گیا تھا۔ اس کے بعد، ایک عورت کے طور پر اپنی شناخت کو قبول کرنے کی وکالت کرتے ہوئے، انہوں نے اپنی شہریت کی تفصیلات میں ترمیم کرنے کا عمل شروع کیا۔ انہوں نے اپنی صنفی منتقلی کے ثبوت کے ساتھ ایک درخواست جمع کرائی۔ نتیجتاً، 5 اپریل 2021 کو [وزراء کی کونسل کے فیصلے کے مطابق] ان کے شہریت کے سرٹیفکیٹ میں ترمیم کر کے سرکاری طور پر ان کا نام [بھومیکا شریستھ ※ اور ان کی جنس [خاتون ※ درج کردی گئی۔ نیپال میں ٹرانس جینڈر شناخت کی قانونی شناخت کے تناظر میں اسے ایک اہم سنگ میل سمجھا جاتا ہے۔ ایک طویل عرصے سے، بھومیکا بلیو ڈائمنڈ سوسائٹی کے ساتھ فعال طور پر منسلک ہیں اور صنفی اور جنسی اقلیتی برادریوں کے حقوق کی وکالت کے لیے انتھک محنت کر رہی ہیں۔ ان کی سرگرمی کی وجہ سے، ایک بین الاقوامی تنظیم نے انہیں صنفی مساوات کے میدان میں سرفہرست 100 نوجوان رہنماؤں کی عالمی فہرست میں شامل کیا۔

امریکی بحری جہاز میں آگ، ایران جنگ میں سیکڑوں ملاح متاثر

(۱) امریکی طیارہ بردار بحری جہاز میں آگ، ۶۰۰ رسے زائد ملاح متاثر

رپورٹس کے مطابق ایران کے خلاف جاری جنگ کے دوران ایک امریکی طیارہ بردار بحری جہاز میں آگ لگنے کا واقعہ پیش آیا جس کے نتیجے میں ۶۰۰ رسے زائد ملاح متاثر ہوئے۔ ذرائع کے مطابق اس واقعے کے بعد کئی ملاحوں کو عارضی طور پر بنیادی سہولیات، خصوصاً آرام کیلئے بستروں کی کمی کا سامنا کرنا پڑا۔ امریکی حکام نے واقعے کی مکمل تفصیلات جاری نہیں کیں، تاہم دفاعی ذرائع کا کہنا ہے کہ آگ لگنے کے باعث جہاز کے بعض حصے متاثر ہوئے جس سے عملے کی رہائش اور کام کے نظام میں خلل پڑا۔ ایک فوجی ماہر کے مطابق ''طیارہ بردار جہاز جدید جنگ میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں، اور اس طرح کے واقعات فوجی آپریشنز کو متاثر کر سکتے ہیں۔''

(۲) سینٹ کام کی تصدیق، ۷ رممالک میں ۲۰۰ رسے زائد امریکی اہلکار زخمی

امریکی سینٹرل کمان (سینٹ کام) نے تصدیق کی ہے کہ ایران کے خلاف جاری جنگ میں سات مختلف ممالک میں تعینات ۲۰۰ ر سے زائد امریکی اہلکار زخمی ہوئے ہیں۔ حکام کے مطابق یہ زخمی مختلف حملوں، میزائل کارروائیوں اور ڈرون حملوں کے نتیجے میں ہوئے۔ ایک امریکی عہدیدار نے کہا کہ ''ہمارے اہلکار متعدد محاذوں پر سرگرم ہیں اور انہیں مختلف خطرات کا سامنا ہے، تاہم ہم ان کی حفاظت کو یقینی بنانے کیلئے اقدامات کر رہے ہیں۔'' ماہرین کے مطابق جنگ کا دائرہ کئی ممالک تک پھیلنے کے باعث امریکی فوجی تنصیبات اور اہلکاروں پر خطرات میں اضافہ ہوا ہے۔ دفاعی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اس طرح کے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ جنگ نہ صرف ایک محدود محاذ تک محدود نہیں رہی بلکہ ایک وسیع علاقائی تنازع کی شکل اختیار کر چکی ہے، جس میں متعدد ممالک شامل ہو سکتے ہیں۔

ایران کے ساتھ جاری تنازع کے درمیان ٹرمپ نے اپنا بیجنگ کا دورہ ملتوی کر دیا

امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران سے متعلق جنگ جلد ختم ہو سکتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس تنازع کی وجہ سے انہوں نے چین کے اپنے طے شدہ دورے کو فی الحال ملتوی کر دیا ہے، کیونکہ اس وقت انہیں واشنگٹن میں رہنا زیادہ ضروری محسوس ہو رہا ہے۔

امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران سے متعلق جنگ جلد ختم ہو سکتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس تنازع کی وجہ سے انہوں نے چین کے اپنے طے شدہ دورے کو فی الحال ملتوی کر دیا ہے، کیونکہ اس وقت انہیں واشنگٹن میں رہنا زیادہ ضروری محسوس ہو رہا ہے۔ اوول آفس میں صحافیوں سے گفتگو کے دوران جب ٹرمپ سے پوچھا گیا کہ کیا یہ جنگ اسی ہفتے ختم ہو سکتی ہے، تو انہوں نے کہا کہ ایسا ضروری نہیں، لیکن یہ زیادہ طویل نہیں چلے گی۔ ان کے مطابق جب یہ جنگ ختم ہوگی تو دنیا پہلے سے زیادہ محفوظ ہو جائے گی۔ ٹرمپ نے بتایا کہ انہوں نے چین سے اپنے دورے کو تقریباً ایک ماہ کے لیے مؤخر کرنے کی درخواست کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ چین کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں اور وہاں جانا چاہتے ہیں، لیکن موجودہ حالات کے پیش نظر انہیں امریکہ میں رہنا ضروری لگ رہا ہے۔ اسی لیے انہوں نے سفر کو تقریباً ایک ماہ کے لیے آگے بڑھانے کی بات کی ہے۔ امریکی صدر کا چین کا دورہ ۲۸ رمارچ سے یکم اپریل کے درمیان طے تھا، لیکن اب نئی تاریخوں کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ ٹرمپ نے کہا

کہ وہ چین جانے کے لیے پرجوش ہیں اور دونوں ممالک کے درمیان تعلقات بھی اچھے ہیں، لیکن موجودہ جنگی صورتحال میں ان کا امریکہ میں رہنا زیادہ اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی خاص حکمت عملی یا چال نہیں ہے، بات سیدھی ہے کہ جنگ جاری ہے اور ایسے وقت میں ان کا واشنگٹن میں موجود رہنا ضروری ہے۔ ٹرمپ نے یہ باتیں اس وقت کہیں جب انہوں نے اوول آفس میں گھریلو فریب دہی سے متعلق ایک یادداشت پر دستخط کیے۔ اس کے بعد صحافیوں کے ساتھ طویل گفتگو میں زیادہ تر سوالات ایران اور جاری فوجی کارروائی پر ہی مرکوز رہے۔ صدر ٹرمپ نے اس فوجی کارروائی کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ یہ قدم اٹھانا ضروری تھا، حالانکہ وہ خود جنگ سے بچنا چاہتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں یہ فیصلہ لینا پڑا اور وہ خود بھی ایسا راستہ اختیار نہیں کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کارروائی صرف امریکہ کے لیے نہیں بلکہ پوری دنیا کے مفاد میں کی گئی ہے۔ ان کے مطابق یہ اقدام عالمی سلامتی کے لیے اٹھایا گیا ہے۔ انہوں نے اس فوجی کارروائی کو وسیع تناظر میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ ''ہم نے دنیا کے لیے کام کیا، اپنے لیے نہیں بلکہ پوری دنیا کے لیے۔ اگر یہ کارروائی نہ کی جاتی تو اس کے کہیں زیادہ سنگین نتائج ہوتے۔ اگر میں وہ نہ کرتا جو میں نے کیا تو ہم پر حملہ ہو چکا ہوتا۔'' صدر نے دعویٰ کیا کہ اس تنازع کے بعد ایران کی فوجی صلاحیت کافی کمزور ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب ایران کے پاس مؤثر بحریہ نہیں ہے، فضائیہ نہیں ہے، فضائی حملوں سے بچاؤ کے ہتھیار نہیں ہیں اور قیادت بھی کمزور پڑ گئی ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ انہیں امید تھی کہ اس صورتحال کا اثر شیئر بازار پر زیادہ پڑے گا، لیکن ان کے مطابق اگر بازار پر تھوڑے وقت کے لیے اثر پڑتا بھی ہے تو یہ بہت بڑی قیمت نہیں ہے۔

سعودی عرب: سپریم کورٹ کی بدھ کی شام شوال کا چاند دیکھنے کی اپیل

سعودی سینئر علماء کونسل کی جانب سے جاری کردہ اعلامیے کے مطابق سعودی عرب کی سپریم کورٹ نے مملکت بھر کے تمام مسلمانوں سے بدھ کی شام شوال کا چاند دیکھنے کی اپیل کی ہے۔ تقویمِ ام القریٰ کے مطابق یہ 29 رمضان المبارک 1447ھ بمطابق 18 مارچ 2026ء کی تاریخ بنتی ہے۔ یہ اپیل عدالت کے ایک اعلامیے میں سامنے آئی ہے۔ سپریم کورٹ نے درخواست کی ہے کہ جو شخص بھی اپنی آنکھ سے یا دوربین کے ذریعے چاند دیکھے، وہ اپنے قریب ترین عدالتی مرکز کو مطلع کرے اور وہاں اپنی شہادت درج کرائے، یا قریب ترین مرکز سے رابطہ کرے تاکہ اسے قریب ترین عدالت تک پہنچنے میں مدد مل سکے۔ سپریم کورٹ امید ظاہر کرتی ہے کہ چاند دیکھنے کی صلاحیت رکھنے والے حضرات اس معاملے میں دل چسپی لیں گے اور اس مقصد کے لیے علاقوں میں قائم کردہ کمیٹیوں میں شامل ہوں گے۔

اسرائیل نے ایران کے سیکوریٹی چیف علی لاریجانی کو نشانہ بنایا

اسرائیل نے ایران کے دارالحکومت تہران اور لبنان کے شہر بیروت پر فضائی حملوں کا ایک نیا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق ان حملوں کا مقصد ایران کے فوجی اور اسٹریٹجک اہداف کو نشانہ بنانا ہے۔ اسرائیلی حکام کا کہنا ہے کہ یہ کارروائیاں ایران کی عسکری صلاحیت کو کمزور کرنے کیلئے کی جارہی ہیں۔ ایک اسرائیلی عہدیدار نے کہا کہ ''ہم اپنے دفاع کیلئے ہر ضروری اقدام کریں گے اور ایران کی سرگرمیوں کو روکنے کیلئے کارروائی جاری رکھیں گے۔'' دوسری جانب ایران نے ان حملوں کو جارحیت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ مناسب وقت پر جواب دے گا۔ اسی دوران ایران نے ان رپورٹس کی بھی تردید کی ہے جن میں کہا گیا تھا کہ تہران امریکہ کے ساتھ براہ راست رابطے میں ہے۔ ایرانی حکام کے مطابق ''ہم نے کسی بھی خفیہ یا کھلے مذاکرات کیلئے امریکہ سے رابطہ نہیں کیا۔'' عراق کے دارالحکومت بغداد میں امریکی قونصل خانے کو ڈرون حملے کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ حکام کے مطابق حملہ قونصل خانے کے احاطے کے قریب ہوا، تاہم اس میں بڑے جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ امریکی حکام نے حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ سفارتی تنصیبات کو نشانہ بنانا ناقابل قبول ہے۔ ایک امریکی عہدیدار نے کہا کہ ''ہم اپنے عملے اور سفارتی مشنز کی حفاظت کیلئے ہر ممکن اقدامات کریں گے۔'' عراقی حکام نے بھی واقعے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں تاکہ حملہ آوروں کی شناخت کی جا سکے۔ اسرائیل نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے ایک فضائی حملے میں ایران کے اہم سیکوریٹی عہدیدار علی لاریجانی کو نشانہ بنایا ہے۔ تاہم اسرائیلی حکام نے کہا ہے کہ یہ واضح نہیں کہ وہ اس حملے میں ہلاک ہوئے یا زخمی۔ ایک اسرائیلی عہدیدار نے کہا کہ ''ہم نے ایک اہم ہدف کو نشانہ بنایا ہے، لیکن اس کے نتائج کی تصدیق ابھی باقی ہے۔''

ایران کی اوین جیل پر اسرائیلی حملہ جنگی جرم: اقوام متحدہ کی تحقیقاتی ٹیم

جنیوا:۔ اقوام متحدہ کی ایک آزاد تحقیقاتی ٹیم نے کہا ہے کہ 2025 میں ایران کی بدنام زمانہ اوین جیل پر کیا گیا اسرائیل کا فضائی حملہ جنگی جرم کے زمرے میں آ سکتا ہے۔ تحقیقاتی سربراہ نے ساتھ ہی وارننگ دی کہ حالیہ امریکہ-اسرائیل حملوں کے بعد ایران میں اندرونی جبر مزید بڑھ سکتا ہے۔ سارہ حسین نے اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل میں پیش کردہ اپنی رپورٹ میں کہا کہ دستیاب شواہد کی بنیاد پر یہ ماننے کی کافی وجوہات ہیں کہ اسرائیل نے 2025 میں اوین جیل پر حملہ کر کے ایک شہری ڈھانچے کو نشانہ بنایا، جو جنگی جرم مانا جا سکتا ہے۔ ایرانی حکام کے مطابق جون 2025 میں تہران میں واقع اوین جیل پر ہوئے اس فضائی حملے میں 70 سے زائد افراد ہلاک ہوئے تھے۔ تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق مرنے والوں کی تعداد تقریباً 80 تھی، جن میں ایک بچہ اور آٹھ خواتین بھی شامل تھیں۔ یہ نتیجہ متاثرین اور عینی شاہدین کے انٹرویوز، سیٹلائٹ تصاویر اور دیگر دستاویزات کی بنیاد پر نکالا گیا ہے۔ اوین جیل طویل عرصے سے سیاسی قیدیوں کو رکھنے کے لیے جانی جاتی ہے۔ حالیہ امریکہ-اسرائیل حملوں کے دوران بھی اس جیل کو نقصان پہنچنے کی خبریں سامنے آئی ہیں، جس سے وہاں قید قیدیوں کی حفاظت کے حوالے سے تشویش بڑھ گئی ہے۔

تہران پر شدید حملے، جوابی کارروائیوں سے تل ابیب بھی بے حال

صہیونی ریاست میں خبروں پر پہرہ کے باوجود تباہی کے کئی ویڈیو سامنے آئے، ایران کو فتح کا یقین، جنگ بندی کی اپیل سے انکار

پیر کو ایران پر تھوپی گئی جنگ کے ۱۷ رویں دن جہاں امریکہ اور اسرائیل نے تہران اور اصفہان سمیت اسلامی جمہوریہ کے کئی شہروں پر انتہائی تباہ کن حملے کئے وہیں تل ابیب اور دیگر اسرائیلی شہروں میں بھی حملوں کے سائرن بجتے رہے۔ ایران میں ہونے والے حملوں میں اب تک صرف تہران میں ۵۰۰ رسے زائد افراد شہید اور ۶ رہزار کے قریب زخمی ہو چکے ہیں۔ اُدھر اسرائیل میں ساڑھے ۳ ر ہزار کے قریب افراد کے زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں۔ یہاں مرنے والوں کی تعداد حکومت نے ۱۴ رکے آس پاس بتائی ہے تاہم غیر مصدقہ ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ تعداد کہیں زیادہ ہے۔ اسرائیل میں متعدد رہائشی اور سرکاری عمارتیں ایران کے میزائلوں کی زد میں آئی ہیں۔ حالانکہ اسرائیل میں خبروں پر پہرہ ہے اور ایرانی حملے میں تباہی کے ویڈیو شیئر کرنا بھی ممنوع ہے اس کے باوجود متعدد ویڈیو سامنے آئے ہیں جن میں صہیونی شہری حملے کے بعد بوکھلا کر بھاگ رہے ہیں اور عمارتوں میں آگ لگی ہوئی ہے۔ پیر کو اسرائیلی میڈیا نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ فضائی دفاعی نظام کو چکمہ دیکر بڑی تعداد میں اسرائیلی میزائلیں اپنے اہداف تک پہنچنے میں کامیاب رہی ہیں۔ اسرائیلی چینل-۱۲ ر کے مطابق تہران سے داغے گئے میزائلوں نے شاہوم، ریشوم لیزون، لارڈ اور تل ابیب کے قریب نیس زیونا جیسے علاقوں کو نشانہ بنایا ہے۔ الجزیرہ نے اسرائیل کے کچھ میڈیا ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے اطلاع دی ہے کہ کئی میزائلیں وسطی اسرائیل تک پہنچی ہیں اور بڑے پیمانے پر نقصان پہنچایا ہے۔

ٹرمپ بوکھلاہٹ کا شکار، ساتھ نہ دینے پر نیٹو کو دھمکی دی

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ ایران کے خلاف جنگ میں جس طرح اکیلے پڑ گئے ہیں اور جس طرح دنیا کے تمام ممالک ساتھ آنے کی ان کی اپیلوں کو ٹھکرا رہے ہیں، اس کی وجہ سے بوکھلاہٹ کا شکار ہوگئے ہیں۔ انہوں نے نیٹو کو ہی دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ اگر نیٹو نے آبنائے ہرمز کھلوانے میں مدد نہ کی تو نیٹو کا مستقبل بہت برا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ''ہم ایران سے بات کر رہے ہیں لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ تیار ہے۔'' انہوں نے کہا کہ آبنائے ہرمز سے متعلق ۷ رممالک سے بات چیت کر رہے ہیں، ہم ان سے آبنائے ہرمز کی حفاظت

میں مدد کا مطالبہ کرتے ہیں۔ پیر کو خفت مٹاتے ہوئے انہوں نے یہ دعویٰ بھی کر ڈالا کہ کئی ممالک آبنائے ہرمز کو کھلا رکھنے کیلئے امریکہ کا ساتھ دینے پر آمادہ ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے اب تک برطانیہ، فرانس اور جرمنی جیسے اس کے اہم اتحادی مدد کی اس کی اپیلیں ٹھکرا چکے ہیں۔ برطانوی اخبار کے مطابق ٹرمپ نے کہا کہ رواں ماہ کے آخر میں چین کے صدر سے طے شدہ ملاقات تاخیر کا شکار ہوسکتی ہے۔ امریکی صدر کا کہنا تھا کہ یہ صرف اسی وقت مناسب لگتی جب آبنائے ہرمز سے مستفید ہونے والے یقینی بنانے میں مدد کریں کہ وہاں کچھ برا نہ ہو۔ ٹرمپ نے بیجنگ کو ہرمز کھولنے کیلئے چین سمیت دنیا بھر سے مدد طلب کی تھی اور امید ظاہر کی تھی کہ چین کے ساتھ ساتھ فرانس، جاپان، جنوبی کوریا، برطانیہ اور دیگر ملک بھی اپنے جنگی جہاز آبنائے ہرمز بھیجیں گے۔

قطر، متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب نے ایرانی ڈرونز مار گرائے

ریاض: ایران کی اسرائیل اور امریکہ کے ساتھ جنگ کے تیسرے ہفتے میں داخل ہونے کے ساتھ ہی تہران نے امریکی ٹھکانوں کو نشانہ بنانے کے بہانے خلیجی ممالک کی جانب میزائل اور ڈرون کا بھیجنا جاری رکھا ہوا ہے۔ یہ سلسلہ عالمی برادری کی مذمت کے باوجود روکا نہیں گیا۔ سعودی عرب کی وزارتِ دفاع نے آج منگل کے روز اعلان کیا ہے کہ گذشتہ چند گھنٹوں کے دوران مشرقی صوبے 'الشرقیہ' میں 12 ڈرون طیارے مار گرائے گئے ہیں۔ ادھر قطر کی وزارتِ دفاع نے ملک کو نشانہ بنانے والے ایک میزائل حملے کو ناکام بنانے کی اطلاع دی ہے۔ قطری وزارتِ داخلہ نے واضح کیا کہ ملبے کے ٹکڑے گرنے سے صنعتی علاقے میں معمولی آگ

لگ گئی تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ اسی طرح کویت کے نیشنل گارڈز نے بھی ان مقامات پر ایک ڈرون گرانے کا اعلان کیا ہے جن کی سکیورٹی ان کے سپرد ہے۔ مزید برآں متحدہ عرب امارات کی وزارتِ دفاع کے مطابق فضائی دفاعی نظام نے ایران سے آنے والے میزائلوں اور ڈرون طیاروں کے خطرات کا مقابلہ کیا ہے۔ بعد ازاں متحدہ عرب امارات کے حکام نے بنی یاس میں ایک بیلسٹک میزائل کو روکنے کے بعد گرنے والے ملبے کی زد میں آ کر ایک پاکستانی شہری کی وفات کا اعلان کیا۔ یہ صورت حال اس وقت سامنے آئی جب برطانوی فوج کے ماتحت برطانوی میری ٹائم آپریشنز سینٹر نے متحدہ عرب امارات کے ساحلوں کے قریب ایک بحری جہاز پر حملے کی اطلاع دی۔ سینٹر نے بتایا کہ یہ جہاز فجیرہ کے قریب خلیج عمان میں تھا۔ تاہم وضاحت کی گئی کہ ٹینکر کے ڈھانچے کو 'معمولی نقصان' پہنچا اور کوئی زخمی نہیں ہوا۔ ایران کے ساتھ جنگ کے آغاز سے اب تک خطے میں تقریباً 20 بحری جہازوں کو حملوں کا نشانہ بنایا جا چکا ہے، کیونکہ ایرانی بمباری نے آبنائے ہرمز کے ذریعے ٹریفک روک دی ہے۔ یہ خلیج عرب کا وہ تنگ داخلی راستہ ہے جہاں سے تجارت کیے جانے والے کل تیل اور قدرتی گیس کا 20 فیصد گزرتا ہے۔ تہران نے اسرائیل پر سیکڑوں میزائل اور ڈرون داغنے کے ساتھ ساتھ امریکی ٹھکانوں اور اڈوں کو نشانہ بنانے کے بہانے خلیجی ممالک پر بھی حملے کیے ہیں، تاہم اس نے شہری تنصیبات کو نشانہ بنانے کی کوشش کی۔ ان ممالک کے فضائی دفاعی نظام نے زیادہ تر حملوں کو ناکام بنا دیا۔

افغانستان کی طرف سے پاکستان پر ۴۰۰ رافراد کے قتل کا الزام، پاکستان کی تردید

افغانستان نے پاکستانی فوج پر دارالحکومت کابل میں نشہ چھڑانے مرکز پر فضائی حملہ کرنے کا الزام لگایا، جس میں کم از کم ۴۰۰ رافراد ہلاک ہوئے۔ الجزیرہ نے رپورٹ اس کی اطلاع دی ہے۔

افغانستان نے پاکستانی فوج پر دارالحکومت کابل میں نشہ چھڑانے کے مرکز پر فضائی حملہ کرنے کا الزام لگایا، جس میں کم از کم ۴۰۰ رافراد ہلاک ہوئے۔ الجزیرہ نے منگل کے روز رپورٹ اس کی اطلاع دی ہے۔ تاہم، پاکستان نے اس دعوے کو غلط اور گمراہ کن قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا۔ اس کا کہنا ہے کہ اس نے پیر کے روز صرف کابل اور ننگرہار صوبے میں فوجی تنصیبات کو نشانہ بنایا ہے۔ افغان طالبان حکومت کے نائب ترجمان حمد اللہ فطرت کے مطابق، کابل کے عمر اسپتال پر حملہ پیر کے روز مقامی وقت کے مطابق رات ۹ ربجے ہوا تھا۔ انہوں نے ایکس پر لکھا کہ اسپتال میں ۲۰۰۰ ربستروں کی گنجائش ہے اور حملے میں عمارت کا بڑا حصہ تباہ ہو گیا ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ''بدقسمتی سے مرنے والوں کی تعداد ۴۰۰ رتک پہنچ گئی ہے، اور تقریباً ۲۵۰ ردیگر زخمی ہیں۔ ریسکیو ٹیم اس وقت جائے وقوعہ پر موجود ہیں اور آگ پر قابو پانے اور متاثرین کی لاشوں کو نکالنے کے لیے کام کر رہی ہیں۔'' افغان حکومت کے سینئر ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے اسپتال پر حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے ایک بار پھر افغان فضائی حدود کی خلاف ورزی کی ہے اور کابل میں نشہ چھڑانے کے اسپتال کو نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ افغان حکومت اس طرح کی کارروائی کو تمام تسلیم شدہ اصولوں کی خلاف ورزی اور انسانیت کے خلاف جرم سمجھتی ہے۔ پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف کے ترجمان مشرف زیدی نے ان

الزامات کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ کابل میں کسی اسپتال کو نشانہ نہیں بنایا گیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، پاکستان کی وزارت اطلاعات نے کہا کہ حملوں میں ''کابل اور ننگرہار میں افغانستان میں مقیم افغان طالبان اور پاکستانی جنگجوؤں کی فوجی تنصیبات اور دہشت گردوں کی معاونت کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا گیا۔'' ان کا کہنا تھا کہ یہ سہولیات بے گناہ پاکستانی شہریوں کے خلاف استعمال ہو رہی ہیں۔ وزارت نے کہا کہ کسی بھی بالواسطہ جانی نقصان سے بچنے کے لیے پاکستان کی ٹارگٹڈ کارروائی قطعی درست اور محتاط تھی۔ وزارت نے مزید کہا کہ افغان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد کے دعوے کا مقصد پاکستان مخالف جذبات کو بھڑکانا اور سرحد پار دہشت گردی کے لیے طالبان کی غیر قانونی حمایت پر پردہ ڈالنا تھا۔ پاکستان کے یہ تبصرے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی جانب سے افغانستان میں طالبان حکومت سے دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے فوری طور پر کوششیں تیز کرنے کے مطالبے کے چند گھنٹے بعد سامنے آئے ہیں۔ پاکستان کابل پر مسلح گروہوں بالخصوص پاکستانی تحریک طالبان کو پناہ دینے کا الزام لگاتا رہا ہے، جو پاکستان میں حملے کے ذمہ دار ہیں۔ قبل ازیں افغان حکام نے کہا تھا کہ پیر کے روز جنوب مشرقی افغانستان میں فائرنگ کے نتیجے میں دو بچوں سمیت چار افراد ہلاک اور ۱۰ رزخمی ہو گئے۔ صوبائی گورنر کے ترجمان مستغفر گرباز کا کہنا تھا کہ پاکستان سے فائر کیے گئے مارٹر گولے صوبہ خوست کے دیہات داغے گئے جس سے متعدد مکانات تباہ ہو گئے۔ دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی گزشتہ ماہ اس وقت شروع ہوئی جب پاکستان نے افغانستان میں فضائی حملے کیے، جس کے بارے میں پاکستان کا کہنا تھا کہ مسلح گروپوں کو نشانہ بنایا گیا۔ جس کے بعد افغانستان نے ان حملوں کو اپنی خود مختاری کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے جوابی حملے شروع کر دیے۔

مذاکرات کیلئے وٹکوف سے رابطہ کی امریکی دعوے کی ایران نے سختی سے تردید کی

واشنگٹن:۔ اعلیٰ سطح کے دو امریکی حکام نے سی این این کو بتایا کہ ایرانی حکام نے صدر ٹرمپ کے مشرق وسطیٰ کے ایلچی اسٹیو وٹکوف اور دیگر امریکی اہلکاروں سے حالیہ دنوں میں براہِ راست رابطہ کیا تا کہ سفارتی چینل دوبارہ فعال کیا جا سکے۔ تاہم دونوں حکام نے واضح کیا کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی ٹیم کو بتایا کہ وہ اس وقت مذاکرات کرنے کے خواہاں نہیں ہیں۔ دوسری طرف ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے جن کا نام وائٹ ہاؤ ※ ز س کے اہلکاروں نے وٹکوف سے رابطہ کرنے کی کوشش کرنے والے کے طور پر لیا تھا، سختی سے تردید کی کہ حال ہی میں کسی امریکی ایلچی سے کوئی رابطہ ہوا ہو۔ عراقچی نے ایکس پلیٹ فارم پر لکھا کہ وٹکوف کے ساتھ کسی نئے رابطے کا دعویٰ صرف تیل کی مارکیٹ اور عوام کو گمراہ کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ان کا آخری رابطہ امریکی ایلچی سے فوجی حملے کے اعلان سے قبل ہوا تھا۔ امریکی ذرائع نے بتایا ہے کہ حالیہ دنوں میں صدر ٹرمپ کے ایلچی اسٹیو وٹکوف اور ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کے درمیان براہِ راست رابطے کا چینل دوبارہ فعال ہوا، یہ پہلی بار ہے کہ جنگ کے آغاز کے دو ہفتے بعد دونوں جانب سے براہِ راست رابطہ ہوا۔ ایک امریکی اہلکار جبکہ ایک اور ذریعہ جو مذاکرات سے واقف ہے، کے مطابق پیغامات کے مواد کی تفصیلات واضح نہیں ہیں، تاہم یہ رابطہ فوجی تصادم کے آغاز کے بعد پہلا براہِ راست رابطہ ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ عراقچی نے وٹکوف کو ایسے پیغامات بھیجے جن کا محور جنگ ختم کرنے کی کوشش تھی۔ کچھ ذرائع نے دعویٰ کیا کہ عراقچی نے امریکی ایلچی کے پیغامات کو نظرانداز کیا، لیکن امریکی اہلکار نے اس سے مختلف روایت پیش کی اور کہا کہ عراقچی نے رابطے کی کوشش کی، جبکہ امریکہ سرکاری طور پر ایران کے ساتھ کوئی مذاکرات نہیں کر رہا۔ ذرائع نے پیغامات کی تعداد یا ان کے مواد کی تفصیلات ظاہر نہیں کیں۔ اسی سلسلے میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ ایران نے امریکہ سے رابطہ کیا، لیکن یہ واضح نہیں کہ کون سے ایرانی اہلکار رابطے میں تھے اور آیا وہ معاہدہ کرنے کے اہل ہیں یا نہیں۔ صدر ٹرمپ نے صحافیوں کو بتایا: وہ ایک معاہدہ چاہتے ہیں۔ وہ ہمارے لوگوں سے بات کر رہے ہیں..... ہمارے پاس مذاکرات کرنے والا موجود ہے، لیکن ہمیں یہ بالکل معلوم نہیں کہ وہ کون ہیں۔ اگرچہ وہ تہران کی جانب سے معاہدے کی تیاری پر شکوک رکھتے ہیں، ٹرمپ نے واضح کیا کہ وہ ایرانیوں کے ساتھ مذاکرات کے مخالف نہیں کیونکہ کبھی کبھار اس سے مثبت نتائج نکل سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایران میں فی الحال فیصلہ کون کر رہا ہے یہ واضح نہیں، خاص طور پر کچھ اعلیٰ اہلکاروں کی ہلاکت کے بعد۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ نیا اعلیٰ رہنما مجتبیٰ خامنہ ای عوامی طور پر نظر نہیں آئے اور ممکن ہے وہ ہلاک ہو گئے ہوں۔ ایک اعلیٰ امریکی اہلکار نے ایران کی جانب سے کسی امن معاہدے میں معاوضے کے مطالبے کو کم اہمیت دی، تاہم کہا کہ صدر ٹرمپ ایک ایسے معاہدے کے لیے کھلے ہیں جو ایران کو دنیا کے دیگر ممالک کے ساتھ شمولیت اور تیل کی برآمدات سے اقتصادی فائدہ دے۔ اہلکار نے مزید کہا: صدر ہمیشہ کسی معاہدے کے لیے کھلے ہیں، مگر وہ کمزوری کی بنیاد پر مذاکرات نہیں کریں گے اور نہ ہی اس تنازعے کے اسباب پر سمجھوتہ کریں گے جو ابھرا ہے۔ دوسری طرف ایرانی حکام نے حالیہ دنوں میں واضح کیا کہ وہ ٹرمپ انتظامیہ کے ساتھ جنگ بندی یا کسی عارضی معاہدے کے لیے مذاکرات نہیں کر رہے۔ ان کا موقف ہے کہ عارضی وقفے سے امریکہ اور اسرائیل دوبارہ اپنی صف بندی کر کے حملہ کر سکتے ہیں، لہٰذا وہ دائم امن کے لیے ضمانت چاہتے ہیں۔ پس منظر میں عباس عراقچی کو جنگ سے قبل ایران کے اہم فیصلہ ساز کے طور پر نہیں دیکھا جاتا تھا، اور امریکہ نہیں سمجھتا کہ وہ اس وقت حتمی فیصلے کرنے کی مکمل طاقت رکھتے ہیں۔ تاہم ذرائع کے مطابق ایرانی وزیر خارجہ عراقچی اعلیٰ قومی سلامتی کونسل کے سکریٹری علی لاریجانی کے ساتھ کام کر رہے ہیں، جو سابق مرشد اعلیٰ علی خامنہ ای کے قتل کے بعد ایران میں عملی طور پر قائد سمجھے جاتے ہیں۔

، صحابہؓ نے عرض کیا پھر آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یکے بعد دیگرے ہر ایک کی بیعت پوری کرنا اور انہیں ان کا (وہ حق جو تم پر ہے) دیتے رہنا اور اللہ نے انہیں جن پر حکمران بنایا ہے ان کے بارے میں وہی ان سے باز پرس کرے گا۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا، ترجمہ: ''میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی (نیا) نبی نہیں آئے گا''۔ حضرت ابوقتیلہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا: نہ میرے بعد کوئی نبی آئے گا نہ تمہارے بعد کوئی امت آئے گی۔ آپ ﷺ قیامت تک کے لوگوں کیلئے مبعوث ہوئے۔ پہلے نبی صرف اپنی قوم کیلئے آتے تھے اور اپنے زمانے کیلئے مبعوث ہوتے تھے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا خاص وصف ہے کہ آپ ﷺ کو قیامت تک کی ساری قوموں کیلئے اور سارے زمانوں کیلئے مبعوث فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔
ترجمہ: ''اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کیلئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔'' (سباء ۳۴:۲۸) حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا، اور میں (قیامت تک کے) تمام انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ آپ ﷺ کی آل پر زکوٰۃ حرام کی گئی۔ رسول اللہ ﷺ کی ذات پر اور آپ ﷺ کی آل پر، ان کی شرافت و عزت کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اموال زکوٰۃ کو روک دیا ہے۔ علماء و محققین نے لکھا ہے کہ اگر کوئی صحیح النسب سید غریب و نادار ہو تو لوگوں پر لازم ہے کہ ہدیہ و عطیات سے اس کی اعانت کرتے رہیں کیونکہ مالِ زکوٰۃ ان کیلئے ممنوع ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجور کے کٹنے کے وقت کھجور کا پھل لایا جاتا، کبھی ایک شخص اپنی کھجور لے کر آتا اور کبھی دوسرا شخص اپنی کھجور لے آتا، یہاں تک کہ کھجور کا ڈھیر لگ جاتا۔ سیّدنا حسنؓ اور سیّدنا حسینؓ ان کھجوروں سے کھیلنے لگے اور ان میں سے ایک نے کھجور لی اور اپنے منہ میں ڈال لی۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو کھجور ان کے منہ سے نکال لی اور فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آلِ محمد ﷺ صدقہ نہیں کھاتے۔
آپ ﷺ کے ذاتی نام احمد (اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ تعریف کرنے والے) اور محمد ﷺ (جن کی سب سے زیادہ تعریف کی گئی) ہیں۔ آپ ﷺ کی امت حمادون ہے یعنی بہت زیادہ تعریف کرنے والے، خوشی اور رنج میں یعنی ہر حال میں۔ آپ ﷺ کا خطبہ بھی اللہ کی حمد سے شروع ہوتا ہے۔ آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب بھی الحمد سے شروع ہوتی ہے۔ آپ ﷺ کھانے پینے میں اور دعا میں بھی الحمد کا تذکرہ بکثرت فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں روزِ قیامت لواء الحمد (حمد والا پرچم) ہوگا۔ آپ ﷺ روزِ محشر عرش الٰہی کے سامنے سجدے میں اللہ کی بے حد حمد بیان کریں گے۔ آپ ﷺ کو مقام محمود عطا کیا جائے گا۔
اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام (علیہم السلام) کو انسانوں کی ہدایت کے لیے سرچشمہ بنایا اور ساتھ ایسے ایسے معجزات سے نوازا جو ان کی نبوت ورسالت کے دعوی پر شاہد ہیں۔ حضور نبی پاک (ﷺ) سراپا معجزہ بن کر تشریف لائے اور آپ (ﷺ) کے معجزات میں سے ہے کہ آپ (ﷺ) غیر ذی شعور اشیاء سے کلام فرماتے تھے تو وہ نہ صرف آپ (ﷺ) کے کلام کا جواب دیتے بلکہ آپ (ﷺ) کے خاتم النبیین ہونے کی گواہی بھی دیتے ۔ یہ تمام امور آپ (ﷺ) کی عظمت و رفعت کے مظہر ہیں۔ یہ نہ صرف حضور نبی کریم (ﷺ) کی نبوت کی عظمت وحقانیت کا اظہار کرتا ہے بلکہ یہ حقیقت بھی اجاگر کرتا ہے کہ اس جہان کا ہر ذرہ نبی آخر الزمان (ﷺ) کی پہچان، اطاعت اور محبت سے لبریز ہے۔ ایسے کئی واقعات ہمیں احادیث مبارکہ کی کتب سے ملتے ہیں جن میں درختوں کا کلام کرنا، کنکریوں کا آپ (ﷺ) کے دست اقدس میں تسبیح کرنا، جانوروں کا آپ (ﷺ) سے کلام کرنا حتی کہ چاند، سورج بھی آپ (ﷺ) کے کلام کو سمجھ کر اس کی فرماں برداری کرتے ۔ یہ ایسے واقعات ہیں جو ہمارے ایمان کو تقویت بخشتے ہیں اور ان غیر ذی شعور اشیاء کا فہم و ادراک اور توحید ورسالت کی گواہی دینا یہ صرف معجزات کی حد تک نہیں بلکہ ان کا تعلق عقیدۂ اسلامیہ اور معرفت نبوت کے اسباب میں ایک مستقل موضوع کا حامل ہے۔
1: جبلِ احد سے خطاب: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک (ﷺ) ایک دن احد پہاڑ پر تشریف لے گئے اور آپ (ﷺ) کے ساتھ سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہم) بھی تھے۔ پہاڑ زلزلے کی وجہ سے جنبش کرنے لگا تو حضور نبی کریم (ﷺ) نے اپنا قدم اس پر مارا اور ارشاد فرمایا:
''اثْبُتْ أُحُدُ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدَانِ''
''اے احد ٹھہر جا تیرے اوپر ایک نبی، صدیق اور دو شہید ہیں'' حوالہ: (صحیح البخاری تاب فضائل الصحاب)
2: درختوں کا آقا کریم (ﷺ) کی اطاعت میں آنا:
امام مسلمؒ حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں:
''ہم آقا کریم (ﷺ) کے ساتھ ایک سفر میں تھے، یہاں تک کہ ہم ایک کھلے میدان میں اترے۔ حضور نبی کریم (ﷺ) قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ میں پانی کا برتن (اداوۃ) لے کر آپ کے پیچھے گیا۔ آپ (ﷺ) نے ادھر ادھر نظر دوڑائی تا کہ کوئی ایسی چیز ملے جس کے پیچھے چھپ سکیں، مگر کچھ نظر نہ آیا۔ تو وادی کے کنارے دو درخت نظر آئے۔ آپ (ﷺ) ان میں سے ایک درخت کے پاس گئے، اس کی ایک شاخ پکڑی اور فرمایا:
فَقَالَ: انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ. فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ،
''اللہ کے حکم سے میرے ساتھ چل تو وہ درخت اونٹ کی مانند تابع بن کر آپ (ﷺ) کے ساتھ چلنے لگا جیسے اونٹ اپنے قائد کے تابع ہو''۔
(جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

انگریزوں کی غلامی، غلامی نہیں تھی کیا؟

وجہ یہ ہے کہ مغل بادشاہوں اور نوابوں کے دور کی باقیات اور ورثے کو 'غلامی کی نشانیاں' کہنے، انہیں مسمار کرنے اور ان سے جڑے بادشاہوں اور نوابوں کے نام ہٹا کر اپنی پیٹھ تھپتھپانے والی یوگی۔مودی حکومتوں کو ان انگریز افسروں کے نام 'غلامی کی نشانی' نہیں لگتے۔ اُن کے حامیوں اور مددگاروں کو بھی نہیں۔ ایودھیا کے پرانے باشندے یاد کرتے ہیں کہ کانگریس نے اپنے دور حکومت میں انگریز افسروں ہی نہیں، ملکہ وکٹوریہ تک کے ناموں اور نشانیوں کو آزادی کی لڑائی کے اقدار اور جذبات کے خلاف سمجھ کر ہٹانا شروع کیا تو آج کی بی جے پی حکومتوں کے پیش رو اس پر تاخیر اور سستی کا الزام لگاتے تھے۔ لیکن اب اپنی باری پر انہوں نے غلامی کی نشانیوں کی تعریف ہی بدل ڈالی ہے۔

کرشن پرتاپ سنگھ

'کوئے بہار' نام لوگوں کی زبان پر نہیں چڑھا اور جلد ہی 'کوڑے بھار' ہو گیا۔ ایودھیا کے پڑوس میں کوڑے بھار قصبہ بھی ہے اور ریلوے اسٹیشن بھی۔ لوگ کہتے ہیں کہ کوڑے بھار نام سننے میں ہی خراب لگتا ہے۔ کئی اچھی اور بری وجوہات سے عرصہ تک سرخیوں میں رہنے والی اور اب ان سرخیوں سے تقریباً باہر آ چکی ایودھیا کے بارے میں یہ سب جان کر شاید آپ کو رنج بھی ہو اور حیرت بھی، لیکن نہ جاننے کے اندیشے زیادہ بڑے ہیں، اس لیے بتا رہے ہیں۔ اس شہر کے اُس حصہ میں، جس کا نام پہلے فیض آباد ہوا کرتا تھا، تاریخی چوک سے متصل ایک محلہ ہے ریڈ گنج۔ یہ نام 1857 کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد اُس وقت کے فیض آباد ضلع کے کلکٹر بننے والے ایسٹ انڈیا کمپنی کے فوجی افسر چارلس ریڈ کے نام پر رکھا گیا تھا۔ اس جنگ میں باغی دیسی فوجوں نے اُس وقت کے مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کی قیادت میں انگریزوں کو کھدیڑ کر دہلی کو کمپنی سے آزاد کرا لیا تھا، اور پھر چارلس ریڈ نے اس پر دوبارہ قبضہ کرنے کی فوجی مہم کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ بعد میں انگلینڈ کی اُس وقت کی ملکہ وکٹوریہ نے ہندوستان کی حکومت کمپنی سے اپنے ہاتھ میں لے لی تو ریڈ کو فیض آباد کا کلکٹر مقرر کر کے '1857 کی بے چینی کو ختم' کرنے اور اُن وعدوں کو پورا کرنے کی ذمہ داری سونپی، جو انہوں نے 'رحم دل دیوی' بن کر اپنے اعلانیہ میں 'پیارے ہندوستانی عوام' سے کیے تھے۔

ملکہ کے اس 'انعام' کے بعد احسان مند ریڈ نے اپنی کلکٹری کے دوران اُن کی نظر میں سرخرو ہونے کے لیے برطانوی حکومت اور ہندوستانی عوام (خاص طور پر اُس کے اشرافیہ) کے درمیان کشیدگی ختم کرنے کے لیے کئی اقدامات کیے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے نام پر ایک علاقہ کا نام ریڈ گنج رکھنا بھی اُس کی خدمات کا انگریز نوازوں کی طرف سے دیا گیا انعام ہی تھا۔ فیض آباد میں ریڈ گنج ریلوے اسٹیشن بھی تھا، جسے آزادی کے بعد 1971 میں آچاریہ نریندر دیو کا نام دے دیا گیا۔ اب یہ اسٹیشن تو نہیں رہا، لیکن ریڈ گنج محلہ کا نام جوں کا توں ہے۔ دعویٰ یہ بھی ہے کہ ریلوے اسٹیشن سے ریڈ کا نام ہٹا تو محلے کے نام سے بھی ہٹانے کی بات تھی۔ لیکن وہ بات، بات ہی رہ گئی۔ آج کی بات کریں تو یہ کوئی واحد مثال نہیں ہے۔ بی جے پی کی نریندر مودی اور یوگی آدتیہ ناتھ حکومتوں کے ذریعہ ایودھیا کو نام بدلنے کے طویل سلسلے سے گزار کر 'بھویہ'، 'دِوّیہ' اور 'نویہ' بنانے کے دعووں کے باوجود بھی اس میں تاریخی عمارتوں، محلوں/ دیہات اور بلاک وغیرہ کے ایسے کئی نام چلے آ رہے ہیں، جو انگریزوں کے ایسے فوجی/ غیر فوجی افسروں کے ناموں پر ہیں، جنہوں نے ملک کی جنگ آزادی کے بے رحمانہ استحصال میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور جس نے بھی ان کے خلاف آواز اٹھائی، اُس پر بھر پور ظلم کیا۔ ریڈ گنج محلہ میں ہی ایک اور انگریز کلکٹر فاربس کے نام پر ایک انٹر کالج ہے۔ کچھ سال قبل تک ایک اور کلکٹر ہوبارٹ کے نام کی لائبریری بھی تھی۔ ایسا نہیں ہے کہ لائبریری کے نام سے 'ہوبارٹ' ہٹا دیا گیا ہے، بلکہ خستہ حال عمارت نے اس لائبریری کا وجود ہی ختم کر دیا۔ ڈفرن نامی ایک اور کلکٹر اپنے نام پر اسپتال کا نام رکھوا گیا تھا، جو اب ضلع اسپتال ہے، لیکن ہیرنگٹن نام کے کلکٹر کے نام کا بلاک اب بھی ہے۔ ایڈورڈ کے نام کا تو ایک میڈیکل اسٹور بھی ہے۔ 1902 میں ایودھیا کے تاریخی اور مذہبی مقامات کے تحفظ اور دیکھ بھال کے لیے 'تیرتھ ویوچنی سبھا' قائم کی گئی تو اُس سے ایڈورڈ کا نام

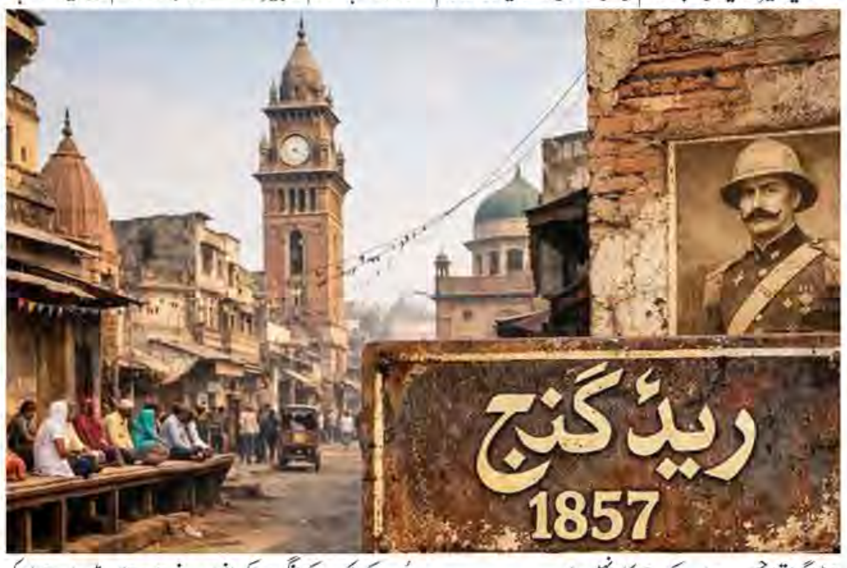

جوڑا گیا تھا، جس سے اب تک چھٹکارا نہیں ملا۔

وجہ یہ ہے کہ مغل بادشاہوں اور نوابوں کے دور کی باقیات اور ورثے کو 'غلامی کی نشانیاں' کہنے، انہیں مسمار کرنے اور ان سے جڑے بادشاہوں اور نوابوں کے نام ہٹا کر اپنی پیٹھ تھپتھپانے والی یوگی۔مودی حکومتوں کو ان انگریز افسروں کے نام 'غلامی کی نشانی' نہیں لگتے۔ اُن کے حامیوں اور مددگاروں کو بھی نہیں۔ ایودھیا کے پرانے باشندے یاد کرتے ہیں کہ کانگریس نے اپنے دور حکومت میں انگریز افسروں ہی نہیں، ملکہ وکٹوریہ تک کے ناموں اور نشانیوں کو آزادی کی لڑائی کے اقدار اور جذبات کے خلاف سمجھ کر ہٹانا شروع کیا تو آج کی بی جے پی حکومتوں کے پیش رو اس پر تاخیر اور سستی کا الزام لگاتے تھے۔ لیکن اب اپنی باری پر انہوں نے غلامی کی نشانیوں کی تعریف ہی بدل ڈالی ہے۔ درحقیقت 1963 تک ایودھیا میں ملکہ وکٹوریہ کے نام کا ایک پارک ہوا کرتا تھا، جس میں اُن کا ایک مجسمہ بھی تھا۔ غلامی کے زمانے میں جو لوگ وہاں سے گزرتے، مجسمے کے احترام کو 'فرض' سمجھا جاتا اور ایسا نہ کرنا سزا یا جرمانے کا باعث بنتا۔ فیض آباد کی پولیس لائن میں بھی اُن کا مجسمہ تھا، جبکہ چوک میں واقع وہ گھنٹہ گھر بھی اُن کی یاد دلاتا تھا، جو 1857 میں انگریزوں کی فتح کی یاد میں ایک انگریز نواز راجہ نے بنوایا تھا۔ ملکہ وکٹوریہ نے خود اس گھنٹہ گھر کے لیے ایک بڑی گھڑی تحفے میں بھیجی تھی۔

دسمبر 1963 میں ایک خاتون سماجی کارکن کی پہل پر وکٹوریہ پارک کا نام 'تلسی اُدیان' رکھ دیا گیا اور اتر پردیش کے اُس وقت کے گورنر وشوناتھ داس نے وہاں تلسی داس کی مورتی کا افتتاح کر کے نئے نام کو مزید حیثیت دی۔ پولیس لائن والی وکٹوریہ کی مورتی بھی ہٹا دی گئی۔ لیکن اُس وقت اسے دیر سے اٹھایا گیا قدم کہہ کر ناک بھوں چڑھانے والوں کے راج میں آج حالت یہ ہے کہ چوک میں موجود گھنٹہ گھر میں لگی ملکہ وکٹوریہ کی دی ہوئی گھڑی کی سوئیاں عرصہ پہلے رک جانے کے باوجود گھڑی برقرار ہے۔ ولیم شیکسپیئر نے بھلے ہی کہا ہو کہ نام میں کیا رکھا ہے، اُن کے ملک کے انگریز حکمرانوں نے ہندوستان میں اپنے نام کو ہمیشہ کے لیے زندہ رکھنے کے لیے مختلف اداروں، تنظیموں اور راستوں کے ناموں سے جوڑنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں دکھائی۔ اُس زمانے میں اپنی راج بھکتی اور وفاداری دکھانے کے خواہشمند دیسی راجاؤں، تعلقہ داروں، زمینداروں، رائے بہادروں اور کمپنی کے حامیوں میں انگریز افسروں کو خوش کرنے والے نام رکھنے کی ہوڑ سی لگی رہتی تھی۔ اسی دوڑ کے تحت کچھ وفاداروں نے فیض آباد میں لائیڈ کی کلکٹری کے دوران اس کی خوشامد میں چوک کے ایک دروازے کا نام لائیڈ گیٹ رکھ دیا تھا۔ حالانکہ یہ دروازہ نواب شجاع الدولہ کے زمانے میں بنا تھا۔ اس گیٹ کا یہ نام بھی اب تک برقرار ہے، اور نام بدلنے کے ماہر ہندوتوا ماہرین کو یہ بالکل نہیں کھٹکتا۔

ہاں، جو نام انہیں کھٹکتے تھے، انہوں نے ضروری اور غیر ضروری کا فرق کیے بغیر مٹا دیا ہے اور بہت خوش ہیں۔ فیض آباد نام کو بھی انہوں نے اس کے باوجود ہٹا دیا کہ اس کا تعلق دہلی سے تھا، ایودھیا سے نہیں۔ پیدائش کے زمانے میں کافی فرق ہونے کے باوجود لوگ ایودھیا اور فیض آباد کو 'جڑواں شہر' کہتے تھے۔ فیض آباد ڈویژن کا صدر مقام بھی تھا، ضلع بھی اور شہر بھی، اور اس کے ساتھ کوئی نام نہاد فرقہ وارانہ پہلو بھی نہیں جڑا تھا۔ یوں، فیض آباد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ باپ (نواب شجاع الدولہ) کے ذریعہ اسے بسانے اور اودھ کی راجدھانی بنانے کے کچھ ہی برس بعد بیٹے (نواب آصف الدولہ) نے اپنے وقت میں راجدھانی لکھنؤ منتقل کر کے اسے اجاڑ دیا تھا۔ لیکن جب بی جے پی اقتدار میں آئی اور یوگی آدتیہ ناتھ وزیر اعلیٰ بنے تو انہیں یہ اجڑا پن بھی برداشت نہیں ہوا۔ ان کی حکومت نے اسے ایودھیا میونسپل کارپوریشن کا ایک بے نام سا حصہ بنا دیا۔ نوابوں کے دور کی اس کی کئی دوسری نشانیوں کی پہچان بھی بدل دی۔ شجاع الدولہ کے خوابوں کے محل 'دل کشا' کو بھی دل کشا نہیں رہنے دیا، اسے 'ساکیت سدن' بنا دیا۔ نتیجتاً شجاع الدولہ اور ان کی بہو بیگم کے مقبرے ہی اس شہر میں ان کی نمایاں 'امانت' رہ گئے ہیں۔ وہ بھی اس مجبوری کے ساتھ کہ مقبروں کو انہی کا کہا جا سکتا ہے، جو ان میں دفن ہوں۔ رام مندر کے زائرین، عقیدت مندوں اور سیاحوں کی بھیڑ کی سہولت کے نام پر ایودھیا کی سڑکیں چوڑی کرنے کے لیے گزشتہ برسوں میں جو بڑے پیمانے پر توڑ پھوڑ ہوئی اور جس سے جڑے حادثات میں کئی بے گناہوں کی جانیں بھی گئیں، کہا جاتا ہے کہ اس کا ایک پوشیدہ مقصد بھی ایودھیا کو نوابوں کے دور کی پہچان سے، جو ان کی نظر میں 'غلامی کی نشانی' تھی، دور کرنا تھا۔ لیکن ان کی بدقسمتی کہ اس سب پر سوال اٹھنا اب بھی بند نہیں ہوئے ہیں۔ ایودھیا کے سرخیوں میں نہ رہنے کے باوجود کبھی نہ کبھی کوئی نہ کوئی پوچھ ہی لیتا ہے کہ کیا انہیں انگریزوں کی غلامی، غلامی نہیں لگتی؟ اگر لگتی ہے تو وہ ان کے ناموں اور نشانیوں کے بارے میں اتنے برداشت والے کیوں ہیں؟ 'سماجوادی وچار منچ' کے اتر پردیش کے کنوینر اشوک شریواستو تو اس سے بھی آگے کا سوال پوچھتے ہیں: کیا اس لیے نہیں لگتی کہ ان کے بزرگ انگریزوں کی خدمت کیا کرتے تھے؟

شریواستو کے مطابق اس سے بھی بڑی ستم ظریفی یہ ہے کہ ہندوتوا حکمراں غلامی کی نشانیوں کی اپنی تعریف کے معاملے میں بھی ایماندار نہیں ہیں۔ اس کی ایک مثال اودھ کے صوبیدار برہان الملک سعادت علی خان اول (جنہوں نے 26 جنوری 1722 سے 19 مارچ 1739 تک صوبے کی حکومت سنبھالی) کی دی ہوئی 'کوئے بہار' کی نشانی بھی ہے۔ ان کے مطابق سعادت علی اول جب اپنے لشکر کے ساتھ الہ آباد سے فیض آباد آ رہے تھے تو ان کے منتظمین نے راستے میں ان کے قیام کے لیے جو ایک گمنام جگہ منتخب کی، اس کی قدرتی خوبصورتی، خوبصورت باغات اور وسیع صاف میدان میں آرام دہ رات گزار کر وہ اتنے خوش ہوئے کہ صبح کہے بغیر نہ رہ سکے کہ 'یہ تو کوئے بہار (بہار کی گلی) ہے بھائی، میں خوب گہری نیند سویا'۔ پھر کیا تھا، منتظمین نے اس جگہ کا نام 'کوئے بہار' ہی رکھ دیا۔ لیکن یہ نام لوگوں کی زبان پر نہ چڑھ سکا اور کچھ ہی دنوں میں 'کوئے بہار' بدل کر 'کوڑے بھار' ہو گیا۔ ایودھیا کے پڑوسی ضلع سلطان پور میں واقع کوڑے بھار اب قصبہ بھی ہے اور ریلوے اسٹیشن بھی۔ وہاں کے لوگ چاہتے ہیں کہ کوڑے بھار نام سننے میں بہت برا لگتا ہے، اس لیے اسے بدل دیا جائے۔ وہ اس کے لیے آواز بھی اٹھاتے رہتے ہیں، لیکن حکمرانوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۱۸ر مارچ ۔۲۰۲۶

مشرق وسطیٰ جنگ کے دو ہفتے

مشرق وسطیٰ میں جنگ کے دو ہفتے پورے ہو چکے ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل اس جنگ میں ایک طرح سے پھنس چکے ہیں اور ایران اب اس جنگ کو اپنے انداز سے آگے بڑھانے میں کامیاب ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ ایران نے جو حکمت عملی اس جنگ میں اختیار کی ہوئی ہے وہ اسرائیل اور امریکہ کی توقعات کے برخلاف کہی جا سکتی ہے۔ امریکہ اور یہودی اسرائیل کو یہ اندازہ نہیں تھا کہ ایران اس جنگ کو اتنے دن جھیل پائے گا۔ اب یہ صورتحال پیدا ہونے لگی ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کیلئے اس جنگ سے نکلنے کے راستے مسدود یا کم از کم انتہائی مشکل ہوتے دکھائی دے رہے ہیں۔ ایران نے انتہائی کم خرچ والے ڈرونس استعمال کرتے ہوئے امریکی اور اسرائیل کے فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا تھا جبکہ امریکہ کی جانب سے ان ڈرونس کو روکنے یا ناکارہ بنانے کیلئے جو میزائیل داغے گئے تھے ان کی مالیت کئی ملین ڈالرس کی بتائی گئی ہے۔ امریکہ کیلئے یہ جنگ اس لئے بھی مہنگی پڑنے لگی ہے کہ اس جنگ اب پر اب تک بھاری نقصانات ہو چکے ہیں اور اس جنگ کا فی الحال کوئی خاتمہ نظر نہیں آ رہا۔ امریکہ کیلئے کم از کم یہ صورتحال ضرور بن گئی ہے کہ وہ جنگ کو ختم کرنے کے راستے تلاش کرنے لگا ہے اور صورتحال اس قدر گنجلک اور پیچیدہ ہوگئی ہے کہ اسے فی الحال کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ کی جانب سے بھڑاس نکالنے کیلئے ایران کے خلاف حملوں میں شدت پیدا کی جا رہی ہے۔ کئی ایسے ٹھکانوں اور مقامات کو نشانہ بنایا جا رہا ہے جن کا فوج یا جنگ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے باوجود امریکہ اپنے مقاصد کی تکمیل میں کامیاب ہوتا دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ امریکہ جنگ جیت چکا ہے اور ایران بہت جلد گھٹنے ٹیکنے والا ہے۔ یہ ایک جنگی ہیجان پیدا کرنے کی حکمت عملی ہے جو ایران کے معاملے میں کامیاب ہوتی نظر نہیں آ رہی ہے۔ امریکہ اکثر و بیشتر جنگی حالات میں اس طرح کا ہیجان ضرور پیدا کرتا ہے اور اسے کسی حد تک کامیابی بھی حاصل ہوتی ہے لیکن ایران کے معاملے میں یہ حکمت عملی کامیاب ہونے کے امکانات کافی کم دکھائی دے رہے ہیں یا بالکل ہی نہیں دکھائی دے رہے ہیں۔ خود امریکہ میں یہ صورتحال پیدا ہوگئی ہے کہ امریکی عوام کی اکثریت ایران پر مسلط کی گئی جنگ کی مخالفت کر رہی ہے۔ یہ سوال کیا جا رہا ہے کہ جب ایران سے امریکہ کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے تو دوسروں کی جنگ امریکہ کیوں لڑ رہا ہے اور امریکہ پر مالی بوجھ کیوں برداشت کیا جا رہا ہے۔ در اصل امریکہ ایران کے خلاف جو جنگ لڑ رہا ہے وہ اسرائیل کی بقاء کیلئے لڑ رہا ہے۔ گریٹر اسرائیل کے منصوبہ کو آگے بڑھانے کے مقصد سے یہ جنگ لڑی جا رہی ہے اور امریکہ اس کا برملا اقبال بھی نہیں کر سکتا۔ امریکی کانگریس کے ارکان میں بھی یہ تاثر عام ہونے لگا ہے کہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اپسٹین فائیلس کے مسئلہ سے عوام کی توجہ ہٹانے کیلئے یہ جنگ شروع کی ہے۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ اسی وجہ سے امریکہ پاکستان کو افغانستان کے خلاف فوجی کارروائی کیلئے اکسایا تھا اور بعد میں یہ کہا تھا کہ پاکستان، افغانستان کے خلاف اچھے اقدامات کر رہا ہے۔ تاہم جب ایران کے خلاف جنگ شروع کر دی گئی تو پاکستان ۔ افغانستان تنازعہ کہیں پس منظر میں چلا گیا اور اب ساری توجہ ایران جنگ کی سمت مبذول ہوگئی ہے۔ دو ہفتے گذرنے کے باوجود امریکہ ایران کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرنا تو دور کی بات ہے لہجہ میں نرمی لانے کیلئے بھی مجبور نہیں کر سکا ہے۔ ایران کے جو تیور ہیں وہ یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ امریکہ کے رویہ میں نرمی لائی جا سکتی ہے اور امریکہ کو راست یا بالواسطہ طور پر گھٹنے ٹیکنے کیلئے مجبور کیا جا سکتا ہے اور اس تعلق سے ایران کی جو حکمت عملی ہے وہ کامیاب ہوتی نظر آ رہی ہے۔ امریکہ کیلئے ایران جنگ سے باہر نکلنے کے راستے تلاش کرنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ امریکہ اتنی آسانی سے اپنی شکست تسلیم بھی نہیں کر سکتا۔ اگر امریکہ جلد بازی میں اس جنگ سے فرار اختیار کرتا ہے تو دنیا بھر میں اس کی ساکھ متاثر ہو کر رہ جائے گی۔ خاص طور پر مشرق وسطیٰ کے ممالک امریکہ کے خوف سے آزاد ہو جائیں گے اور ایران کی اجارہ داری کو روکنا مشکل ہو جائے گا۔ علاقہ اور خطہ میں ایران کا اثر بڑھ جائے گا۔ یہی وہ وجوہات ہیں جن کی بناء پر امریکہ کھل کر جنگ بندی کی بات نہیں کر رہا ہے تاہم یہ ضرور ہے کہ وہ اس جنگ سے نکلنے کے راستے تلاش کرنے لگا ہے اور اس کیلئے اپنے چینلس استعمال کر رہا ہے۔ ابھی یہ کہا نہیں جا سکتا کہ امریکہ کو فرار کا راستہ دستیاب ہو بھی پائے گا یا نہیں۔ مغربی بنگال کے اسمبلی انتخابات کا وقت قریب آتا جا رہا ہے اور بی جے پی کی جانب سے ریاست پر سیاسی توجہ مرکوز کرنے کی روایتی حکمت عملی اختیار کی گئی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے بنگال کا دورہ کیا اور انہوں نے اس موقع پر سیاسی تبصرے کرتے ہوئے ترنمول کانگریس کی جانب سے دراندازوں کو بچانے کیلئے ایس آئی آر کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ در اصل جس ریاست میں اسمبلی انتخابات ہوتے ہیں بی جے پی کو درانداز یاد آ جاتے ہیں۔ مرکز میں بی جے پی گذشتہ 12 برس سے اقتدار میں ہے اور اسے تا حال دراندازوں کی کوئی باضابطہ شناخت کی گئی ہے اور نہ ہی انہیں ملک سے نکال باہر کیا گیا ہے۔ بی جے پی محض سیاسی فائدہ کیلئے جس طرح فرقہ واریت کو فروغ دیتی ہے اسی طرح سے دراندازوں کا مسئلہ بھی موضوع بحث بناتی ہے اور بنگال میں بھی یہی حکمت عملی اختیار کی جا رہی ہے۔ یہ صورتحال ایسی ہے جس کا شاید بی جے پی کو بنگال میں کوئی فائدہ نہیں مل پائے گا کیونکہ بنگال میں ممتا بنرجی کی گرفت کافی مستحکم ہے۔

روزنامہ ''ممبئی رابطہ'' میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

زیادہ عقلمندی نقصان کا سودا ثابت ہوتی ہے

وہ کہتے ہیں نہ کبھی کبھی بہت زیادہ عقلمندی نقصان کا سودا ثابت ہوتی ہے، یہ امریکہ کے انکل سام پر پوری طرح صادق آ چکا ہے، کہاں تو بڑبولے پن میں ایران پر اپنی چودھراہٹ کا رعب جھاڑنے دنیا کا سب سے بڑا قانونی دہشت گرد ملک اسرائیل کے ساتھ ٹانگ اڑانے داخل ہوا، اور ٹانگ کے ساتھ اپنی گردن بھی ایران کے جال میں پھنسالی، انکل سام کو لگا کہ وینیز ویلا کی طرح آرام سے ایران کو اپنی گرفت میں کر لے گا، اور پھر ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ خمینی کو شہید کر کے اور بچیوں کے اسکول پر میزائیل داغ کر اُسے ایسا لگا کہ اب گیند اُسکے پالے میں آ گئی، لیکن یہی اُسکی سب سے بڑی بھول ثابت ہوئی معصوم بچیوں کی روح اور آیت اللہ خمینی کی موت اُسکے پیچھے آسیب بن کر امریکہ میں بھی اُسے چین سے رہنے نہیں دے رہی ھے، اسی لئے گھبراہٹ میں دوسرے ملکوں سے مدد کی بھیک مانگ رہا ہے، اسکا ناجائز بیٹا نتین یاہو پتہ نہیں کس بنکر میں جا چھپا ہے خبر تو یہاں تک آ رہی ہے کہ وہ جہنم واصل ہو گیا، یا ہو بھی اس گمان میں تھا کہ امریکہ کے بل بوتے ایران کو آسانی سے ہضم کر لے گا، لیکن اب اسے بھی پتہ چل گیا ہے کہ ایران اُس کے حلق میں چھچھوندر بن گیا ہے، جو نہ اُسے نگل سکے گا اور نہ ہی اُگل سکے گا، آبنائے حرمز کے ایک چھوٹے سے راستے کو اپنے قبضے میں لینے کے لئے اسے دانتوں تلے پسینے چھوٹ رہے ہیں، پورے ایران پر قبضے کے لئے ٹرمپ اور اسکے ناجائز یا ہو کو مر کر دوبارہ جنم لینا پڑے گا، ویسے بھی ایران پر حملے نے امریکہ کی معاشی حالت خراب کر دی ہے، عرب ممالک میں جہاں پر بھی اُسکے ہتھیار بند طیاروں کا ڈیرہ ہے وہاں پر ایرانی فوجوں نے حملہ کر کے اُسے خاصہ نقصان پہونچا رہا ہے، اور تیسرے ہفتے میں داخل ہونے کے بعد بھی ایران کے حوصلے پہلے دن کی طرح مضبوط ہیں، دراصل ٹرمپ کا ایران پر حملے کا فیصلہ اپنی اُن عیاشیوں اور غلط کاریوں کی پردہ پوشی کرنا ہے جو اپسٹین فائل میں درج ہے، اور جس پر عوامی احتجاج کبھی بھی شروع ہو سکتا ہے، اور ویسے بھی امریکی عوام میں اور عالمی سطح پر ٹرمپ کی ساخت بہت اچھی نہیں ہے، امریکی صدر بننے سے لیکر ابھی تک ٹرمپ نے صرف اپنے مفاد اور امن کے نوبل انعام کو حاصل کرنے کے خواب ہی سجائیں ہیں، نہ کوئی تاریخی کام یا پھر نہ عوامی مفاد کے حق میں کوئی عملی اقدام کیا ہو، دنیا کے نقشے پر ناچاکی اور انارکی پھیلانے کے سوا کچھ بھی نہیں کیا ہے، اور اسی چودھراہٹ کے زعم میں اپنی فضیحت کرواتے اسرائیل کو لے کر ایران فتح کرنے نکل پڑا، اگر خدانخواستہ ایران فتح بھی کر لیا تو بھی اُسے اُس کی بڑی بھاری قیمت چکانی پڑے گی، شائد امریکی معیشت کا تیاپانچہ ہو جائے، کیونکہ ایرانی باشندے اتنی آسانی سے اپنے اوپر امریکی تسلط برداشت نہیں کریں گے، اسی لئے آیت اللہ خمینی کے بیٹے کو اُن کے جانشین کے طور پر قبول بھی کر لیا، اور یہ دیکھ کر ٹرمپ کو اپنی سبکی محسوس ہو رہی ہے، اسی لئے لوگوں کو انعام کا لالچ دے کر انہیں آپس میں لڑانے کی پالیسی پر عمل پیرا ہونے کی کوشش میں لگا ہوا ہے، اور اپنی فوج کو بس دور سے ہی فضائی حملے کی ترغیب دے رہا ہے، اُسے اچھے سے پتہ ہے کہ ایران کی سرزمین امریکی زمینی فوج کی قبر بن سکتی ہے، اسی لئے دوسرے ممالک کو شامل کر کے جنگ سے راہِ فرار اختیار کرنے کے نئے نئے پینترے چل رہا ہے، ٹرمپ کی اس بزدلانہ حرکت سے عرب ممالک جتنی جلدی سبق سیکھ لیں یہ اُن کے ملک اور عوام کے لئے بہتر ہے ورنہ اپنی پھنسی گردن نکالنے وہ کب عرب ممالک کو دغا دے کچھ کہا نہیں جا سکتا، ویسے بھی یہود و نصاریٰ کبھی اسلام کے دوست نہیں بن سکتے، یہ وہ زہریلے سانپ ہیں جو موقع ملتے ہی اپنے محسنین کو ڈسنے سے بھی نہیں چوکیں گے، اللہ ان کے شرور سے تمام مسلم ممالک کو محفوظ رکھے اور پورے عالم کو امن و سکون کا گہوارہ بنائے۔ جب انسان ہر چھوٹی بات کی گہرائی میں جا کر اس کے منفی پہلو تلاش کرنے لگتا ہے، تو وہ عمل کرنے کی صلاحیت کھو دیتا ہے اور بہترین مواقع ہاتھ سے نکل جاتے ہیں۔ آمین۔

ان ناموں میں ہر ایک کے ساتھ ایک الگ سیاسی پس منظر اور سماجی توازن کا سوال جڑا ہوا ہے۔ مثال کے طور پر سنجیو چورسیا کو مقامی سطح پر مضبوط سیاسی نیٹ ورک رکھنے والے لیڈر کے طور پر دیکھا جاتا ہے جبکہ پریم کمار کو ایک تجربہ کار اور انتظامی امور سے واقف سیاست دان مانا جاتا ہے۔ نیتا نند رائے کا شمار بھی ان رہنماؤں میں ہوتا ہے جو تنظیمی سطح پر پارٹی کے لیے اہم خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ اسی طرح وجئے سنہا اپنی جارحانہ سیاسی طرز اور اسمبلی کی سیاست میں سرگرم کردار کے باعث نمایاں شناخت رکھتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بعض حلقوں میں نوجوان قیادت کو آگے لانے کی بحث بھی سنائی دینے لگی ہے۔ اسی تناظر میں شریسی سنگھ کا نام بھی توجہ حاصل کر رہا ہے۔ وہ ایک نوجوان اور متحرک چہرے کے طور پر جانی جاتی ہیں اور ان کا خاندانی سیاسی پس منظر بھی انہیں ایک الگ شناخت فراہم کرتا ہے۔

بہار میں اقتدار کی نئی بساط اور بی جے پی کی حکمت عملی

ڈاکٹر سید تابش امام

بہار کی سیاست ایک بار پھر ایک ایسے مرحلے میں داخل ہوتی دکھائی دے رہی ہے جہاں قیادت، اتحاد اور آئندہ سیاسی حکمتِ عملی کے سوالات بیک وقت زیرِ بحث آ گئے ہیں۔ وزیرِ اعلیٰ نتیش کمار کے راجیہ سبھا کے لیے منتخب ہونے کے بعد ریاست میں قیادت کی تبدیلی سے متعلق قیاس آرائیوں کا بازار گرم ہو چکا ہے۔ ہر چند کہ راجیہ سبھا کے لیے منتخب ہونے کے فوری بعد نتیش کمار نے اپنی سمردھی یاترا کے نئے مرحلے کے لیے شیڈول کا اعلان کر کے فوری طور پر وزارتِ اعلیٰ کے عہدے سے دست برداری کی قیاس آرائیوں کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے، تاہم مختلف مواقع پر اقتدار کی تبدیلی کے امکانات سے متعلق بیانات نے اس بحث کی شدت کو برقرار رکھا ہے۔ لہٰذا سیاسی حلقوں میں یہ سوال تیزی سے زیرِ بحث ہے کہ اگر نتیش کمار وزارتِ اعلیٰ کے منصب سے دست بردار ہوتے ہیں تو ریاست کی باگ ڈور کس کے ہاتھ میں جائے گی اور اس فیصلے میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکمتِ عملی کس حد تک فیصلہ کن کردار ادا کرے گی۔

بہار کی سیاست کی تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ یہاں اقتدار کی تبدیلی صرف ایک شخصیت کی تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ اس کے ساتھ سیاسی ترجیحات، بیانیہ اور طاقت کے توازن میں بھی تبدیلی آ جاتی ہے۔ گزشتہ دو دہائیوں کے دوران نتیش کمار نے اپنی سیاسی مہارت اور حکمتِ عملی کے ذریعے بارہا ایسے حالات پیدا کیے جنہوں نے بہار کی سیاست کو غیر متوقع رخ دیا۔ کبھی وہ قومی جمہوری محاذ کے ساتھ نظر آئے، کبھی مہا گٹھ بندھن کے ساتھ اقتدار میں شریک رہے اور پھر ایک بار پھر این ڈی اے کی صف میں شامل ہو گئے۔ ان کے اس سیاسی سفر نے انہیں طویل عرصے تک اقتدار کے مرکز میں برقرار رکھا، مگر ساتھ ہی یہ سوال بھی پیدا ہوتا رہا کہ بہار میں اصل سیاسی طاقت کا محور آخر کہاں ہے۔

سنہ ۲۰۲۰ کے اسمبلی انتخابات نے اس سوال کو مزید نمایاں کر دیا۔ اگرچہ این ڈی اے نے اکثریت حاصل کر کے حکومت تشکیل دی، مگر نشستوں کے تناسب نے طاقت کے توازن میں ایک نئی حقیقت کو جنم دیا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نشستوں کے اعتبار سے اتحاد کی بڑی جماعت بن کر ابھری جبکہ جنتا دل یونائیٹڈ کی سیاسی قوت پہلے کے مقابلے میں کمزور پڑتی دکھائی دی۔ یہی وہ مرحلہ تھا جہاں سے یہ تاثر پیدا ہونے لگا کہ مستقبل میں بی جے پی بہار میں براہِ راست قیادت سنبھالنے کی خواہش رکھتی ہے۔ اتحاد کی سیاسی مجبوریوں کے باعث اگرچہ نتیش کمار وزارتِ اعلیٰ کے منصب پر برقرار رہے، مگر سیاسی مبصرین کے مطابق بی جے پی کی طویل مدتی حکمتِ عملی میں ریاستی قیادت کو اپنے ہاتھ میں لینا ایک اہم ہدف کے طور موجود رہا۔

اب جب کہ ۲۰۲۵ کے انتخابات کے بعد بی جے پی کے سب سے بڑی جماعت بننے کے باوجود نتیش کمار کی قیادت میں نئی حکومت کی تشکیل کو چند ہی ماہ گزرے ہیں اور قیادت کی تبدیلی سے متعلق قیاس آرائیاں شدت اختیار کر رہی ہیں، تو بی جے پی کے اندر کئی نام ممکنہ امیدواروں کے طور پر زیرِ بحث آ رہے ہیں۔ نائب وزیرِ اعلیٰ سمراٹ چودھری کو اس دوڑ میں سب سے آگے تصور کیا جا رہا ہے۔ وہ پارٹی کے ایک سرگرم اور منظم لیڈر کے طور پر جانے جاتے ہیں اور پسماندہ طبقات میں ان کا اثر و رسوخ بھی

نمایاں سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح منگل پانڈے، جنک رام گرو پرکاش پاسوان، پرمود کمار، سنجیو چورسیا، نیتا نند رائے، وجئے کمار سنہا اور سید شہنواز حسین جیسے رہنماؤں کے نام بھی مختلف حلقوں میں زیرِ بحث ہیں۔ ان ناموں میں ہر ایک کے ساتھ ایک الگ سیاسی پس منظر اور سماجی توازن کا سوال جڑا ہوا ہے۔ مثال کے طور پر سنجیو چورسیا کو مقامی سطح پر مضبوط سیاسی نیٹ ورک رکھنے والے لیڈر کے طور پر دیکھا جاتا ہے جبکہ پریم کمار کو ایک تجربہ کار اور انتظامی امور سے واقف سیاست دان مانا جاتا ہے۔ نیتا نند رائے کا شمار بھی ان رہنماؤں میں ہوتا ہے جو تنظیمی سطح پر پارٹی کے لیے اہم خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ اسی طرح وجئے سنہا اپنی جارحانہ سیاسی طرز اور اسمبلی کی سیاست میں سرگرم کردار کے باعث نمایاں شناخت رکھتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بعض حلقوں میں نوجوان قیادت کو آگے لانے کی بحث بھی سنائی دینے لگی ہے۔ اسی تناظر میں شریسی سنگھ کا نام بھی توجہ حاصل کر رہا ہے۔ وہ ایک نوجوان اور متحرک چہرے کے طور پر جانی جاتی ہیں اور ان کا خاندانی سیاسی پس منظر بھی انہیں ایک الگ شناخت فراہم کرتا ہے۔ اگر بی جے پی ریاستی سیاست میں کسی نئے اور تازہ چہرے کو آگے لانے کا فیصلہ کرتی ہے تو اس طرح کے ناموں پر سنجیدگی سے غور کیا جا سکتا ہے۔

دوسری جانب سید شہنواز حسین کا نام بھی اس فہرست میں شامل کیا جاتا ہے۔ وہ ایک تجربہ کار مسلم رہنما ہیں جنہوں نے قومی سطح پر پارٹی کی نمائندگی کی ہے اور مرکزی حکومت میں بھی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ تاہم سیاسی مبصرین کے مطابق موجودہ سیاسی ماحول میں بی جے پی شاید ایسا فیصلہ کرنے سے احتراز کرے جس سے اس کے روایتی ووٹ بینک کے اندر کسی قسم کی سیاسی الجھن پیدا ہو۔ اس لیے یہ کہنا مشکل ہے کہ پارٹی اس سمت میں کوئی بڑا تجربہ کرنے کے لیے تیار ہوگی یا نہیں۔

یہ بھی تقریباً طے شدہ حقیقت ہے کہ بہار کے وزیرِ اعلیٰ کے انتخاب کا فیصلہ صرف ریاستی قیادت کے دائرے میں نہیں ہوگا بلکہ اس میں پارٹی کی مرکزی قیادت کا کردار بنیادی حیثیت رکھے گا۔ وزیرِ اعظم نریندر مودی، وزیرِ داخلہ امیت شاہ اور پارٹی کی اعلیٰ قیادت گزشتہ چند برسوں سے ریاستی سیاست کے اہم فیصلوں میں براہِ راست دلچسپی لیتی رہی ہے۔ مدھیہ پردیش، اتراکھنڈ اور اتر پردیش میں قیادت کے انتخاب کے تجربات کو دیکھتے ہوئے یہ قیاس بھی کیا جا رہا ہے کہ بہار میں بھی ایسا ہی کوئی فیصلہ سامنے آ سکتا ہے جہاں نسبتاً کم معروف مگر تنظیمی اعتبار سے مضبوط لیڈر کو آگے لایا جائے۔ اس پوری بحث کا ایک اہم پہلو بہار کی سماجی ساخت بھی ہے۔ ریاست کی سیاست طویل عرصے تک ذات پات اور سماجی انصاف کے بیانیے کے گرد گھومتی رہی ہے۔ لالو پرساد یادو کے دور میں یہ بیانیہ اپنے عروج پر پہنچا جبکہ نتیش کمار نے ترقی، عمدہ حکمرانی اور سماجی توازن کے نعرے کے ساتھ ایک مختلف سیاسی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی۔ بی جے پی کے لیے سب سے بڑا چیلنج یہی ہوگا کہ وہ اپنی قیادت کے انتخاب میں سماجی توازن کو برقرار رکھتے ہوئے ایک ایسا چہرہ سامنے لائے جو مختلف طبقات میں قابلِ قبول ہو۔

وہیں جے ڈی یو کے حامیان "نتیش نہیں تو نشانت سہی" کا نعرہ دے کر وزارتِ اعلیٰ کے باوقار عہدے پر جے ڈی یو کی دعویداری برقرار رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بعض جے ڈی یو رہنماؤں نے بھی نئے وزیرِ اعلیٰ کے انتخاب میں نتیش کمار کی پسند کے کردار کا ذکر کرتے ہوئے یہ واضح کر دیا ہے کہ اقتدار کی سیاست میں جے ڈی یو کو نظر انداز کرنا آسان نہیں ہوگا۔ نشانت کمار کی جے ڈی یو میں شمولیت اور سیاسی و تنظیمی امور میں دلچسپی اسی حکمت عملی کا حصہ معلوم ہوتی ہے۔ بعض حلقوں میں انہیں نائب وزیر اعلیٰ کے طور پر بھی پیش کیا جا رہا ہے۔

بہار کے عوام کے لیے قیادت کی تبدیلی کا سوال صرف سیاسی نہیں بلکہ معاشی اور سماجی بھی ہے۔ ریاست طویل عرصے سے بے روزگاری، صنعتی پسماندگی اور بڑے پیمانے پر ہجرت جیسے مسائل سے دوچار رہی ہے۔ لاکھوں نوجوان روزگار کی تلاش میں دہلی، مہاراشٹر، پنجاب اور جنوبی ہند کی ریاستوں کا رخ کرتے ہیں۔ ایسے میں اگر نئی قیادت سامنے آتی ہے تو اس سے یہ توقع کی جائے گی کہ وہ صنعتی سرمایہ کاری کو فروغ دینے، تعلیم کے بہتر مواقع فراہم کرنے اور مقامی سطح پر روزگار پیدا کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کرے گی۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بہار کی سیاست میں ہر بڑی تبدیلی کے ساتھ اپوزیشن کی سیاست بھی متحرک ہو جاتی ہے۔ راشٹریہ جنتا دل اور دیگر اپوزیشن جماعتیں اس ممکنہ تبدیلی کو اپنے سیاسی بیانیے کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کریں گی۔ وہ یہ سوال اٹھائیں گی کہ اگر قیادت بدلتی ہے تو اس کے پیچھے اصل وجہ کیا ہے اور کیا یہ فیصلہ واقعی عوامی مفاد میں ہے یا محض سیاسی حکمتِ عملی کا حصہ۔

سیاسی مبصرین کے مطابق آنے والے مہینے بہار کی سیاست کے لیے انتہائی اہم ثابت ہو سکتے ہیں۔ اگر واقعی قیادت میں تبدیلی ہوتی ہے تو یہ ریاست کی سیاسی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوگا۔ اس تبدیلی کے اثرات صرف حکومت تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ اس سے اتحاد کی سیاست، اپوزیشن کی حکمتِ عملی اور عوامی توقعات سب متاثر ہوں گی۔ بہار کی سیاسی تاریخ ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ یہاں کی سیاست ہمیشہ متحرک اور غیر متوقع رہی ہے۔ کبھی لالو پرساد یادو کے عروج نے ریاست کی سیاست کو نئی سمت دی تو کبھی نتیش کمار کے دورِ حکومت نے عمدہ حکمرانی کے ایک مختلف ماڈل کو متعارف کرانے کی کوشش کی۔ اب اگر بی جے پی براہِ راست قیادت سنبھالنے کی سمت بڑھتی ہے تو یہ بھی ایک اہم سیاسی موڑ ہوگا جس کے دوررس اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ بہر حال یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ بہار کا اگلا وزیرِ اعلیٰ کون ہوگا۔ سیاسی فیصلے اکثر آخری لمحوں میں سامنے آتے ہیں اور کئی مرتبہ ایسا نام بھی سامنے آ جاتا ہے جس کا پہلے سے اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ تاہم ایک بات واضح ہے کہ بہار کی سیاست ایک بار پھر ایک اہم مرحلے سے گزر رہی ہے اور آنے والے دنوں میں ہونے والے فیصلے ریاست کے سیاسی مستقبل کو نئی سمت دے سکتے ہیں۔

بہار کے عوام کی نظریں اس بات پر مرکوز ہیں کہ قیادت کے اس ممکنہ باب میں کون سا چہرہ سامنے آتا ہے اور وہ ریاست کے مسائل کو کس حد تک حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ سیاست میں تبدیلیاں آتی رہتی ہیں مگر اصل امتحان ہمیشہ عمدہ حکمرانی، شفافیت اور عوامی فلاح کا ہوتا ہے۔ یہی وہ کسوٹی ہے جس پر بہار کی آنے والی قیادت کو پرکھا جائے گا، اور یہی وہ سوال ہے جو آنے والے دنوں میں ریاست کی سیاست کا اصل عنوان بننے والا ہے۔

□□□

جیومٹری کے "کمپاس" سے فزکس کے "نظریہ اضافت" تک

خرد ہوئی ہے زماں و مکاں کی زناری
نہ ہے زماں نہ مکاں، لا الہ الا اللہ

سب سے پہلے تو نابغہ روزگار عظیم ترین سائنسداں البرٹ آئینسٹائن کو 147 ویں سالگرہ مبارک ہو۔ وہ 14 مارچ، 1879 کو جرمنی کے شہر "الم" میں پیدا ہوئے تھے۔ اس موقع پر ہم انہیں خراجِ تحسین بھی پیش کرتے ہیں اور خراجِ عقیدت بھی۔ البرٹ آئینسٹائن جب 5 سال کی عمر میں تھے تو انکے والد نے انہیں ایک کمپاس تحفہ میں دیا تھا۔ معصوم البرٹ سوچ بچار میں پڑ گئے کہ کمپاس کی سوئی صرف ایک ہی سمت کیوں بتا رہی ہے؟ اسی تجسس نے ان میں سائنس کی دلچسپی پیدا کی تھی؟۔ شاید آئینسٹائن کے سوچ بچار اور تخیل کی یہ پہلی اڑان تھی جو آگے چل کر پوری دنیا کے سائیسدانوں اور ریسرچ اسکالرز کو آج کی تاریخ میں بھی سوچ بچار میں مبتلاء کر رکھی ہے کہ "نظریہ اضافت" کیا ہے؟ مشہور زمانہ "مساوات" (E=mc2) کیا ہے؟ بیسویں صدی کے اس عظیم ترین سائنسداں کے عظیم سائینسی کارناموں کا ذکر کرنے سے پہلے ہم الٹی گنتی کی طرح الٹا چلتے ہیں۔ تا کہ "موڈ" بنے؟ ایسے ہی جیسے شادی کی دعوتوں میں مٹن بریانی سے پہلے لقمی یا سموسے پیش کئے جاتے ہیں تا کہ مہمانوں کے معدہ میں بریانی کم سے کم اترے اور مہنگی بریانی کی کھپت کم اور پیسہ کی بچت ہی بچت ہو۔ لیکن بعض سیانے دعوتی لقمی کھانے کی ایکٹنگ کرتے نظر آتے ہیں اور جیسے ہی بریانی کی مشقاب سامنے آئے، پہلے مٹن اور پھر زعفرانی دم کے چاول کے دانے اپنی پلیٹوں میں اتارتے ہیں اور خوب ڈٹ کر کھاتے ہیں اور شکم سیر ہوتے ہیں۔ اسی طرح پہلے ہم آئینسٹائن کی زندگی کے چند دلچسپ واقعات کا جائزہ لیتے ہیں، تا کہ آخر میں آئنسٹائن کے ثقیل سائینسی کارناموں کو سمجھ اور ہضم کر سکیں۔ ٹھیک ہے؟ آئینسٹائن 3 سال کی عمر تک پہنچنے تک بھی زبان سے بات کرنے سے قاصر تھے۔ انکے والدین کو شک ہونے لگا تھا کہ کہیں یہ کوئی انہونی جسمانی معذوری تو نہیں؟ دھیرے دھیرے جب وہ بات کرنے لگے تو وہ بھی بہت کم کم۔ یہ کم گوئی آخر کار آخر میں رنگ لائی۔ ان کے والد کا نام ہرمن آئنسٹائن اور والدہ کا نام پولین آئنسٹائن تھا۔ انکا بچپن جرمنی ہی میں گزرا تھا۔

آئن اسٹائن کو اسکول کا سخت اور رٹے مار کر پاس ہونے والا نظام پسند نہیں تھا۔ وہ اکثر اساتذہ سے سوال کرتے رہتے تھے اور جواب نہ ملنے پر ناراض۔ روایتی تعلیم سے وہ خوش اور مطمئن نہیں تھے۔ نتیجہ؟ زیادہ تر وقت وہ اسکول سے غیر حاضر رہتے تھے اور خود سے اسباق کی تیاری کرتے تھے۔ شروع میں انہیں عام طالب علم سمجھا جاتا تھا، لیکن بعد میں ریاضی اور طبیعیات میں ان کی غیر معمولی صلاحیتیں سامنے آئیں۔

آئن اسٹائن بچپن ہی سے بہت سادہ مزاج تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ اکثر بغیر موزوں کے جوتے پہن لیتے تھے اور سادگی کو ترجیح دیتے تھے۔ ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ اتنے بڑے سائنس دان

ہونے کے باوجود آئنسٹائن کو گاڑی یا کار چلانا نہیں آتا تھا۔ اور نہ ہی انہیں تیراکی آتی تھی۔ لیکن ان کا محبوب مشغلہ دریا، جھیل یا تالاب میں کشتی میں بیٹھ کر سیر اور سوچ بچار کرنے کا تھا۔ انہیں موسیقی، خاص طور پر وائلن بجانا بہت پسند تھا۔ بچپن سے وہ تنہائی پسند تھے۔ انہیں تنہائی میں سوچنا اور سیر کرنا پسند تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ آئن اسٹائن نے صرف 12 سال کی عمر میں الجبرا اور جیومیٹری خود سے پڑھ لی تھی۔ وہ مشکل پڑھائی اور مسائل خود سے بہت جلد حل کر لیتے تھے۔ ایک استاد نے بچپن میں ان سے کہا تھا کہ تم، آئنسٹائن زندگی میں کچھ خاص نہیں کر پاؤ گے، لیکن بعد میں وہ دنیا کے سب سے بڑے سائنس دانوں میں شمار ہوئے، اور ان کے استادِ محترم غلط ثابت ہوئے۔ بچپن سے ایک اور بھولی عادت انکی آئسکریم اور چاکلیٹ کھانے کی تھی جو آخری عمر تک جاری رہی اور وہ شوق سے پسند کرتے رہے آئسکریم کھاتے رہے۔

دنیا میں آج کل خوب مارا ماری چل رہی ہے اور پوری دنیا دو ہفتوں سے دم سادھے بیٹھی ہے کہ اس کے بعد کیا ہوگا؟ امریکہ، اسرائیل نے ایران پر جنگ تھوپی ہے اور ادھر سے بھی کرارا جواب مل رہا ہے۔ اس کا اختتام کیسے ہوگا؟ یہ اوپر والا ہی جانے۔ یہاں گفتگو کا موضوع یہ نہیں ہے، بلکہ یہ نشاندھی کرنی ہے کہ عبقری سائینسداں آئینسٹاین ایک یہودی تھے اور انہوں نے 2 فروری، 1923 میں اسرائیل کا طویل دورہ کیا تھا۔ قریب 12 دن تک انہوں نے وہاں وقت گزارا تھا۔ انکے دورہ کا مقصد یہودی نو آباد کاروں کے لئے فنڈ اکھٹا کرنا تھا۔ وہ امن اور انسانیت کے حامی تھے اور جنگ کے خلاف آواز اٹھاتے تھے۔ آئینسٹائن نے دراصل موجودہ اسرائیل کا دورہ اس وقت کیا تھا جب وہاں ابھی اسرائیل کی ریاست قائم نہیں ہوئی تھی بلکہ یہ علاقہ برطانوی اقتدار کے تحت تھا۔ یہ دورہ فروری، 1923ء میں ہوا تھا۔

انہیں دورہ کی دعوت دینے والوں میں مشہور صیہونی رہنما (Chaim Weizmann) شامل تھے۔ اس سفر کا مقصد یہودی علمی و تعلیمی اداروں کی حوصلہ افزائی کرنا تھا۔ اہم مقامات تل ابیب، یروشلم اور حیفہ کا انہوں نے دورہ کیا تھا۔ آئنسٹائن نے 'عبرانی یونیورسٹی آف یروشلم' (Hebrew University of Jerusalem) کا دورہ کیا اور وہاں ایک اہم سائنسی لیکچر دیا تھا۔ اب یہ یونیورسٹی، اسرائیل کی سب سے بڑی علمی درسگاہوں میں شمار ہونے لگی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ آئینسٹاین نے اپنا لیکچر فرانسیسی زبان میں دیا تھا، کیونکہ اس وقت عبرانی زبان میں جدید سائنسی اصطلاحات پوری طرح سے مروج نہیں تھیں۔ ایک اہم بات انہوں نے کہی تھی کہ یہودیوں کو علم اور تعلیم کے ذریعے ترقی کرنی چاہیے۔ 1952 میں جب اسرائیل کے پہلے صدر، (Chaim Weizmann) کا انتقال ہوا تو اسرائیل کی حکومت نے آئنسٹائن کو اسرائیل کا صدر بننے کی پیشکش بھی کی تھی، مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ وہ سیاست کے لیے موزوں شخص نہیں ہیں۔ انکا تعلق صرف سائنس تک محدود نہیں تھا بلکہ وہ سماجی اور سیاسی معاملات پر بھی اپنی رائے رکھتے تھے۔ موجودہ اسرائیل اور یہودی قوم کے بارے میں بھی ان کے خیالات خاصے اہم سمجھے جاتے ہیں۔ آئنسٹائن یہودی قوم کے ثقافتی احیاء کے حامی تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ فلسطین میں ایک تعلیمی اور ثقافتی مرکز قائم ہو جہاں یہودی علم و تحقیق میں ترقی کریں۔ انہوں نے (Hebrew University of Jerusalem) کی بھرپور حمایت کی اور اس کے قیام کے لیے چندہ بھی جمع کیا تھا۔ لیکن ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ وہ شدید قوم پرستی کے مخالف تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ یہودی اور عرب امن کے ساتھ مل جل کر رہیں۔ انہوں نے کئی مواقع پر کہا تھا کہ فلسطین میں دونوں قوموں کے درمیان تعاون ہونا چاہیے۔ ان کا ایک معروف قول ہے!

"میری خواہش ہے کہ یہودی اور عرب باہمی احترام کے ساتھ مل کر زندگی گزاریں"۔ جب آئنسٹائن 1923 میں فلسطین (موجودہ اسرائیل) گئے تو کئی دلچسپ واقعات پیش آئے تھے۔ یروشلم (بیت المقدس) میں انہوں نے (Hebrew University of Jerusalem) کے احاطے میں زیتون کا درخت لگایا تھا۔ یہ واقعہ اس دورے کی علامتی یادگار بن گیا ہے تاریخ میں۔ انہوں نے سائنس پر لیکچر دیا تھا۔ لیکچر فرانسیسی زبان میں تھا کیونکہ اس وقت عبرانی میں سائنسی اصطلاحات کم تھیں۔ ایک جگہ لوگوں نے ان سے پوچھا تھا؟ "کیا آپ عبرانی بول سکتے ہیں"؟ انہوں نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔ "افسوس! میں اپنی ریاضی کی زبان بھی پوری طرح نہیں سمجھ پاتا" 1952 میں جب اسرائیل کے پہلے صدر، شیم وائزمین (Chaim Weizmann) کا انتقال ہوا تو اسرائیل کی حکومت نے آئنسٹائن کو صدر بننے کی باضابطہ پیشکش کی تھی۔ یہ پیشکش اس وقت کے وزیر اعظم ڈیوڈ بین گورین، (David Ben Gurion) کی طرف سے آئی تھی لیکن انہوں نے اس پیشکش کو شکریہ کے ساتھ ٹھکرا دیا تھا۔ آئنسٹائن نے نہایت احترام کے ساتھ انکار کر دیا تھا اور کہا تھا کہ انہیں سیاست اور انتظامی امور کا تجربہ نہیں ہے۔

غزل

یوں غلامی پہ رضا مند نہیں کر سکتا
تُو مری سوچ کو پابند نہیں کر سکتا

رزق اللہ کی جانب سے عطا ہے پیارے
ایک دانہ بھی کوئی بند نہیں کر سکتا

ایک معبود مرا واحد و یکتا ہے سو میں
ایرے غیرے کو خداوند نہیں کر سکتا

عشق ہی میل نکالے گا دلوں سے ورنہ
کوئی آلود کو اسفند نہیں کر سکتا

بات سچائی پہ مبنی ہے تو کڑوی ہوگی
اب میں لہجے کو قلاقند نہیں کر سکتا

ڈاکٹر احمد خلیل

عبادت کی آزادی، اقلیتی حقوق اور آئینی بالادستی

الہ آباد ہائی کورٹ کا اہم پیغام

یوسف شمسی

ہندوستان ایک جمہوری اور کثیر مذہبی معاشرہ ہے جہاں آئین ہر شہری کو مذہبی آزادی کے ساتھ اپنی عبادات انجام دینے کا بنیادی حق فراہم کرتا ہے۔ اسی آئینی روح کی حفاظت کے لیے عدالتیں وقتاً فوقتاً ایسے فیصلے سناتی رہتی ہیں جو نہ صرف قانون کی بالادستی کو مضبوط کرتے ہیں بلکہ انتظامیہ کو بھی اس کی آئینی ذمہ داریوں کا احساس بھی دلاتے ہیں۔ حال ہی میں اللہ آباد ہائی کورٹ کی جانب سے دیا گیا تبصرہ اسی سلسلے کی ایک اہم مثال کے طور پر سامنے آیا ہے۔ یہ معاملہ سنبھل ضلع کی ایک مسجد سے متعلق ہے جہاں انتظامیہ نے مسجد میں ایک وقت میں صرف پانچ سے چھ افراد کو نماز ادا کرنے کی اجازت دینے کا حکم جاری کیا تھا۔ پولیس کے اس فیصلے کے خلاف مقامی شہری مناظر خان نے عدالت سے رجوع کیا اور مؤقف اختیار کیا کہ یہ حکم غیر ضروری اور آئین میں دی گئی مذہبی آزادی کے خلاف ہے۔ کیس کی سماعت کے دوران عدالت نے انتظامیہ کے اس اقدام پر سخت برہمی کا اظہار کیا۔ جسٹس اٹل سریدھرن اور جسٹس سدھارتھ نندن پر مشتمل بنچ نے واضح طور پر کہا کہ کسی مسجد میں نمازیوں کی تعداد محدود کرنا انتظامیہ کے اختیارات میں شامل نہیں ہے۔ عدالت نے یہاں تک ریمارکس دیے کہ اگر ضلع مجسٹریٹ راجندر پنسیا اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے کے بشنوئی کو یہ لگتا ہے کہ وہ علاقے میں قانون و نظم برقرار نہیں رکھ سکتے تو انہیں اپنے عہدوں سے استعفیٰ دے دینا چاہیے یا تبادلہ کروا لینا چاہیے، کیونکہ ہر حال میں امن و امان قائم رکھنا انتظامیہ کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ عدالت نے اپنے مشاہدات میں ایک اہم آئینی اصول بھی واضح کیا کہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ ہر برادری اپنے مقررہ عبادت گاہ میں پُرامن طریقے سے عبادت کر سکے۔ اگر عبادت کسی نجی ملکیت میں واقع عبادت گاہ میں ہو رہی ہے تو اس کے لیے ریاست سے کسی اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ریاست کی مداخلت صرف اسی صورت میں ضروری ہوتی ہے جب مذہبی سرگرمیاں عوامی مقامات یا سرکاری زمین پر منعقد کی جا رہی ہوں۔ یہ معاملہ اس لیے بھی اہم بن جاتا ہے کہ یہ رمضان کے بابرکت مہینے کے دوران سامنے آیا، جب مساجد میں عبادت گزاروں کی تعداد عام دنوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔ ایسے حساس وقت میں اگر انتظامیہ بلا جواز پابندیاں عائد کرے تو اس سے نہ صرف مذہبی آزادی متاثر ہوتی ہے بلکہ سماجی ہم آہنگی پر بھی منفی اثر پڑ سکتا ہے۔ عدالت نے اسی حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے انتظامیہ کے مؤقف کو مسترد کر دیا اور واضح پیغام دیا کہ انتظامی کمزوری کو شہریوں کے بنیادی حقوق پر قدغن لگا کر پورا نہیں کیا جا سکتا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ملک میں اقلیتی حقوق، مذہبی آزادی اور آئینی بالادستی کے حوالے سے اللہ آباد ہائی کورٹ کے کئی اہم فیصلے پہلے بھی سامنے آ چکے ہیں۔ حال ہی میں مدرسوں سے متعلق ایک معاملے میں عدالت نے یہ واضح کیا تھا کہ مذہبی و تعلیمی اداروں کو آئین کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کا حق حاصل ہے اور ریاستی اداروں کو ایسے معاملات میں توازن اور احتیاط کے ساتھ قدم اٹھانا چاہیے۔ اس فیصلے کو بھی اقلیتی تعلیمی حقوق کے تحفظ کے تناظر میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا گیا تھا۔ اسی طرح عدالتیں ماضی میں بھی متعدد مواقع پر اس بات کو واضح کر چکی ہیں کہ ہندوستان کا آئین تمام مذاہب کو برابر کا احترام اور آزادی فراہم کرتا ہے۔ آئین کے آرٹیکل 25 اور 26 کے تحت ہر شہری کو اپنے مذہب پر عمل کرنے اور مذہبی اداروں کے انتظام کا حق حاصل ہے۔ یہی وہ اصول ہیں جو ہندوستان کو ایک حقیقی معنوں میں سیکولر اور جمہوری ریاست بناتے ہیں۔ درحقیقت جمہوری معاشرے میں انتظامیہ کا اصل کردار عوام کے حقوق کا تحفظ اور امن و امان کو برقرار رکھنا ہوتا ہے۔ اگر کسی علاقے میں کسی بھی قسم کے تنازع یا بدامنی کا خدشہ ہو تو اس کا حل عبادت پر پابندی لگانا نہیں بلکہ بہتر انتظامی حکمت عملی اختیار کرنا ہوتا ہے۔ عدالت کے حالیہ ریمارکس اسی بنیادی اصول کی یاد دہانی کراتے ہیں کہ ریاستی اداروں کو اپنی ذمہ داریوں سے گریز کرنے کے بجائے قانون کے مطابق انہیں پورا کرنا چاہیے۔ یہ فیصلہ ایک اور پہلو سے بھی اہم ہے کہ اس نے آئینی اداروں کی غیر جانبداری اور انصاف پسندی کو نمایاں کیا ہے۔ ایسے فیصلے نہ صرف اقلیتوں کے اعتماد کو مضبوط کرتے ہیں بلکہ ملک کے جمہوری ڈھانچے کو بھی مستحکم بناتے ہیں۔ جب عدالتیں آئین کی روح کے مطابق فیصلے دیتی ہیں تو اس سے معاشرے میں قانون کی بالادستی اور انصاف پر یقین مزید مضبوط ہوتا ہے۔ آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ عبادت کی آزادی اور مذہبی حقوق کا تحفظ کسی بھی جمہوری معاشرے کی بنیادی پہچان ہوتا ہے۔ عدالت کا حالیہ موقف اس بات کی یاد دہانی ہے کہ آئین میں دی گئی آزادیوں کی حفاظت ریاست کی اولین ذمہ داری ہے۔ امید کی جانی چاہیے کہ اس فیصلے کے بعد انتظامیہ مستقبل میں ایسے معاملات میں زیادہ ذمہ داری، تدبر اور آئینی شعور کے ساتھ اقدامات کرے گی تاکہ ملک کی جمہوری اور سیکولر روح برقرار رہ سکے اور ہر شہری بلا خوف و خطر اپنے مذہبی فرائض انجام دے سکے۔

خانوادہ ھدیٰ کے ۱۰ حفاظ کرام نے تراویح میں ختم قران کیا

ضلع کے مشہور مذہبی علمی و ادبی خاندان، حسن پور گنگھٹی بکساما، ویشالی جو خانوادۂ ھدیٰ کے نام سے معروف ہے اور جس خانوادۂ کی نامور شخصیت معروف عالم دین امارت شرعیہ بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ کے نائب ناظم و رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صدر اردو میڈیا فورم اور کاروان اردو نیز مدیر اعلیٰ ہفت روزہ نقیب ہیں۔ اس خانوادے کے 10 حفاظ کرام نے تراویح میں مکمل قران کریم سنانے کی سعادت حاصل کی۔ ان حفاظ کرام میں حضرت مفتی صاحب کے دو صاحبزادے مولانا محمد نظر الہدیٰ قاسمی، مولانا مفتی محمد ظفر الہدیٰ قاسمی دو برادر زادے مولانا محمد تاج الہدیٰ، مولانا محمد وہاج الہدیٰ قاسمی، ایک چچازاد بھائی مولانا محمد آفتاب عالم ندوی، ایک پوتا حافظ ارقم منہاج، دونواسے حافظ ذکوان القمر، محمد وفاق الہدیٰ عرف حافظ صہیب سراج، ایک صاحبزادی حافظہ رضیہ عشرت اور ایک بہو حافظہ شائستہ پروین کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ دونوں خواتین نے عورتوں کی جماعت میں قران کریم تراویح میں مکمل کیا۔ دونوں صاحبزادگان مولانا محمد نظر الہدیٰ قاسمی اور مولانا مفتی محمد ظفر الہدیٰ قاسمی کے ختم قران کریم کے موقع سے مفتی صاحب خود بھی موجود رہے۔ اس موقع سے اپنے مختصر خطاب میں مفتی صاحب عظمت قران، تلاوت قران کے فضائل پر مختصر مگر جامع خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ رمضان المبارک میں تراویح میں قران سنانے والے حفاظ کرام کو عید سے پہلے ہی ختم قران کے موقع سے عید کی خوشی نصیب ہو جاتی ہے، انہوں نے اس بات کی بھی وضاحت کی کہ ابھی تراویح ختم نہیں ہوئی ہے، تراویح رمضان کی پہلی رات سے شروع ہوتی ہے اور عید کے چاند نکلنے کے پہلے تک جاری رہتی ہے، اس لیے بقیہ رمضان کی راتوں میں تراویح کا اہتمام حسب سابق جاری رکھیں انہوں نے خانوادہ کے تمام حفاظ کرام کو اس عظیم سعادت کے حصول پر مبارکباد پیش کی، خود مفتی صاحب بھی 1970 سے تراویح میں قران سنانے کا اہتمام و التزام کرتے رہے، سوائے ان سالوں کے جب انہوں نے رمضان ملک سے باہر گزارا یا امراض کی وجہ سے وہ معذور رہے، اس موقع سے مفتی محمد ثناالہدیٰ قاسمی کی صحت و عافیت کے لیے بھی خصوصی دعا کی گئی۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

ڈاکٹر فاروق عبداللہ پر حملے کے بعد سیکوریٹی پر بحث

نائب وزیر اعلیٰ نے گاڑیوں کی خرابی کی شکایت کی، سریندر چودھری نے اپنی سیکوریٹی گاڑیوں کو 'میکانیکی طور پر ناقابل بھروسہ' قرار دیا، سیکوریٹی کے فوری جائزے کا مطالبہ کیا، ان کے آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹی نے ایس ایس پی کو خط لکھا

نیشنل کانفرنس کے صدر اور ڈاکٹر فاروق عبداللہ پر قاتلانہ حملے کی کوشش کے ایک ہفتے بعد ہی ان کے پارٹی کے ایک ساتھی اور جموں کشمیر کے نائب وزیر اعلیٰ سریندر چودھری نے اپنی سیکوریٹی گاڑیوں کو 'میکانیکی طور پر ناقابلِ بھروسہ' قرار دیتے ہوئے مکمل سیکوریٹی کے فوری جائزے اور بحالی کا مطالبہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ سابق وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ کو زیڈ پلس سیکوریٹی حاصل تھی، اس کے باوجود ان پر اس طرح حملہ کیا گیا کہ وہ آسانی سے نشانہ بن سکتے تھے۔ سریندر چودھری کے آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹی سریش چندر نے ۱۵/ مارچ کو ایس ایس پی سیکوریٹی جموں کو ایک خط لکھ کر بلٹ پروف، پائلٹ اور اسکاوٹ گاڑیوں سمیت سیکوریٹی قافلے میں شامل گاڑیوں کی خراب حالت کی طرف توجہ مبذول کرائی اور خط میں وی وی آئی پیز کی سیکوریٹی کا جائزہ لینے کی بھی درخواست کی گئی ہے۔ خط میں بتایا گیا کہ نائب وزیر اعلیٰ نے ۱۵/ مارچ کو سرحدی ضلع راجوری کے نوشہرہ حلقے کے دورے کے دوران بلٹ ریزسٹنٹ گاڑی (فورچیونر) فراہم کرنے کی درخواست کی تھی۔ تاہم یہ گاڑی فراہم نہیں کی گئی حالانکہ حال ہی میں جموں کے گریٹر کیلاش میں ڈاکٹر فاروق عبداللہ جیسے قد آور لیڈر پر قاتلانہ حملہ کیا گیا اور حملہ آور نے فاروق عبداللہ کے کان کے نزدیک فائر کر کے انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ ۱۱/ مارچ کو جموں میں اس وقت ڈاکٹر فاروق عبداللہ پر قاتلانہ حملے کی کوشش ہوئی جب وہ اپنی پارٹی کے ایک عہدیدار کی شادی کی تقریب سے واپس جارہے تھے۔ اس دوران ۶۳/ سالہ کمل سنگھ جموال نامی ایک جموں کے رہائشی نے ریوالور سے ان پر فائر کیا جس میں وہ بال بال بچ گئے۔ پولیس نے حملہ آور کو وہیں گرفتار کرلیا اور اس واقعے کی جانچ کیلئے خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی گئی ہے۔ خط میں مزید کہا گیا ہے کہ نائب وزیر اعلیٰ کے قافلے میں شامل جیمر گاڑی تقریباً ۶/ ماہ سے مرمت کے بہانے ہٹادی گئی ہے اور ابھی تک واپس نہیں لائی گئی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس وقت قافلے میں شامل بلٹ پروف، پائلٹ اور اسکاوٹ گاڑیاں میکانیکی طور پر قابل اعتماد نہیں ہیں اور ماضی قریب میں ان کی وجہ سے سنگین اور تقریباً جان لیوا واقعات بھی پیش آچکے ہیں۔ متعلقہ حکام سے بار بار درخواست کرنے کے باوجود سیکوریٹی انتظامات کے جائزے اور نئی گاڑیاں فراہم کرنے کے لیے کوئی موثر قدم نہیں اٹھایا گیا۔ خط میں کہا گیا کہ جموں و کشمیر کی موجودہ سیکوریٹی صورتحال اور نائب وزیر اعلیٰ کے دور دراز اور حساس علاقوں کے مسلسل دوروں کے پیش نظر مکمل اور قابلِ اعتماد سیکوریٹی کے بغیر ان کی نقل وحرکت ایک بڑا خطرہ بن سکتی ہے۔

نیتا ایم امبانی کو کلنگا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز کے باوقار انسان دوست ایوارڈ سے نوازہ گیا

بھوونیشور۔: ریلائنس فاوڈیشن کا چیئر پرسن محترمہ نیتا ایم امبانی کو بھونیشور، اڈیشہ میں کلنگا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز کی طرف سے باوقار انسان دوستی ایوارڈ 2025 سے نوازہ گیا۔ انہیں یہ اعزاز سری لنکا سے نوبل انعام یافتہ پروفیسر موہن مناسنگھے اور کلینگا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز (KISS)، کے آئی آئی ٹی اور کے آئی ایم ایس کے بانی ڈاکٹر اچیوتا سامنتا نے ان کے شاندار انسانی اقدامات اور سماجی ترقی میں خاص طور پر تعلیم، کھیلوں، صحت کی دیکھ بھال، دیہی تبدیلی اور خواتین کی ثقافت، خواتین کو بااختیار بنانے کے حوالے سے نمایاں خدمات کے اعتراف میں پیش کیا۔ تقریب میں 000,40 قبائلی طلباء نے شرکت کی جنہوں نے اپنے روایتی رقص اور پیشکشوں کے ساتھ مسز امبانی کا پرتپاک استقبال کیا۔

وزیر خارجہ نے مشرق وسطی کے تنازع کو ختم کرنے کے لیے بات چیت کی ضرورت پر تبادلہ خیال کیا: وزارت خارجہ

نئی دہلی: وزارت خارجہ کے سرکاری ترجمان رندھیر جیسوال نے منگل کو کہا کہ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے یورپی یونین کے اعلیٰ نمائندے اور نائب صدر کجا کالس کی دعوت پر برسلز کا دورہ کیا۔ جیسوال نے مغربی ایشیا میں حالیہ پیش رفت پر بین وزارتی بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رہنماؤں نے بحران کو ختم کرنے کے لیے بات چیت کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے وزیر خارجہ نے برسلز کا دورہ کیا۔ انہیں یورپی یونین کے اعلیٰ نمائندے اور نائب صدر، کاجا کالس نے یورپی یونین کی خارجہ امور کی کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لیے مدعو کیا تھا۔ میٹنگ میں، ہندوستان۔ یورپی یونین تعلقات پر تبادلہ خیال کرنے کے علاوہ، انہوں نے اور یورپی یونین کے دیگر وزراء، یورپی یونین کے مختلف ممالک کے وزرائے خارجہ، خاص طور پر عالمی سطح پر اس کے توانائی کے چیلنجوں سمیت عالمی صورتحال، توانائی کے چیلنجوں پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ اس خاص تنازعہ کو جلد از جلد ختم کرنے کے لیے مکالمے اور سفارت کاری کی ضرورت پر زور دیا۔ جے شنکر دوروزہ دورے پر برسلز گئے تھے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، انہوں نے کہا، برسلز کا ایک نتیجہ خیز دورہ مکمل کیا، یوروپی یونین کی کونسل صدور انتونیو کوسٹا اور یوروپی کمیشن کی ارسلا وون ڈیر لائن کے ساتھ ملاقات۔ اس کے علاوہ یوروپی یونین کے ہم منصبوں سے بھی ملاقات کی اور بہت سے نمائندوں سے الگ الگ بات چیت کی۔ جے شنکر نے کہا کہ انہوں نے دس اہم نکات پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے تبادلہ خیال کیا: آزاد تجارتی معاہدے (FTA) کو حتمی شکل دینا ہندوستان یوروپی یونین تعلقات میں ایک اہم موڑ کی نمائندگی کرتا ہے۔ نہ صرف اس کی زبردست اقتصادی صلاحیت کو کھولے گا بلکہ ہماری مصروفیت کی اسٹریٹجک نوعیت کا بھی اظہار کرے گا۔ زمینی سطح پر ایف ٹی اے کے فوائد کا ادراک کرنے کے لیے، دونوں فریقوں کو تجارت اور سرمایہ کاری کے فروغ سمیت عملی سرگرمیوں میں ایک دوسرے کی فعال طور پر مدد کرنی چاہیے۔ تجارتی اور ٹیکنالوجی کونسل (TTC) کو اہم اور جدید ٹیکنالوجیز میں تعاون کی سہولت فراہم کرنے کے لیے اپ گریڈ اور دوبارہ تیار کیا جاسکتا ہے۔ سپلائی چینز کو خطرے سے دوچار کرنا اور لچک کو بڑھانا مشترکہ مقاصد ہیں۔ ایف ٹی اے اس مقصد کے لیے گہرے کاروباری روابط کی حوصلہ افزائی کرے گا۔ مہارتوں کی نقل وحرکت اور ٹیلنٹ کا بہاؤ بہت اہم ہے۔ ہندوستان میں لیگل گیٹ وے آفس کا قیام قابل ذکر ہے۔ ہندوستان میں عالمی قابلیت کے مراکز (GCCs) کو فروغ دینے میں ہماری مشترکہ دلچسپی ہے۔ سیکیورٹی اور دفاعی شراکت داری کو آگے بڑھایا جائے گا۔

بنگال میں چیف سیکریٹری، داخلہ سیکریٹری

ڈی جی پی اور کولکاتا کے پولیس کمشنر کا تبادلہ

الیکشن کمیشن کے اقدام پر تنقیدیں، سماجوادی پارٹی نے یاددہانی کرائی کہ انتخابات سے قبل وہیں کے افسر بدلے جاتے ہیں جہاں بی جے پی اقتدار میں نہ ہو اتوار کی شام ۴/ بجے مغربی بنگال سمیت ۵/ ریاستوں میں اسمبلی الیکشن کیلئے تاریخوں کا اعلان کرنے کے بعد الیکشن کمیشن نے راتوں رات ریاست کے چیف سیکریٹری، ہوم سیکریٹری، ڈی جی پی اور کولکاتا کے کمشنر کے تبادلہ کا حکم جاری کردیا اور ہدایت دی کہ مذکورہ افسران کولکاتا کے انتخابی عمل سے دور رہیں گے۔ واضح رہے کہ انتخابات کی تاریخوں کے اعلان کے بعد الیکشن کمیشن کے ذریعہ افسران کے تبادلے عام بات ہے مگر اس طرح بڑے پیمانے پر اور ریاست کے سب سے سینئر افسران کے تبادلے کی مثال ماضی میں نہیں ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ الیکشن کمیشن کی نیت پر شبہ کا اظہار کیا جارہا ہے اور اپوزیشن نے اس پی جے پی کی ایما پر کام کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ الیکشن کمیشن نے مغربی بنگال کی چیف سیکریٹری نندنی چکرورتی کو ہٹا کر دشمنیت نریالہ کو یہ ذمہ داری سونپی ہے۔ اسی طرح جگدیش پرساد مینا کو ہٹا کر الیکشن کمیشن نے سنگ مترا گھوش کو مغربی بنگال کا ہوم سکریٹری بنادیا ہے۔ ڈی جی پی پیوش پانڈے اور کولکاتا کے پولیس کمشنر سپرتیم سرکار کو ہٹا کر سدھ ناتھ گپتا اور اجے کمار نند کو ڈی جی پی اور پولیس کمشنر کے عہدے پر فائز کیا ہے۔ الیکشن کمیشن کے ذریعہ کئے گئے ان تبادلوں پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے ممتا بنرجی نے کہا ہے کہ ''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کس کو تعینات کرتے ہیں، وہ ہمارے لئے ہی کام کریں گے، وہ سب بنگال کیلئے کام کریں گے۔ کولکاتا میں عوامی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے الیکشن کمیشن کا نام لئے بغیر کہا کہ ''سب کچھ بدل دیں مگر آپ ریاست میں حکومت نہیں بدل سکیں گے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے راتوں رات کئے گئے تبادلے پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ''انہوں نے آدھی رات کو ریاستی حکومت سے مشورہ کئے بغیر چیف سیکریٹری نندنی چکرورتی، جو ایک بنگالی خاتون ہیں کو ہٹادیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کتنے خواتین مخالف ہیں۔'' وزیر اعلیٰ نے بنگالی وقار کا معاملہ بھی بنانے کی کوشش کی اور کہا کہ ''ہمارے ہوم سیکریٹری اب غیر بنگالی ہیں۔ یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ انہیں بنگال کے باصلاحیت افسران سے کتنی نفرت ہے۔

پاکستانی ماہی گیروں کیلئے فرشتہ ثابت ہوئے ہندوستانی بحریہ کے جوان

اس کیلئے بحریہ، سمندری ایجنسیوں اور سفارتی ذرائع سمیت متعلقہ حکام کے ساتھ تال میل قائم کیا جارہا ہے۔

ہندوستانی بحریہ نے بحیرۂ عرب میں پھنسے 8 پاکستانی ماہی گیروں کی جان بچا کر انسانیت کا بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ واقعہ 15 مارچ کا ہے جب یہ پاکستانی ماہی گیر عمان واقع دقم بندرگاہ سے تقریباً 170 ناٹیکل میل مشرق میں ایک لائف رافٹ پر پھنسے ہوئے پائے گئے۔ یہ ریسکیو آپریشن ہندوستانی بحریہ کے جنگی جہاز آئی این ایس سورت کے ذریعہ انجام دیا گیا، جو اس وقت مغربی ایشیا میں بڑھتی کشیدگی کے درمیان علاقائی سیکورٹی کارروائیوں کے تحت خلیج عمان اور مغربی بحیرۂ عرب میں تعینات ہے۔ ذرائع سے ملی جانکاری کے مطابق یہ پاکستانی ماہی گیر پہلے 14 افراد پر مشتمل ایک گروہ کا حصہ تھے، جو پاکستانی ماہی گیری کشتی 'اسلامی' پر سوار تھے۔ یہ کشتی 24 فروری کو ایران کے ساحل سے روانہ ہوئی تھی۔ بچاؤ سے تقریباً 10 دن قبل کشتی کے انجن روم میں آگ لگ گئی تھی۔ اس حادثے میں 6 افراد اندر پھنس گئے اور باہر نہیں نکل سکے۔ زندہ بچ جانے والے 8 ماہی گیروں کو 11 مارچ کو ایک کم بلندی پر پرواز کرنے والے طیارے نے دیکھا۔ اس کے بعد ایک کشتی ان کے پاس پہنچی اور انہیں ایک لائف رافٹ اور کھانے پینے کا سامان فراہم کیا۔ یہ ماہی گیر اسی لائف رافٹ پر سمندر میں تیرتے رہے، جب تک کہ آئی این ایس سورت نے انہیں بچا نہیں لیا۔ بچاؤ کے بعد تمام پاکستانی ماہی گیروں کو آئی این ایس سورت پر لایا گیا، جہاں آخری خبر ملنے تک انہیں رکھا گیا تھا۔ بچائے گئے ماہی گیروں کو کسی بندرگاہ پر اتارنے کا عمل جاری ہے۔ اس کے لیے بحریہ، سمندری ایجنسیوں اور سفارتی ذرائع سمیت متعلقہ حکام کے ساتھ تال میل قائم کیا جارہا ہے۔ چونکہ یہ تمام ماہی گیر پاکستانی ہیں، اس لیے متعلقہ غیر ملکی حکام سے بھی رابطہ کیا جارہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ہندوستانی بحریہ وقتاً فوقتاً بحیرۂ عرب میں پھنسے لوگوں کو بچاتی رہتی ہے۔ ایک میڈیا رپورٹ کے مطابق ہندوستانی بحریہ نے مارچ 2024 اور اپریل 2025 کے درمیان مختلف آپریشنز کے دوران پاکستانی ماہی گیروں کی جان بچائی ہے۔ بحریہ نے صومالی قزاقوں سے 23 پاکستانی شہریوں کو بچایا تھا اور ایک دوسرے آپریشن میں زخمی پاکستانی ماہی گیر کو طبی امداد فراہم کی۔ اب 15 مارچ 2026 کو بحریہ نے 8 پاکستانی ماہی گیروں کو بچایا ہے۔ ان کامیاب کارروائیوں کے بعد پاکستانی شہریوں نے ہندوستانی بحریہ کا شکریہ ادا کیا ہے۔

'مودی حکومت کے دعوے جھوٹے: ملکارجن کھرگے

نئی دہلی: کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھرگے نے مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی کی وجہ سے ملک میں پیدا ہوئے ایل پی جی بحران کا معاملہ راجیہ سبھا میں اٹھایا۔ پیر کو راجیہ سبھا میں بولتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مغربی ایشیا میں جاری تناؤ اور کشیدگی نے پورے ملک میں ایل پی جی کی سپلائی کو متاثر کیا ہے۔ کانگریس صدر کے مطابق آج صورتحال یہ ہے کہ کئی جگہوں پر ایل پی جی کی کمی کے باعث شدید بحران جیسی کیفیت پیدا ہوگئی ہے۔ اس کا اثر غریب اور کمزور طبقات، متوسط طبقے کے خاندانوں، عام گھروں، ریستوراں، ہاسٹل اور تجارتی صارفین پر پڑ رہا ہے۔ ملکارجن کھرگے نے تقریر کے دوران کہا کہ ہندوستان اپنی کل ایل پی جی ضروریات کا تقریباً 60 فیصد درآمد کرتا ہے۔ اس میں سے بھی تقریباً 90 فیصد درآمد 'آبنائے ہرمز' کے راستے ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے موجودہ حالات گھریلو دستیابی اور قیمتوں کے استحکام دونوں کے لیے شدید تشویش کا باعث بن گئے ہیں۔ ملک کے تقریباً ہر حصے میں اس کا اثر دیکھا جارہا ہے، گھروں میں لوگ پریشان ہیں۔

عید ۲۰۲۶ء سے قبل حیدرآباد میں خشک میوہ جات کی قیمتوں میں اضافہ قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے فروخت متاثر ہورہی ہے

حیدرآباد: مغربی ایشیا میں جاری تنازعات کی وجہ سے سپلائی چین میں رکاوٹ کی وجہ سے 2026 میں عید کی تقریبات سے قبل حیدرآباد میں خشک میوہ جات کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اخروٹ، کشمش اور پستہ جیسے خشک میوہ جات بھی سپلائی چین کے مسائل سے نمایاں طور پر متاثر ہوئے ہیں۔ حیدرآباد میں عید 2026 سے قبل خشک میوہ جات کی قیمتوں میں 20.30 فیصد اضافہ دیکھا گیا ہے۔ تاجروں کے مطابق شہر میں خشک میوہ جات کی قیمتوں میں 20-30 فیصد اضافہ ہوا۔ قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے فروخت متاثر ہورہی ہے۔ پستہ کی قیمت 1900 سے بڑھ کر 2300 روپے فی کلو، کالی کشمش 250 روپے سے بڑھ کر 450 روپے، سبز کشمش 550 روپے سے بڑھ کر 700 روپے، شاہ جیرا 900 سے بڑھ کر 1200 روپے اور خشک خوبانی 200 روپے سے بڑھ کر 350 روپے فی کلو ہوگئی۔ عید کب ہے؟ عید الفطر اسلامی قمری کیلنڈر کے 10 ویں مہینے شوال کی پہلی تاریخ کو منائی جاتی ہے۔ تقریبات کا آغاز مساجد اور عیدگاہوں میں نماز ادا کرنے کے بعد ہوتا ہے۔ ہلال کا چاند نظر آنے کی بنیاد پر حیدرآباد اور ہندوستان کے دیگر حصوں میں عید الفطر 20 یا 21 مارچ کو منائی جائے گی۔ چونکہ عید 2026 میں صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں، خشک میوہ جات کی قیمتوں میں اضافہ حیدرآباد کے باشندوں کی جیبوں پر اثر انداز ہونے والا ہے، کیونکہ یہ تہوار پر دودھ، کھجور اور خشک میوہ جات سے تیار کی جانے والی ایک خاص ڈش شیر خورما کے اہم اجزاء ہیں۔ اس دوران 19 مارچ کو چاند نظر آنے کی صورت میں عید 20 مارچ کو منائی جائے گی۔ دوسری صورت میں، یہ 21 مارچ کو ہوگا۔ مارچ 19 کو صدر مجلس علمائے دکن کی مرکزی رویت ہلال کمیٹی جسے چاند دیکھنے کی کمیٹی بھی کہا جاتا ہے، عید الفطر کی تاریخ کے تعین کے لیے اپنا ماہانہ اجلاس بلائے گی۔

ہند، روس کا اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں اصلاحات پر تبادلہ خیال

نئی دہلی: اقوام متحدہ کے معاملات پر ہندوستان-روس مشاورت کا ساتواں دور 17 مارچ 2026 کو نئی دہلی میں منعقد ہوا، جس میں کلیدی کثیر الجہتی مسائل پر دونوں ممالک کے درمیان مسلسل تال میل کی تصدیق کی گئی۔ وزارت خارجہ امور نے ایک پریس ریلیز میں کہا کہ ہندوستانی وفد کی قیادت وزارت خارجہ میں سکریٹری (مغرب) سبی جارج کررہے تھے، جبکہ روسی وفد کی قیادت روسی فیڈریشن کے نائب وزیر خارجہ الیگزینڈر علیموف کررہے تھے۔ مشاورت کے دوران، دونوں فریقوں نے ایک دوسرے کو اقوام متحدہ میں اپنی اپنی ترجیحات سے آگاہ کیا، جو کثیر الجہتی تعاون کو مضبوط بنانے میں مشترکہ دلچسپی کی عکاسی کرتا ہے۔ وزارت خارجہ امور نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان بات چیت اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ایجنڈے کے اہم مسائل پر مرکوز رہی، بشمول انسداد دہشت گردی، امن قائم کرنے کی کارروائیاں، اور سلامتی کونسل کی طویل عرصے سے زیر التوا اصلاحات۔ میٹنگ میں، ہندوستان نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں جامع اصلاحات کی ضرورت کا اعادہ کیا، ادارہ کو مزید نمائندہ اور موثر بنانے کے لیے، جب کہ روس نے عالمی سلامتی کے چیلنجوں پر مربوط کوششوں کی اہمیت پر زور دیا۔ دونوں اطراف نے جاری علاقائی اور عالمی پیشرفت پر بھی تبادلہ خیال کیا، ہم آہنگی کے شعبوں کے ساتھ ساتھ باہمی خدشات کو بھی اجاگر کیا۔ میٹنگ نے نئی دہلی اور ماسکو کے درمیان پائیدار اسٹریٹجک شراکت داری اور بین الاقوامی پلیٹ فارمز پر قریبی مصروفیت کو برقرار رکھنے کے لیے ان کے عزم پر زور دیا۔

منوسمرتی کے مطابق ملک چلانے کی سوچ قوم کی یکجہتی کیلئے زہر

امریکی سفارشات کے بعد آرایس ایس کے خلاف پابندی سمیت مختلف اقدامات پر غور کرنے کا کانگریس کا بیان

نئی دہلی: (ایجنسیز) کانگریس نے امریکی کمیشن کی سفارشات کا حوالہ دیتے ہوئے آرایس ایس پر تنقید کی۔ پارٹی نے کہا کہ آئین کی مخالفت اور منوسمرتی کے مطابق ملک چلانے کی سوچ قوم کی یکجہتی کے لیے زہر ہے۔ کانگریس نے ایک ایکس پوسٹ میں امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی کی ایک سفارش کا حوالہ دیتے ہوئے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آرایس ایس) پر سخت تنقید کی ہے۔ پارٹی نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ اس امریکی کمیشن نے امریکی حکومت کو سفارش کی ہے کہ آرایس ایس کے خلاف پابندی سمیت مختلف اقدامات پر غور کیا جائے۔ کانگریس کے مطابق امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی نے اپنی سفارش میں کہا ہے کہ آرایس ایس مذہبی آزادی کے لیے خطرہ بن سکتی ہے۔ پوسٹ میں دعویٰ کیا گیا کہ کمیشن نے امریکی انتظامیہ کو یہ مشورہ بھی دیا ہے کہ آرایس ایس کے ارکان کے امریکہ میں داخلے پر پابندی لگانے اور تنظیم سے وابستہ افراد کے اثاثوں کے خلاف کارروائی جیسے اقدامات پر غور کیا جائے۔ پارٹی نے اپنی پوسٹ میں اس بات پر زور دیا کہ یہ سفارشات ایک امریکی سرکاری ادارے کی جانب سے سامنے آئی ہیں۔ کانگریس کے مطابق کمیشن نے اپنی رپورٹ میں مذہبی آزادی سے متعلق خدشات کا ذکر کرتے ہوئے ایسے اقدامات کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ کانگریس نے اس معاملے کو تاریخی پس منظر سے بھی جوڑتے ہوئے یاد دلایا کہ مہاتما گاندھی کے قتل کے بعد اس وقت کے وزیر داخلہ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے آرایس ایس پر پابندی عائد کی تھی۔ پوسٹ میں کہا گیا کہ اس وقت حکومت نے ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی اور حالات کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا تھا۔ اپنی پوسٹ میں کانگریس نے آرایس ایس کے نظریاتی مؤقف پر بھی تنقید کی۔ پارٹی نے کہا کہ جو تنظیم آئین کی مخالفت کرتی ہے اور ملک کو منوسمرتی کے مطابق چلانے کی وکالت کرتی ہے وہ اس قوم کی یکجہتی اور بھائی چارے کے لیے زہر ہے۔ کانگریس کے مطابق ہندوستان کا آئینی ڈھانچہ اور جمہوری نظام ہی ملک کے اتحاد اور تنوع کی بنیاد ہے۔ واضح رہے کہ امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی ایک آزاد ادارہ ہے جو دنیا کے مختلف ممالک میں مذہبی آزادی کی صورت حال کا جائزہ لے کر امریکی حکومت کو سفارشات پیش کرتا ہے۔ تاہم اس ادارے کی سفارشات پر عمل کرنا یا نہ کرنا امریکی حکومت کے اختیار میں ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ امریکا کے ادارے یوایس سی آئی آر ایف نے اپنی تازہ رپورٹ میں بھارت میں مذہبی آزادی کی صورتحال پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے عالمی سطح پر ایک اہم مسئلہ قرار دیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارت میں مذہبی اقلیتوں کے خلاف تشدد، امتیازی قوانین اور سماجی دباؤ میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے جس کے باعث مسلمانوں، عیسائیوں اور دیگر اقلیتوں کو عدم تحفظ کا سامنا ہے۔ کمیشن نے اپنی رپورٹ میں پہلی بار ہندو قوم پرست تنظیم آرایس ایس اور خفیہ ایجنسی را کے خلاف سخت اقدامات کی سفارش کی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ان اداروں کے مبینہ کردار کے باعث امریکا کو ان کے اثاثے منجمد کرنے اور ذمہ دار افراد پر سفری پابندیاں عائد کرنے پر غور کرنا چاہیے۔ رپورٹ میں یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ ہندو انتہا پسند ہجوم کی جانب سے مسلمانوں اور عیسائیوں پر حملوں کے واقعات سامنے آئے ہیں جبکہ کئی مواقع پر ریاستی اداروں کی جانب سے مؤثر کارروائی نہیں کی گئی۔

اکھلیش یادو نے بھی کانشی رام کیلئے بھارت رتن کا مطالبہ کیا

ایس پی سربراہ نے کہا کہ جو لوگ کانشی رام کے راستے پر چلتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ انہیں بھارت رتن سے نوازا جائے

لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے بعد اب سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے سربراہ اکھلیش یادو نے بھی بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کے بانی کانشی رام کو 'بھارت رتن' سے نوازنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا کہ ''کانشی رام اور سماجوادی پارٹی نے ایک وقت میں مل کر ملک کو نئی سمت دی تھی۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ آپ کو یاد ہوگا کہ اس وقت نیتاجی (ملائم سنگھ یادو) اور بہوجن سماج پارٹی کے لیڈر کانشی رام جی نے مل کر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کا مقابلہ کیا تھا اور اسے شکست دی تھی۔ اس کے بعد سے ہی بی جے پی اپنے ہر پروگرام میں بابا صاحب امبیڈکر کی تصویر لے کر آئی۔ اکھلیش یادو نے پارلیمنٹ کے احاطے میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ''جو لوگ کانشی رام جی کے راستے پر چلتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ کانشی رام جی کو بھارت رتن سے نوازا جائے۔ ہم بھی اس مطالبے کی حمایت کررہے ہیں۔'' اکھلیش یادو سے قبل کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے اتوار کو وزیر اعظم نریندر مودی کو خط لکھ کر کانشی رام کو 'بھارت رتن' دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر خط کی کاپی شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ ''ہندوستانی حکومت سے سماجی انصاف کے عظیم علمبردار اور بہوجن شعور کے رہنما کانشی رام جی کو بھارت رتن سے نوازنے کا مطالبہ کرتا ہوں۔'' کانگریس رہنما نے اپنی پوسٹ میں پی ایم او کو ٹیگ کرتے ہوئے مزید لکھا کہ ''یہ اعلیٰ ترین قومی اعزاز کانشی رام جی کے ساتھ ساتھ اس پوری تحریک کو ایک خراج عقیدت ہوگا جس نے کروڑوں بہوجنوں کو ان کے حقوق، حصہ داری اور خودداری کی راہ دکھائی۔ اس مطالبے کیلئے پی ایم او انڈیا کو میرا خط ہے۔'' انہوں نے کانشی رام کو ایک عظیم سماجی مصلح قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے پسماندہ اور محروم طبقات کو سیاسی طور پر بیدار کرنے میں تاریخی کردار ادا کیا ہے۔

اندوہناک سڑک حادثے میں باپ بیٹی فوت

اتوار کی رات امراوتی شہر میں پیش آئے ایک ہولناک سڑک حادثے میں باپ بیٹی کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جبکہ دوسری لڑکی شدید زخمی ہوئی ہے

اتوار کی رات امراوتی شہر میں پیش آئے ایک ہولناک سڑک حادثے میں باپ بیٹی کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جبکہ دوسری لڑکی شدید زخمی ہوئی ہے۔ حادثہ اس وقت پیش آیا جب تیز رفتار کار نے پیچھے سے دو پہیہ گاڑی کو ٹکر ماردی۔ حادثے کے بعد کار ڈرائیور موقع سے فرار ہوگیا۔ اطلاع کے مطابق مایا نگر علاقہ کے رہنے والے گجانن شری رام ماکوڑے اپنی دو بیٹیوں سپنا ماکوڑے اور پرینکا ماکوڑے کو دو پہیہ گاڑی پر ٹریول اسٹاپ پر چھوڑنے کیلئے گھر سے نکلے تھے۔ اسی دوران شہر کے اولڈ بائی پاس روڈ پر آنند ماربل فیکٹری کے سامنے ان کی موٹر سائیکل کو پیچھے سے آنے والی تیز رفتار کار نے ٹکر ماردی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ موٹر سائیکل پر سوار تینوں لوگ ۵۰/ سے ۶۰/ فٹ دور جا گرے اور اُن میں دو کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی راجا پیٹھ تھانے کی موبائل ٹیم فوراً موقع پر پہنچی اور مقامی لوگوں کی مدد سے زخمیوں کو فوری طور پر ڈسٹرکٹ جنرل اسپتال میں داخل کروایا۔ تاہم جانچ کے بعد ڈاکٹروں نے سپنا ماکوڑے اور اس کے والد گجانن ماکوڑے کو مردہ قرار دے دیا۔ چونکہ پرینکا ماکوڑے کی حالت تشویشناک ہے، اس لئے اُسے مزید علاج کیلئے نجی اسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ عینی شاہدین کے مطابق کار میں دو نوجوان سوار تھے اور شبہ ہے کہ وہ دونوں نشے کی حالت میں

تھے۔ اب بات یہ ہے کہ حادثے کے بعد کار کی تلاشی لینے پر شراب اور بیئر کی بوتلیں بھی پائی گئیں۔ تصادم کے بعد دونوں نوجوان گاڑی چھوڑ کر موقع سے فرار ہوگئے۔ راجا پیٹھ پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کرلیا گیا ہے اور فرار ڈرائیور کی تلاش جاری ہے۔ اس حادثے سے علاقے میں غم وغصہ ہے، اور علاقے کے شہری کا مطالبہ ہے کہ شرابی نوجوانوں کو تلاش کر کے ان کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے۔ [illegible] براہ راست [illegible] بلڈانہ ضلع کے کھامگاؤں میں واقع شیوانگی بیکرز پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کو 'پارلے جی' بسکٹ گیس کی شدید قلت کے باعث تیار کرنا مشکل ہوگیا ہے۔ کمپنی گزشتہ جمعرات سے بند ہے اور کمپنی کا بھاری مالی نقصان ہورہا ہے۔ اس سے سیکڑوں مزدوروں کے روزگار کا مسئلہ کھڑا ہوگیا ہے۔ بتادیں کہ شیوانگی بیکرس بنیادی طور پر کریم اور گلوکوز بسکٹ تیار کرتے ہیں۔ یہاں بسکٹ بنانے والے اوون مکمل طور پر گیس سے چلتے ہیں۔ تاہم جنگی بحران کے باعث کمرشل گیس کی سپلائی محدود کردی گئی ہے۔ نتیجتاً، کمپنی اپنی ضرورت کے مطابق لگنے والی گیس سے محروم ہوگئی ہے۔ گلوکوز اوون سمیت تمام پیداواری عمل کو روکنا پڑا۔ کمپنی میں تقریباً ۵/ سو ملازمین ہیں، فیکٹری بند ہونے سے ان مزدوروں کے خاندانوں کیلئے مالی مشکلات پیدا ہونے کا امکان ہے۔ دریں اثنا، کھامگاؤں میں شیوانگی بیکرز کمپنی کے ڈائریکٹر ابھے اگروال نے اس پر مسئلے پر بات کرتے ہوئے بتایا کہ ''ہمارا پلانٹ ۱۱/ مارچ سے بند ہے۔ ہمیں روزانہ ۳/ ٹن گیس کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن ۱۱/ تاریخ سے ہمیں گیس نہیں مل رہی جس کی وجہ سے ہمارے دونوں پروڈکشن بند ہوگئے ہیں۔ میرے پاس ۵/ سو کے قریب ملازم کام کرتے ہیں۔ روزانہ ۸۰/ ٹن بسکٹ تیار ہوتے تھے۔ اس میں سے ۶۰/ ٹن گلوکوز اور ۲۰/ ٹن کریم بسکٹ تیار کئے جاتے تھے۔ ہماری کمپنی کی کوششیں جاری ہیں بسکٹ ضروری خدمات ہیں اس لئے ہم ضلع انتظامیہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمیں گیس فراہم کریں۔

ہریانہ میں راجیہ سبھا انتخاب 'چوری' کرنے سے متعلق بی جے پی کی سازش ناکام ہوگئی

دیپیندر ہڈا کا کہنا ہے کہ بی جے پی کی جانب سے 'رات کی تاریکی' میں جمہوریت کا قتل کرنے کی واضح کوشش ہوئی۔ پہلے لالچ اور دھمکی کے ذریعہ اور پھر ریٹرننگ آفیسر کے دفتر کا استعمال کرکے

ہریانہ سے راجیہ سبھا کی 2 سیٹوں کے لیے 16 مارچ کو ووٹنگ ہوئی، جس میں کافی ہنگامہ دیکھنے کو ملا۔ پیر کی شب تقریباً 2 بجے اسمبلی احاطہ میں ماحول انتہائی گرم رہا نظر آیا، اور جب بی جے پی حامی آزاد امیدوار ستیش ناندل سے کانٹے کے مقابلہ میں کانگریس امیدوار کرم ویر بودھ کو کامیاب قرار دیا گیا، تو کانگریس لیڈران و کارکنان نے راحت کی سانس لی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ بی جے پی نے آزاد امیدوار کو جیت دلانے کے لیے پورا زور لگا دیا تھا اور کانگریس کے کچھ ووٹوں پر اعتراض بھی ظاہر کر دیا تھا۔ کچھ کانگریس اراکین اسمبلی نے مبینہ طور پر کراس ووٹنگ بھی کی، اس لیے کانگریس میں تشویش کی لہر دوڑ گئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ کانگریس امیدوار کی فتح کے بعد کچھ لیڈران جذباتی بھی نظر آئے۔ روہتک سے کانگریس رکن اسمبلی بی بی بترا اور شاہ آباد کے رکن اسمبلی رام کرن کالا تو خوشی سے رو پڑے۔ اب اس پورے معاملہ میں ہریانہ سے کانگریس رکن پارلیمنٹ دیپیندر سنگھ ہڈا نے آج پریس کانفرنس کر پارٹی کا موقف سامنے رکھا ہے۔ انھوں نے کہا کہ کانگریس نے ہریانہ میں راجیہ سبھا انتخاب چرانے سے متعلق بی جے پی کی سازش کو ناکام بنا دیا ہے۔ بی جے پی نے دھمکی، دباؤ اور لالچ جیسے تمام ہتھکنڈے استعمال کیے، لیکن کانگریس کے اراکین اسمبلی نے ان کوششوں کو ناکام کر دیا۔ انھوں نے

الزام عائد کیا کہ ریٹرننگ آفیسر بھی جانبدار تھا اور آخری لمحہ تک کانگریس امیدوار کو ہرانے کی کوشش کرتا رہا۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ کا کہنا ہے کہ یہ بی جے پی کی جانب سے 'رات کی تاریکی' میں جمہوریت کا قتل کرنے کی واضح کوشش تھی۔ پہلے لالچ اور دھمکی کے ذریعہ اور پھر ریٹرننگ آفیسر کے دفتر کا استعمال کرکے۔ اس پریس کانفرنس میں دیپیندر ہڈا کے علاوہ کانگریس ایس سی ڈپارٹمنٹ کے چیئرمین راجندر پال گوتم بھی موجود تھے۔ انھوں نے بھی بی جے پی کو جمہوریت کے لیے خطرناک قرار دیا اور کہا کہ برسراقتدار طبقہ نے اپنا پورا زور لگایا، لیکن آخر میں جمہوریت کی جیت ہوئی۔ کانگریس لیڈران نے پارٹی صدر ملکارجن کھڑگے اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کو مبارکباد دی کہ انہوں نے ایک عام کارکن کرم ویر بودھ کو نچلی سطح سے اٹھا کر راجیہ سبھا تک پہنچایا۔ انہوں نے بی جے پی کی جانب سے کرم ویر بودھ کو کمزور امیدوار قرار دینے پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہ اس کی ذہنیت کو ظاہر کرتا ہے، کیونکہ بی جے پی والے صرف امیروں اور اونچے طبقات کے امیدوار کو ہی مضبوط سمجھتے ہیں۔ اس موقع پر راجندر پال گوتم نے کہا کہ ''مجھے بے حد خوشی ہے کہ کانگریس کی قیادت نے ایک سچے امبیڈکروادی کو راجیہ سبھا کا امیدوار بنایا۔ بی جے پی کے تمام لیڈران کرم ویر بودھ جی کو ایک کمزور امیدوار بتا رہے تھے، کیونکہ بی جے پی کے لیے پیسے والے لوگ ہی مضبوط ہیں۔'' ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ کانگریس وہ پارٹی ہے جو ایک عام کارکن کو بھی راجیہ سبھا انتخاب میں لڑا سکتی ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ''جنھیں بی جے پی کے لوگ ایک کمزور امیدوار سمجھ رہے تھے، ان کے لیے میرے پاس پورے ملک سے فون آ رہے تھے۔ لوگ ناراض تھے کہ الیکشن کمیشن بی جے پی کی غلامی کیوں کر رہا ہے؟۔

مرکز کی ایندھن کی وافر دستیابی کی یقین دہانی؛ پی این جی مہم اور ذخیرہ اندوزی کے خلاف کارروائی تیز

نئی دہلی: حکومت نے منگل کو دعویٰ کیا ہے کہ ملک میں ایندھن کی کوئی کمی نہیں ہے، ریفائنریاں اپنی پوری صلاحیت سے کام کر رہی ہیں اور پیٹرول، ڈیزل اور ایل پی جی کی وافر سپلائی دستیاب ہے۔ اس کے ساتھ ہی حکومت نے متبادل ایندھن کو فروغ دینے اور مغربی ایشیا کی بدلتی ہوئی صورتحال پر گہری نظر رکھنے کی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ میڈیا بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے حکام نے کہا کہ خام تیل کی سپلائی مستحکم ہے۔ ایک اہلکار نے بتایا، "خام تیل کی دستیابی معمول کے مطابق ہے۔ ہماری ریفائنریاں اعلیٰ ترین سطح پر کام کر رہی ہیں۔ ریٹیل آؤٹ لیٹس پر کوئی کمی نہیں ہے۔" صارفین کو یقین دلاتے ہوئے حکومت نے مزید کہا کہ پیٹرول اور ڈیزل کافی مقدار میں دستیاب ہیں، جبکہ ایل پی جی کی مانگ پر دباؤ کم کرنے کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اہلکار نے کہا، "قدرتی گیس کے معاملے میں، حکومت تجارتی ایل پی جی صارفین کو پی این جی پر منتقل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ گیس اتھارٹی آف انڈیا نے پہلے ہی تمام سی جی ڈی کمپنیوں سے ملاقات کر لی ہے۔" اس کے علاوہ آئی جی ایل اور گیل جیسی کمپنیوں نے پی این جی کو فروغ دینے کے لیے مراعات کا اعلان کیا ہے۔ انفراسٹرکچر میں تیزی لانے کے لیے مرکز نے ریاستوں سے کہا ہے کہ پائپ لائن بچھانے کی منظوری 24 گھنٹے میں دی جائے اور روڈ ریسٹوریشن چارجز معاف کیے جائیں۔ ذخیرہ اندوزی کے خلاف کارروائی کے بارے میں بتاتے ہوئے حکام نے کہا کہ حالیہ دنوں میں 12,000 سے زائد چھاپے مارے گئے ہیں اور تقریباً 15,000 ایل پی جی سلنڈر ضبط کیے گئے ہیں۔ دہلی میں 600 سلنڈر ضبط ہوئے جبکہ اتر پردیش میں 10 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ بحری محاذ پر حکام نے کہا کہ ہمارے تمام جہاز محفوظ ہیں اور گزشتہ 24 گھنٹوں میں 161 ہندوستانی ملاحوں کو واپس لایا گیا ہے۔ علیحدہ طور پر، وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ حکومت مغربی ایشیا اور خلیجی خطے کی صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے اور ہندوستانی کمیونٹی کی حفاظت ہماری اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وزیر خارجہ، جو اس وقت برسلز میں ہیں،

مرکزی حکومت نے شروع کی وقت بچانے والی 2 'اسپیڈ پوسٹ خدمات'، تاخیر کی صورت میں 'منی بیک گارنٹی'

مرکزی وزیر مواصلات جیوترادتیہ سندھیا نے محکمہ ڈاک کی نئی پریمیم سروسز کی شروعات کی ہے۔ یہ 24 اور 48 گھنٹوں پر مشتمل 2 خدمات ہیں جو صارفین کے لیے بہت مفید ثابت ہوں گے۔ ان سروسز کو 3 زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے، اور اس کے نام '24 اسپیڈ پوسٹ'، '24 اسپیڈ پوسٹ پارسل' اور '48 اسپیڈ پوسٹ' رکھے گئے ہیں۔ ان کا اصل مقصد وقت پر پہنچنے والے ضروری سامان کی ڈیلیوری کو مزید تیز کرنا ہے۔ اس موقع پر مرکزی وزیر برائے مواصلات نے دیسی ڈاک سروس کی خوب تعریف کی۔ انھوں نے کہا کہ انڈیا پوسٹ کے پاس دنیا کا سب سے بڑا اور گہرا نیٹورک ہے۔ ملک کے 5.6 لاکھ گاؤں کی ہر تحصیل اور تعلقہ میں لوگ فیملی کے کسی رکن سے بھی بڑھ کر کسی پر بھروسہ کرتے ہیں، تو وہ دیسی ڈاک سروس ہے۔ ان کے مطابق یہ انڈیا پوسٹ کے لیے ایک نئی شروعات کا لمحہ ہے۔ جیوترادتیہ سندھیا نے بتایا کہ آج ملک کے آخری سرے تک اسمارٹ فون پہنچ چکا ہے۔ ای کامرس کا بازار بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ابھی یہ بازار 11 لاکھ کروڑ روپے کا ہے۔ یہ 2030 تک بڑھ کر 30 لاکھ کروڑ روپے ہونے کی امید ہے۔ سندھیا نے بھروسہ ظاہر کیا کہ ان نئی خدمات سے عام لوگوں اور کاروباریوں کو بہت فائدہ ہوگا۔ ڈاک محکمہ اب جدید ضرورتوں کے حساب سے خود کو بدل رہا ہے۔ اس سروس میں سہولت کے ساتھ ساتھ سیکورٹی کا بھی پورا خیال رکھا گیا ہے۔ اس میں صارفین کو او ٹی پی پر مبنی محفوظ ڈیلیوری، ایس ایم ایس الرٹ اور اینڈ ٹو اینڈ ٹریکنگ کی سہولت ملے گی۔ تجارتی صارفین کے لیے بعد میں ادائیگی، کثیر مقدار میں بکنگ کے لیے مفت پک اپ اور سنٹرلائزڈ بلنگ جیسی سہولیات شامل ہیں۔ ڈاک محکمہ کی ان خدمات کا فائدہ فی الحال ملک کے 6 اہم شہروں میں ملے گا۔ پہلے مرحلہ میں یہ خدمات دہلی، ممبئی، چنئی، کولکاتا، بنگلورو اور حیدرآباد میں دستیاب ہوں گی۔ '24 اسپیڈ پوسٹ سروس' کے تحت اگلے ہی دن یعنی شپمنٹ کی ڈیلیوری فوری اور مدت بند طریقے سے کی جائے گی۔ سب سے خاص بات یہ ہے کہ ڈیلیوری میں تاخیر ہونے پر 'منی بیک گارنٹی' بھی دی جائے گی۔

پارلیمنٹ میں کانگریس ارکان کے اٹھائے کسانوں کے مسائل، بیمہ اسکیم اور احتجاجی پالیسیوں پر سوالات

پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں کارروائی کے دوران کانگریس ارکان نے کسانوں کے مسائل، بیمہ ادائیگی میں تاخیر، راجستھان میں فراڈ اور احتجاجی پالیسیوں پر حکومت سے سخت سوالات کیے

نئی دہلی: لوک سبھا اور راجیہ سبھا، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں آج کارروائی کی پرامن شروعات ہوئی۔ لوک سبھا میں وقفہ سوالات جاری ہے، جبکہ راجیہ سبھا میں فہرست شدہ امور نمٹانے کے بعد وقفہ صفر چل رہی ہے۔ یہ بجٹ اجلاس کے دوسرے حصے کے دوسرے ہفتے کا دوسرا دن ہے۔ کارروائی کے دوران کانگریس کے ارکان نے کسانوں کے مسائل، بیمہ اسکیموں میں تاخیر، مالی بے ضابطگیوں اور احتجاج کے حق جیسے اہم موضوعات پر حکومت کو گھیرنے کی کوشش کی۔ مہاراشٹر کے کسانوں کی صورتحال پر بات کرتے ہوئے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ گووال پاڈوی نے سوال اٹھایا کہ نندوربار جیسے اضلاع میں فصلوں کے نقصان اور مناسب قیمت نہ ملنے کی وجہ سے کسان مشکلات میں ہیں، ایسے میں کیا حکومت وہاں پروسیسنگ یونٹس اور اسٹوریج سہولیات قائم کر رہی ہے تاکہ کسانوں کو یقینی بازار اور بہتر قیمت فراہم ہو سکے۔ وزیر کی جانب سے جواب دیا گیا کہ اگر بیمہ کمپنیوں یا ریاستی حکومت کی طرف سے کلیم کی ادائیگی میں تاخیر ہوتی ہے تو ان پر 12 فیصد جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔ اس پر گووال پاڈوی نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ یہ جرمانہ متاثرہ کسانوں کو دینے کے بجائے ریاستی حکومت کے کھاتوں میں کیوں جمع کیا جاتا ہے اور مطالبہ کیا کہ یہ رقم براہ راست کسانوں کو دی جانی چاہیے۔ اسی دوران راجستھان میں 'پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا' کے تحت فراڈ کا معاملہ بھی ایوان میں اٹھایا گیا۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ مراری لال مینا نے کہا کہ ایک ضلع میں کروڑوں روپے کی بے ضابطگی سامنے آئی ہے جس میں بینکوں اور

بیمہ کمپنیوں کی ملی بھگت کا انکشاف ہوا ہے، اور اس معاملے کو خود ریاست کے وزیر زراعت نے بے نقاب کیا۔ انہوں نے حکومت سے سوال کیا کہ اس معاملے میں کیا کارروائی کی گئی ہے، آئندہ ایسے واقعات کو روکنے کے لیے کیا اقدامات کیے جا رہے ہیں اور ملک کے دیگر حصوں میں اس طرح کی بے ضابطگیاں کہاں کہاں سامنے آئی ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے گزشتہ تین برسوں میں کسانوں کو دی گئی کلیم رقم اور جمع شدہ پریمیم کی تفصیلات بھی طلب کیں۔ راجیہ سبھا میں کانگریس کی رکن پارلیمنٹ رجنی پاٹل نے پرامن احتجاج کے حق پر زور دیتے ہوئے کہا کہ حالیہ عرصے میں نوجوانوں، کسانوں، خواتین کھلاڑیوں اور قبائلی برادریوں نے اپنے مسائل پر آواز اٹھائی، لیکن بعض مواقع پر ان احتجاجات کو سختی سے دبایا گیا اور مظاہرین کو ملک مخالف قرار دے کر کارروائی کی گئی۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ پرامن احتجاج کے تئیں نرم پالیسی اپنائی جائے، پولیس طاقت کا استعمال آخری چارہ کار ہو اور تمام فریقین کے ساتھ بامعنی اور ادارہ جاتی مکالمہ قائم کیا جائے۔ پارلیمنٹ میں کانگریس ارکان کی جانب سے اٹھائے گئے ان سوالات نے کسانوں کی حالت زار، حکومتی اسکیموں کی شفافیت اور جمہوری اقدار کے تحفظ جیسے نکات کو ایک بار پھر مرکز بحث بنا دیا ہے۔

ہریانہ: راجیہ سبھا انتخاب کے بعد کانگریس میں بغاوت

چنڈی گڑھ: ہریانہ کانگریس میں پارٹی لیڈر بھوپیندر سنگھ ہڈا کی قیادت میں راجیہ سبھا انتخابات کے بعد سیاسی ہنگامہ تیز ہو گیا ہے۔ پارٹی کے سرکاری امیدوار کرم ویر سنگھ بودھ کو حمایت دینے کے بجائے پانچ اراکین اسمبلی کی جانب سے کراس ووٹنگ کرنے سے تنظیم میں کھلم کھلا اختلافات سامنے آ گئے ہیں۔ پارٹی ذرائع کے مطابق کانگریس ہائی کمان ان پانچوں اراکین اسمبلی کو نوٹس جاری کرنے کی تیاری میں ہے۔ قائد حزب اختلاف ہڈا نے بھی اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ متعلقہ اراکین کے نام پارٹی اعلیٰ قیادت کو بھیج دیے گئے ہیں اور ان کے خلاف تادیبی کارروائی طے ہے۔ اس دوران کانگریس کو ایک اور جھٹکا دیتے ہوئے قائم مقام ریاستی صدر رام کشن گجر نے پارٹی سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کی اہلیہ شیلی چودھری نارائن گڑھ سے رکن اسمبلی ہیں اور راجیہ سبھا انتخابات کے دوران ان کی موجودگی وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی کے قریبی مانے جانے والے سیاسی سکریٹری ترون بھنڈاری کے ساتھ دیکھی گئی، جس سے سیاسی چہ مگوئیاں مزید تیز ہو گئی ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ شیلی چودھری بھی استعفیٰ دے سکتی ہیں۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو ریاست میں ضمنی انتخاب کی صورتحال پیدا ہو سکتی ہے۔ سیاسی حلقوں میں یہ بھی چرچا ہے کہ پورے واقعے کی اسکرپٹ پہلے ہی لکھی جا چکی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ رام کشن گجر اور شیلی چودھری کو کانگریس کی سینئر رہنما کماری سیلجا کا قریبی مانا جاتا ہے۔ نارائن گڑھ سیٹ وزیر اعلیٰ نائب سینی کا آبائی علاقہ رہی ہے، جہاں سے انہوں نے 2014 میں انتخاب جیت کر رام کشن گجر کو شکست دی تھی۔ راجیہ سبھا انتخابات میں کانگریس کے پانچ اراکین اسمبلی نے پارٹی لائن سے ہٹ کر آزاد امیدوار ستیش ناندل کے حق میں ووٹ دیا۔ ان میں سے چار اراکین ہماچل پردیش میں پارٹی کی نگرانی (باڑا بندی) میں بھی شامل رہے، اس کے باوجود انہوں نے کراس ووٹنگ کی، جس سے کانگریس کی اندرونی یکجہتی پر سوال کھڑے ہو گئے ہیں۔ فی الحال ہریانہ کانگریس میں جاری اس سیاسی ہلچل نے آنے والے دنوں میں مزید بڑی تبدیلیوں کے اشارے دے دیے ہیں۔

ہندوستانی فوج کی 'پونچھ' میں افطار پارٹی، مقامی لوگوں کے ساتھ مل کر روزہ افطار کیا

ماہِ رمضان میں ہندوستانی فوج کی مختلف بٹالین جموں و کشمیر کے زیادہ تر اضلاع میں افطار پارٹی کا اہتمام کر رہی ہے۔ اسی سلسلے میں ہندوستانی فوج کی سرلا بٹالین نے پیر (16 مارچ) کو پونچھ میں افطار پارٹی کا انعقاد کیا تھا۔ اس دوران سینکڑوں روزے داروں نے فوج کے جوانوں کے ساتھ اپنا روزہ کھولا۔ اس موقع پر دیگر مذاہب اور برادریوں سے تعلق رکھنے والے افراد بھی اس میں شریک ہوئے۔ واضح رہے کہ جموں و کشمیر میں پونچھ ضلع ہندوستان-پاکستان لائن آف کنٹرول (ایل او سی) کے قریب ہے۔ یہاں تعینات ہندوستانی فوج کی سرلا بٹالین نے پیر کو افطار پارٹی کا اہتمام کیا۔ اس میں ایل او سی سے متصل علاقوں میں رہنے والے معزز شہریوں اور سابق فوجیوں نے شرکت کی اور ایک ساتھ روزہ افطار کیا۔ اس کے بعد نماز ادا کر علاقے میں امن اور بھائی چارے کی دعا مانگی۔ اس موقع پر مقامی لوگوں نے فوج کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی فوج ہر سال روزے داروں کے لیے افطار پارٹی کا اہتمام کرتی ہے۔ پونچھ کے کرمرہا گاؤں کے رہنے والے چودھری فضل کہتے ہیں کہ سرلا بٹالین نے آج مسلم، ہندو اور سکھ افراد کو مدعو کیا اور یہاں روزہ افطار کا اہتمام کیا۔ ہمارا باہمی میل جول بہت اچھا رہا اور ہم ہندوستانی فوج کے بہت مشکور ہیں۔ ہم اپنی فوج کے شکرگزار ہیں، ہماری بہادر فوج دشمن کا چٹان کی طرح مقابلہ کر رہی ہے اور

آگے بھی کرتی رہے گی۔ اس کے ساتھ ہی ہمارے عام شہری بھی ان کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک دیگر گاؤں والے نے کہا کہ ''فوج نے ہر سال کی طرح اس سال بھی افطار پارٹی کا اہتمام کیا ہے۔ علاقے کے لوگوں میں فوج کے تئیں احترام میں اضافہ ہوا ہے۔'' ہندوستانی فوج کی مختلف بٹالین نے پیر کو جموں و کشمیر کے کئی حصوں میں روزہ افطار کا اہتمام کیا۔ بارڈر سے متصل اضلاع میں فوج کی مختلف ٹکریاں شہری اور دیہی آبادی میں افطار پارٹی کا اہتمام کر رہی ہے۔ فوج کی روزہ افطار پارٹی میں بچے، جوان اور بزرگ بڑی تعداد میں پہنچ رہے ہیں۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ اس طرح کے انعقاد سے فوج پر اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔ فوج نے پیر کو سری نگر، کشمیر، پونچھ اور دیگر علاقوں میں بھی افطار پارٹیوں کا اہتمام کیا ہے۔ ان تمام افطار پارٹیوں میں تمام برادریوں کے لوگوں نے شرکت کی۔ قابل ذکر ہے کہ جموں و کشمیر کے کپواڑہ میں بھی ہندوستانی فوج نے افطار پارٹی کا اہتمام کیا۔ اس دوران فوج کے جوانوں نے سینکڑوں روزے داروں کے درمیان میں بیٹھ کر روزہ کھولا۔ فوج نے باہمی ہم آہنگی کو فروغ دینے اور سماجی تعلقات کو مضبوط کرنے کی مقصد سے افطار پارٹی کا اہتمام کیا تھا۔ اس کے علاوہ ہندوستانی فوج کے 'کارگل سینٹینلس' (121 انفنٹری بریگیڈ) نے حال ہی میں لداخ میں واقع کارگل سینک انسٹی ٹیوٹ (کے ایس آئی) میں افطار پارٹی کا اہتمام کیا تھا۔

کنڑ تنازع کے بعد ریلوے امتحان ملتوی، احتجاج میں شدت

بنگلورو: جنوب مغربی ریلوے کے دائرہ اختیار میں ' گڈز ٹرین منیجر ' کے عہدے کے لیے منگل کو ہونے والا امتحان کنڑ کے حامی کارکنوں کے احتجاج کے بعد ملتوی کر دیا گیا ہے۔ کرناٹک رکشن ویدیکے (کے آر وی) کے ارکان نے یہ الزام لگاتے ہوئے احتجاج کیا کہ لمیٹڈ ڈیپارٹمنٹل کمپیٹیٹو ایگزامینیشن ' (ایل ڈی سی ای) صرف ہندی اور انگریزی میں منعقد کیا جا رہا تھا اور اس میں کنڑ زبان کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ میڈیا رپورٹوں کے مطابق، امتحان سے محض چار دن پہلے جاری کردہ نوٹیفکیشن میں واضح کیا گیا تھا کہ کنڑ کا آپشن نہیں ہوگا، جس کی وجہ سے کنڑ میں تیاری کرنے والے بہت سے امیدوار مشکل میں پڑ گئے۔

کوآپریٹو بینک میں محکمہ انکم ٹیکس کی جانچ

مورینا: مدھیہ پردیش کے مورینا میں واقع کمرشل اینڈ کوآپریٹو بینک لمیٹڈ میں آج منگل کو محکمہ انکم ٹیکس کی ایک ٹیم نے پہنچ کر بینک کی طرف سے مالی سال میں بھیجے گئے ڈیٹا کا کراس چیک کیا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق گوالیار سے محکمہ انکم ٹیکس کی سات رکنی ٹیم کے اچانک پہنچنے سے ملازمین میں افراتفری پھیل گئی، وہیں وہاں موجود صارفین میں بحث کا ماحول بن گیا۔ تفتیش کے دوران سکیورٹی برقرار رکھنے کے لیے مقامی پولیس کی مدد لی گئی۔ بینک کے جنرل منیجر ارجن سنگھ پریہار نے کہا کہ ان کے دور میں یہ پہلا موقع ہے کہ انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ کی ٹیم اس طریقے سے بینک کی طرف سے بھیجے گئے مالیاتی ڈیٹا کی تصدیق کرنے آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ کے افسران نے انہیں بتایا ہے کہ اس قسم کے ڈیٹا کی کراس چیکنگ گزشتہ تین سالوں سے ہو رہی ہے۔

چھتیس گڑھ کانگریس کا اسمبلی گھیراؤ کا پروگرام، حکومت کے خلاف جارحانہ تیور

رائے پور: چھتیس گڑھ میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کے خلاف جارحانہ محاذ کھولتے ہوئے ریاستی کانگریس نے منگل کو ودھان سبھا بھون کا گھیراؤ پروگرام کیا۔ پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری اور ریاستی انچارج سچن پائلٹ کی قیادت میں اس مظاہرے میں قائد حزب اختلاف چرنداس مہنت، سابق وزیر اعلیٰ بھوپیش بگھیل اور ریاستی صدر دیپک بیج سمیت کئی سینئر لیڈروں اور اراکین اسمبلی نے شرکت کی۔ کارکنوں کی ایک بڑی بھیڑ کے ساتھ کئے گئے اس گھیراؤ کے دوران کانگریس لیڈروں نے ریاستی حکومت اور مرکزی حکومت دونوں کو شدید نشانہ بنایا۔ اسمبلی کا گھیراؤ شروع کرنے سے پہلے شنکر نگر کے بھارت ماتا چوک پر ایک بڑا جلسہ عام منعقد کیا گیا، جہاں ہزاروں کارکنوں نے جمع ہو کر حکومت کے خلاف نعرے لگائے۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر پائلٹ نے مرکزی حکومت کی خارجہ پالیسی پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت غیر ملکی طاقتوں کے دباؤ میں کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا، "امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ جنگ بندی کا اعلان کرتے ہیں اور روس سے تیل خریدنے کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ آج کا ہندستان کہاں سے اور کتنا تیل خریدے گا، یہ دوسرے ملک طے کر رہے ہیں۔ اگر اٹل بہاری واجپائی آج وزیر اعظم ہوتے تو ایسا نہ ہوتا۔" ریاستی انچارج نے کہا کہ مرکز کی بی جے پی حکومت غریبوں اور مزدوروں کو فائدہ پہنچانے والے قوانین کو ختم کر رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا، "وزیر اعظم نریندر مودی کی سوچ منریگا جیسے قوانین کے بارے میں درست نہیں رہی۔ انہوں نے منریگا میں بڑی تبدیلیاں کر کے مزدوروں کے ساتھ بہت بڑی ناانصافی کی ہے۔ ہم نے یونائیٹڈ پروگریسو الائنس حکومت کے دوران، منریگا، فوڈ سکیورٹی قوانین اور تعلیم کا حق فراہم کیا تھا، جسے یہ حکومت کمزور کر رہی ہے۔

تلنگانہ حکومت نے کھیتی کو فروغ دینے کے لیے 61,000 کسانوں کے لیے کسان کٹس کی تقسیم کا آغاز کیا

حیدرآباد: پائیدار زراعت کی طرف ایک بڑا قدم اٹھاتے ہوئے، تلنگانہ حکومت نے نیشنل نیچرل فارمنگ مشن کے تحت ریاست بھر میں 61,000 سے زیادہ کسانوں کو 'فارمر کٹس' کی تقسیم کا آغاز کیا ہے۔ وزیر زراعت تھملا ناگیشور راؤ نے سکریٹریٹ سے منعقد 'ریتھو نیستم' ویڈیو کانفرنس کے 86 ویں ایپی سوڈ کے دوران رنگا ریڈی ضلع کے منتخب کسانوں کو کٹس حوالے کرتے ہوئے اس پروگرام کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ کسانوں سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر ناگیشور راؤ نے قدرتی کاشتکاری کی طرف بڑھنے کی ضرورت پر زور دیا، انہوں نے کیمیائی کھادوں اور کیڑے مار ادویات کے بے تحاشہ استعمال پر تشویش کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ انسانی صحت اور ماحول دونوں کے لیے نقصان دہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ روایتی کاشتکاری کے طریقے ایک محفوظ اور زیادہ پائیدار متبادل پیش کرتے ہیں۔ اس پہل کے تحت، 489 کلسٹروں سے 61,125 کسان، جن کا انتخاب فی کلسٹر 125 کسانوں کی شرح سے کیا گیا ہے، تربیت اور بیداری کی مدد کے ساتھ کٹس حاصل کریں گے۔ ہر کٹ میں قدرتی کھیتی پر ایک کتاب شامل ہے جس کا عنوان ہے ' کھیتر ادرشینی "، ساتھ میں کپڑے کا تھیلا، شناختی کارڈ، کیلنڈر، ایک ٹوپی، ایک قلم اور ایک ڈائری شامل ہے۔ وزیر ناگیشور راؤ نے کسانوں کو 20 سے 22 مارچ تک منعقد ہونے والے 'ریتھو مہوتسوم' میں شرکت کے لیے بھی مدعو کیا، جس میں 150 سے زیادہ اسٹالز، ماہرین کی بات چیت اور جدید زرعی طریقوں سے متعلق بیداری کے پروگرام پیش کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یاسنگی سیزن کے لیے ریتھو بھروسہ فنڈز کی تقسیم تقریب کے اختتامی دن وزیر اعلیٰ کی طرف سے کی جائے گی۔ زراعت کے شعبے میں کامیابیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ تلنگانہ نے کسان رجسٹری اندراج میں ملک میں سرفہرست مقام حاصل کیا، ہدف کا 110 فیصد حاصل کیا اور 422.64 کروڑ روپے کی مرکزی ترغیب حاصل کی۔

نتیش نے بھاگلپور کے لیے 442 کروڑ روپے کے ترقیاتی پیکیج کی نقاب کشائی کی

پٹنہ: بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے آج اپنی ''سمردھی یاترا " کے دوران 442 کروڑ روپے کے 144 پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھتے ہوئے بھاگلپور ضلع کے لیے ایک بڑے ترقیاتی پیکیج کا اعلان کیا۔ چیف منسٹر نے عملی طور پر جگدیش پور بلاک کے بائیجانی گاؤں سے ان پروجیکٹوں کے سنگ بنیادوں کی نقاب کشائی کی۔ پیکیج میں 171 کروڑ روپے کے 88 پروجیکٹوں کا افتتاح اور 271 کروڑ روپے کی لاگت والے 56 پروجیکٹوں کا سنگ بنیاد رکھنا شامل ہے۔ دورے کے دوران، کمار نے بھاگلپور-بونسی ریلوے لائن پر اپروچ روڈ اور روڈ اوور برج (آر او بی) کی پیشرفت کا بھی معائنہ کیا۔ انہوں نے مختلف ترقیاتی اور فلاحی اسکیموں کا جائزہ لیا اور ان پر عمل آوری کے سلسلے میں عہدیداروں سے تفصیلی اپ ڈیٹس بھی لیے۔ کلیدی منصوبوں میں سلطان گنج میں جہاز گھاٹ کے قریب سیاحتی سہولیات کی توسیع، فتح پور چیک ڈیم کی تعمیر، نوگاچیا سب ڈویژن میں ایک اسپورٹس کمپلیکس، بھاگلپور میں ایک کینسر انسٹی ٹیوٹ کا قیام، 11 بلاکس میں سرکل آفس کی عمارتوں کی تعمیر، گرین فیلڈ بین الاقوامی ہوائی اڈہ، ایک بین الریاستی بس اور صنعتی علاقے میں جدید ترین بس کی تعمیر شامل۔

'ہندوستان کی سفارت کاری نے نبھایا تھا اہم کردار'، آبنائے ہرمز کشیدگی کے دوران کانگریس نے یاد کیا 'سویز بحران'

جے رام رمیش نے کہا کہ "26 جولائی 1956 کو کے صدر جمال عبدالناصر نے سویز نہر کو قومی ملکیت میں لے لیا تھا، جس پر مغربی ممالک کی طرف سے شدید ردعمل سامنے آیا اور جنگ جیسی صورتحال پیدا ہو گئی تھی۔"

پوری دنیا اس وقت 'آبنائے ہرمز' میں بڑھتی ہوئی کشیدگی سے نبرد آزما ہے۔ ایسے میں کانگریس لیڈر جے رام رمیش نے منگل کو 1956 کے 'سویز بحران' کو یاد کرتے ہوئے اس دور کی سفارتی کوششوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ہندوستان کے سینئر سفارت کار وی کے کرشن مینن بحران کو حل کرنے کی کوشش کے مرکز میں تھے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''70 سال قبل دنیا سویز بحران سے دوچار تھی۔ 26 جولائی 1956 کو مصر کے صدر جمال عبدالناصر نے سویز نہر کو قومی ملکیت میں لے لیا تھا، جس پر مغربی ممالک کی طرف سے شدید ردعمل سامنے آیا اور جنگ جیسی صورتحال پیدا ہو گئی۔'' کانگریس لیڈر نے پوسٹ میں بتایا کہ ''29 اکتوبر 1956 کو برطانیہ، فرانس اور اسرائیل نے مصر پر حملہ کر دیا تھا، لیکن کچھ ہی دنوں میں اس وقت کے امریکی صدر ڈوائٹ آئزن ہاور کی مداخلت کے بعد انہیں پیچھے ہٹنا پڑا۔'' انہوں نے یہ بھی یاد دلایا کہ ''یہی آئزن ہاور 3 سال قبل ایران کے وزیر اعظم محمد مصدق کو ہٹانے کی مشترکہ مہم کو منظوری دے چکے تھے۔'' جے رام رمیش

کے مطابق نومبر 1956 کی شروعات میں جنگ رکنے کے بعد اقوام متحدہ کی ایک ایمرجنسی فوج (یو این ای ایف) کو سینائی اور غزہ کے علاقوں میں تعینات کیا گیا تھا، جس میں ہندوستان سمیت 10 ممالک شامل تھے۔ اس فوج نے جون 1967 تک وہاں امن برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس مشن میں ہندوستان کا اہم کردار رہا، دسمبر 1959 سے جنوری 1964 تک لیفٹیننٹ جنرل پی ایس گیانی اور جنوری 1966 سے جون 1967 تک میجر جنرل اندرجیت ریکھے نے اس کی کمان سنبھالی۔ ساتھ ہی 20 مئی 1960 کو اس وقت کے وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے غزہ میں ہندوستانی فوجیوں سے خطاب بھی کیا تھا۔ کانگریس لیڈر کے مطابق یو این ای ایف کے ہٹنے کے فوراً بعد ہی 6 روزہ جنگ شروع ہو گئی تھی، جو خطے میں ایک بڑے تصادم کا باعث بنی۔ قابل ذکر ہے کہ کانگریس کی جانب سے یہ تاریخی حوالہ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب آبنائے ہرمز میں کشیدگی کے باعث عالمی توانائی کی سپلائی پر دباؤ بڑھ رہا ہے۔ دنیا کے تقریباً 20 فیصد تیل کی ترسیل اسی راستے سے ہوتی ہے، لیکن حالیہ حملوں کی وجہ سے بحری جہازوں کی آمد و رفت کافی سست ہو گئی ہے۔ ایران کی جانب سے تجارتی جہازوں پر حملوں کی وجہ سے تیل کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، جس سے عالمی معیشت اور صارفین پر دباؤ بڑھ گیا ہے۔ امریکہ پر بھی صورتحال کو کنٹرول کرنے کے لیے اقدامات کرنے کا دباؤ مسلسل بڑھ رہا ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-07, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbaiiraabta@gmail.com

سچن تندولکر کے لیے آج کا دن ہے یادگار

۲۰۱۲ء میں ماسٹر بلاسٹر نے رقم کی تھی تاریخ

بھارتی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان سچن تندولکر کو کرکٹ کی تاریخ کا عظیم ترین بلے باز مانا جاتا ہے۔ تندولکر نے اپنی شاندار بیٹنگ سے کرکٹ کو پہلے سے زیادہ سنسنی خیز بنایا اور اسے ایک نیا انداز دیا، ساتھ ہی کئی عالمی ریکارڈ بھی اپنے نام کیے۔ سولہ مارچ کا دن سچن اور کرکٹ کی دنیا کے لیے بے حد خاص ہے۔ 16 مارچ 2012 کو سچن نے کچھ ایسا کارنامہ انجام دیا تھا جو کرکٹ میں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا اور مستقبل میں بھی اس ریکارڈ کے ٹوٹنے کے امکانات بہت کم نظر آتے ہیں۔

16 مارچ 2012 کو بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان ون ڈے میچ شیرِ بنگلہ اسٹیڈیم، میرپور میں کھیلا گیا تھا۔ بھارت نے ٹاس ہارنے کے بعد پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 5 وکٹوں کے نقصان پر 289 رنز بنائے تھے۔ اننگز کا آغاز کرنے آئے سچن تندولکر نے 147 گیندوں پر 114 رنز کی شاندار اننگز کھیلی تھی۔ یہ سچن کے بین الاقوامی کیریئر کی 100 ویں سنچری تھی۔ وہ کرکٹ کی تاریخ میں یہ کارنامہ انجام دینے والے واحد بلے باز ہیں۔ سچن سے پہلے شاید ہی کوئی سوچ سکتا تھا کہ کوئی بلے باز 100 سنچریاں بنا سکتا ہے، لیکن ماسٹر بلاسٹر سچن نے اس ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ یہ ان کی آخری بین الاقوامی سنچری بھی تھی۔ سن 1989 سے 2013 کے درمیان سچن تندولکر بھارتی بیٹنگ کے سب سے بڑے ستون رہے۔ ان کے نام سب سے زیادہ بین الاقوامی میچ کھیلنے، سب سے زیادہ سنچریاں بنانے، ون ڈے میچز اور رنز، اور ٹیسٹ میچز اور رنز بنانے کے ریکارڈ درج ہیں۔ ون ڈے کرکٹ میں پہلی ڈبل سنچری بنانے کا اعزاز بھی سچن کے نام ہے۔ سچن نے 200 ٹیسٹ میچوں کی 329 اننگز میں 51 سنچریوں کے ساتھ 921,15 رنز بنائے۔ 463 ون ڈے میچوں میں انہوں نے 49 سنچریاں اور 96 نصف سنچریاں اسکور کرتے ہوئے 426,18 رنز بنائے۔ ناٹ آؤٹ 200 رنز ان کا سب سے بڑا اسکور ہے۔ ون ڈے میں سب سے زیادہ رنز کا یہ ریکارڈ توڑنا بھی بہت مشکل سمجھا جاتا ہے۔ سچن نے ایک ٹی 20 بین الاقوامی میچ بھی کھیلا تھا جس میں انہوں نے 10 رنز بنائے تھے۔ سن 2011 کے ون ڈے ورلڈ کپ جیتنے والی بھارتی ٹیم کا حصہ رہنے والے سچن تندولکر نے 16 نومبر 2013 کو بین الاقوامی کرکٹ کو الوداع کہہ دیا تھا۔ اگرچہ سچن اب ریٹائر ہو چکے ہیں، لیکن ان کے ریکارڈ انہیں کرکٹ کی دنیا میں ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔

یوراج سنگھ نے سنجو سیمسن کو ٹی ۲۰ ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کا ہیرو قرار دے دیا

ہندوستانی کرکٹ میں مینٹورشپ کی اہمیت ایک بار پھر ثابت ہوئی جب سنجو سیمسن نے شاندار کارکردگی دکھاتے ہوئے ٹی ۲۰ ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء میں ہندوستان کو چیمپئن بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کامیابی کے پیچھے صرف ان کی صلاحیت ہی نہیں بلکہ یوراج سنگھ جیسے عظیم کھلاڑی کی رہنمائی بھی شامل تھی۔

ہندوستانی کرکٹ میں مینٹورشپ کی اہمیت ایک بار پھر ثابت ہوئی جب سنجو سیمسن نے شاندار کارکردگی دکھاتے ہوئے ٹی ۲۰ ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء میں ہندوستان کو چیمپئن بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کامیابی کے پیچھے صرف ان کی صلاحیت ہی نہیں بلکہ یوراج سنگھ جیسے عظیم کھلاڑی کی رہنمائی بھی شامل تھی۔ ٹورنامنٹ سے پہلے ملنے والی یہ غیر رسمی مدد سیمسن کے کیریئر کا ٹرننگ پوائنٹ ثابت ہوئی اور انہوں نے خود کو ایک قابلِ اعتماد میچ ونر کے طور پر منوایا۔ ورلڈ کپ سے پہلے یوراج سنگھ نے سنجو سیمسن سے براہِ راست رابطہ کیا اور ان کے ساتھ وقت گزارنے کی پیشکش کی۔ یہ کوئی باقاعدہ کیمپ نہیں تھا بلکہ ایک سینئر کھلاڑی کی ذاتی پہل تھی۔ سیمسن نے اس موقع کو فوراً قبول کیا اور تیاری کے دوران یوراج کے ساتھ کام کیا۔ اس دوران رابن اُتھپا نے بھی ان کی رہنمائی کی، جس سے ان کی تیاری مزید مضبوط ہوئی۔ یوراج سنگھ اور رابن اُتھپا نے سیمسن کے کھیل میں بڑی تبدیلیاں کرنے کے بجائے ان کی موجودہ مضبوطی کو بہتر بنانے پر توجہ دی۔ انہوں نے سیمسن کو میچ کی صورتحال کو سمجھنے، اپنی اننگز کو کنٹرول کرنے اور دباؤ میں پرسکون رہنے کی مہارت سکھائی۔ یہی وہ پہلو تھے جہاں سیمسن پہلے جدوجہد کرتے نظر آتے تھے۔ یوراج اور اُتھپا جیسے کھلاڑی خود ورلڈ کپ جیت چکے ہیں، اس لیے ان کا تجربہ سیمسن کے لیے نہایت قیمتی ثابت ہوا۔ سیمسن نے بھی مانا کہ ایسے کھلاڑیوں سے سیکھنا بہت ضروری تھا جنہوں نے پہلے ہی وہ حاصل کر لیا ہے جو وہ پانا چاہتے تھے۔ اس رہنمائی نے انہیں واضح حکمتِ عملی اور اعتماد کے ساتھ میدان میں اترنے میں مدد دی۔ ٹورنامنٹ کے دوران سنجو سیمسن کی کارکردگی شاندار رہی۔ انہوں نے صرف پانچ میچوں میں ۳۲۱ رنز بنائے اور ان کا اسٹرائیک ریٹ تقریباً ۲۰۰ رن رہا۔ اسی بہترین کارکردگی کی بدولت وہ ''پلیئر آف دی ٹورنامنٹ'' قرار پائے۔ سپر ۸ کے اہم میچ میں ناقابلِ شکست ۹۷ رنز، پھر سیمی فائنل اور فائنل میں مسلسل ۸۹-۸۹ رنز کی اننگز بھی سب ان کے بدلے ہوئے کھیل اور مضبوط ذہنیت کا ثبوت تھے۔ صرف یوراج اور اُتھپا ہی نہیں بلکہ سیمسن نے ٹورنامنٹ کے دوران سچن تینڈولکر سے بھی مشورہ لیا۔ انہوں نے اپنی ذہنی تیاری اور گیم پلان کو بہتر بنانے کے لیے اس عظیم بلے باز سے بات چیت کی، جس سے انہیں مزید وضاحت ملی۔ یہ کہانی ہندوستانی کرکٹ میں ایک نئے رجحان کی عکاسی بھی کرتی ہے، جہاں کھلاڑی صرف کوچنگ اسٹاف پر انحصار نہیں کرتے بلکہ سابق کھلاڑیوں سے ذاتی رہنمائی بھی حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح کی غیر رسمی مینٹورشپ کھلاڑیوں کو ذہنی اور حکمتِ عملی کے لحاظ سے مضبوط بناتی ہے۔

ہنی سنگھ کے لائیو کنسرٹ میں ہاتھا پائی

نئی دہلی: دہلی میں معروف انڈین ریپر یو یو ہنی سنگھ کے لائیو کنسرٹ میں شائقین کے درمیان لڑائی ہوگئی۔ ہنی سنگھ کے کنسرٹ میں پیش آنے والے اس واقعے کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہے ہیں۔ ان وائرل ویڈیوز میں شائقین کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ہاتھا پائی کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ میڈیا کے مطابق یہ واقعہ ہفتہ کو نئی دہلی کے اندرا گاندھی انڈور اسٹیڈیم میں پیش آیا۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ جھگڑے کا آغاز شرکاء اور ایونٹ کی اسپانسر ٹیم کے ارکان کے درمیان تلخ کلامی سے ہوا اور پھر بات ہاتھا پائی تک پہنچ گئی۔ کنسرٹ میں افراتفری ہونے کے باوجود بھی ہنی سنگھ نے اسٹیج پر اپنی پرفارمس جاری رکھی۔ جب صورتِ حال قابو سے باہر ہوتی نظر آئی تو سیکورٹی اہلکار اور دہلی پولیس لڑائی کو رکوانے کیلئے آگے بڑھی۔

آسٹریلیائی سابق کپتان پیٹ کمنز کی کپتانی خطرے میں!

ابھیشیک شرما سنبھالیں گے ٹیم کی کمان، جانیے ایس آر ایچ کے اس فیصلے کی وجہ

آئی پی ایل 2026 کے آغاز سے پہلے سن رائزرس حیدرآباد (ایس آر ایچ) کے کیمپ سے ایک ایسی خبر سامنے آئی ہے جس نے شائقین میں ہلچل مچا دی ہے۔ اطلاعات کے مطابق اس سیزن میں اورنج آرمی کی قیادت پیٹ کمنز کے بجائے بھارت کے ابھرتے ہوئے اسٹار ابھیشیک شرما کرتے نظر آ سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ تبدیلی مستقل نہیں ہے، لیکن حیدرآباد کی ٹیم مینجمنٹ نے مستقبل کو مدِنظر رکھتے ہوئے ایک بڑا قدم اٹھانے کی تیاری کر لی ہے۔ دراصل سن رائزرس حیدرآباد کے مستقل کپتان پیٹ کمنز اپنی فٹنس مسائل سے جوجھ رہے ہیں۔ سال 2025 سے ہی ان کی کمر کی چوٹ ان کے لیے بڑی مشکل بنی ہوئی ہے۔ ایشز سیریز کے دوران یہ مسئلہ اتنا بڑھ گیا تھا کہ انہیں نہ صرف ایشز کے تین ٹیسٹ میچ چھوڑنے پڑے بلکہ وہ ٹی 20 ورلڈ کپ سے بھی باہر ہو گئے تھے۔ میڈیکل ٹیم کی رپورٹ کے مطابق کمنز ابھی مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہوئے ہیں۔ ایسے میں 28 مارچ سے شروع ہونے والے آئی پی ایل کے ابتدائی میچز میں ان کا کھیلنا تقریباً ناممکن لگ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی غیر موجودگی میں ٹیم کی قیادت ابھیشیک شرما کو سونپنے کی باتیں زور پکڑ رہی ہیں۔ جیسے ہی کمنز مکمل فٹ ہو کر واپس آئیں گے، کپتانی دوبارہ انہیں دے دی جائے گی۔ ابھیشیک شرما کو کپتان بنانے کے پیچھے مینجمنٹ کی ایک سوچی سمجھی حکمت عملی ہے۔ گزشتہ کچھ عرصے میں بھارتی کرکٹ میں ابھیشیک کا قد بہت تیزی سے بڑھا ہے۔ وہ اب صرف ایک نوجوان کھلاڑی نہیں بلکہ بین الاقوامی کرکٹ کا ایک بڑا نام بن چکے ہیں۔ ابھیشیک کے پاس آئی پی ایل کا خاصا تجربہ ہے۔ انہوں نے اب تک 77 آئی پی ایل میچوں میں تقریباً 160 کے شاندار اسٹرائیک ریٹ سے 1816 رنز بنائے ہیں، جس میں ایک سنچری اور 9 نصف سنچریاں شامل ہیں۔ لیکن ان کی اصل طاقت ان کا بے خوف انداز ہے، جو مخالف گیند بازوں کو مشکل میں ڈال دیتا ہے۔ صرف آئی پی ایل ہی نہیں، بین الاقوامی کرکٹ میں بھی ابھیشیک کا بلا خوب چل رہا ہے۔ اس وقت وہ دنیا کے نمبر 1 ٹی 20 بلے باز ہیں۔ ان کے اعداد و شمار حیران کن ہیں۔ 45 اننگز میں 190 سے زیادہ کے اسٹرائیک ریٹ کے ساتھ 1438 رنز! بین الاقوامی سطح پر دو سنچریاں بنا چکے ابھیشیک آج کے دور کے خطرناک ترین بلے بازوں میں شمار ہوتے ہیں۔ حیدرآباد کے شائقین ابھیشیک شرما کو کپتانی کرتے دیکھنے کے لیے کافی پرجوش ہیں۔ مقامی اور ڈومیسٹک کرکٹ میں بھی ابھیشیک نے اپنی قائدانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے۔ پیٹ کمنز جیسے بڑے کھلاڑی کی جگہ لینا آسان نہیں ہوگا، لیکن ابھیشیک کی فارم اور اعتماد کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ وہ اس ذمہ داری کو بخوبی نبھائیں گے۔

پی ایس ایل صرف ایک انٹرنیشنل

ٹی ۲۰ کھیلنے والے مارنس لیبوشین کو حیدرآباد کنگز مین نے بنایا کپتان

دائیں ہاتھ کے اس کھلاڑی نے بگ بیش لیگ میں 31 میچ کھیلے، جس میں 22.96 کی اوسط سے 643 رنز بنائے اور 13 وکٹیں حاصل کیں۔ اسی طرح وائٹیلٹی بلاسٹ میں 27 میچوں میں 32 کی اوسط سے 736 رنز اور 27 وکٹیں حاصل کیں۔ پاکستان سپر لیگ (پی ایس ایل) میں مارنس لیبوشین کو حیدرآباد کنگز مین فرنچائز کا کپتان مقرر کیا گیا ہے۔ لابوشن اس سال پی ایس ایل میں کپتان بننے والے تیسرے آسٹریلوی کھلاڑی ہیں، جن سے قبل کراچی کنگز نے ڈیوڈ وارنر اور ملتان سلطانز نے ایشٹن ٹرنر کو اپنا کپتان بنایا تھا۔ مارنس لیبوشین ٹی 20 سرکٹ میں باقاعدہ کھلاڑی نہیں ہیں اور انہوں نے آسٹریلیا کی جانب سے صرف ایک ہی انٹرنیشنل T20 میچ کھیل رکھا ہے۔ وہ بنیادی طور پر ٹاپ آرڈر بلے باز ہیں، تاہم آف اسپن اور درمیانے رفتار کی بالنگ بھی کر سکتے ہیں۔ T2059 میچوں میں انہوں نے 40 وکٹیں حاصل کی ہیں۔ دائیں ہاتھ کے اس کھلاڑی نے بگ بیش لیگ میں 31 میچ کھیلے، جس میں 96.22 کی اوسط سے 643 رنز بنائے اور 13 وکٹیں حاصل کیں۔ اسی طرح وائٹیلٹی بلاسٹ میں 27 میچوں میں 32 کی اوسط سے 736 رنز اور 27 وکٹیں حاصل کیں۔ حیدرآباد کنگز مین پی ایس ایل میں شامل ہونے والی دو نئی ٹیموں میں سے ایک ہے۔ ٹیم میں کپتانی کے تجربہ کار کھلاڑی کم تھے، لیکن آخرکار لابوشن کو کپتانی سونپی گئی۔ ٹیم میں گلین میکسویل، کوسل پریرا اور صائم ایوب جیسے بڑے نام شامل ہیں۔ لابوشن اپنے ہم وطن جیسن گلیسپی کے ساتھ کام کریں گے، جنہیں فرنچائز کا ہیڈ کوچ مقرر کیا گیا ہے۔ گرانٹ بریڈبرن کو ٹیم کا فیلڈنگ کوچ بنایا گیا ہے۔ پاکستان سپر لیگ 2026 کی شروعات 26 مارچ سے ہوگی، جس میں حیدرآباد کنگز مین کا مقابلہ لاہور قلندر سے ہوگا۔ بعدازاں 29 مارچ کو کوئٹہ گلیڈی ایٹرز، 1 اپریل کو ملتان سلطان، 8 اپریل کو پشاور زلمی اور 11 اپریل کو کراچی کنگز کے خلاف میچ کھیلا جائے گا۔ فائنل میچ 3 مئی کو لاہور میں منعقد ہوگا۔

آدھو ارجن کے بیان پر رجنی کانت نے توڑی خاموشی

اپنے خط میں رجنی کانت نے تمل ناڈو کے کئی سرکردہ لیڈران کا نام لیتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا

چنئی: اپنے خط میں رجنی کانت نے تمل ناڈو کے کئی سرکردہ لیڈران کا نام لیتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا، جن میں ایڈاپادی پلانی سوامی، نینار ناگیندرن، ایل مروگن، تھول تھیرو ماؤلون اور ایس پی ویلومنی شامل ہیں۔ جنوبی ہندوستان کے مشہور اداکار رجنی کانت نے ٹی وی کے لیڈر آدھو ارجن کے متنازع بیان پر اپنی خاموشی توڑتے ہوئے ایک بیان جاری کیا ہے، جس میں انہوں نے اپنے مداحوں، سیاستدانوں اور فلمی صنعت کے ساتھیوں کا شکریہ ادا کیا۔ رجنی کانت نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے خط میں لکھا کہ ان کے خلاف دیے گئے غلط بیانات ان کے لیے کوئی نئی بات نہیں، لیکن وقت ہمیشہ سچ کو سامنے لے آتا ہے۔ انہوں نے ان تمام افراد کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا جنہوں نے آدھو ارجن کے توہین آمیز تبصروں کی مذمت کی اور ان کی حمایت میں آواز اٹھائی۔ اپنے خط میں رجنی کانت نے تمل ناڈو کے کئی سرکردہ لیڈران کا نام لیتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا، جن میں ایڈاپادی پلانی سوامی، نینار ناگیندرن، ایل مروگن، تھول تھیرو ماؤلون اور ایس پی ویلومنی شامل ہیں۔ انہوں نے فلم انڈسٹری اور میڈیا کے ساتھیوں کا بھی شکریہ ادا کیا اور خاص طور پر اپنے مداحوں کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ رجنی کانت نے کہا کہ ان کے مداح ان کے لیے دیوتاؤں کی طرح ہیں، جنہوں نے ہر مشکل وقت میں ان کا ساتھ دیا اور حوصلہ بڑھایا۔ اپنے خط کے آخر میں رجنی کانت نے لکھا، ''وقت بولتا نہیں ہے، بلکہ انتظار کرتا ہے اور جواب دیتا ہے۔ یہ تنازع اس وقت شروع ہوا جب آدھو ارجن نے 12 مارچ کو ایک احتجاج کے دوران الزام لگایا کہ جب رجنی کانت سیاست میں آنے کا ارادہ کر رہے تھے تو دراوڑ منیتر کژگم (ڈی ایم کے) نے انہیں دھمکایا اور سیاست میں آنے سے روک دیا۔ اس بیان کے بعد سیاسی حلقوں میں ہلچل مچ گئی اور سوشل میڈیا پر بحث شروع ہوگئی۔

مدراس ہائی کورٹ کا بڑا فیصلہ، بالی ووڈ اداکارہ سری دیوی کی

جائیداد تنازع پر چنگل پٹو کورٹ کی کارروائی پر عارضی روک

نئی دہلی: سری دیوی کے شوہر بونی کپور نے اپنی بیٹیوں، اداکارہ جھانوی کپور اور خوشی کپور کے ساتھ مل کر اس مقدمے کو خارج کرنے کی درخواست دی تھی، لیکن چنگل پٹو کورٹ نے ان کی درخواست مسترد کر دی اور کہا کہ مالکیت کا فیصلہ تبھی ہو سکتا ہے، آنجہانی اداکارہ سری دیوی کی جائیداد سے متعلق جاری تنازع میں مدراس ہائی کورٹ نے اہم فیصلہ سناتے ہوئے چنگل پٹو سول کورٹ میں جاری تمام کارروائی پر عارضی روک لگا دی ہے۔ اس فیصلے کے بعد چنگل پٹو کورٹ میں اس معاملے میں کوئی نیا قدم نہیں اٹھایا جا سکے گا، جب کہ معاملے کی حتمی سماعت کے لیے 26 مارچ کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق، شری دیوی نے 1988 میں چنائی کے ایسٹ کوسٹ روڈ پر سمبندا ملیار خاندان سے 4.77 ایکڑ زمین خریدی تھی، جو گزشتہ 37 سالوں سے ان کے خاندان کے قبضے میں رہی۔ قابل ذکر بات یہ ہے، حال ہی میں نٹراجن اور شیوا گامی، جو چندر شیکھرن مدلیار کی دوسری بیوی کے بچے بتائے جاتے ہیں، انہوں نے خود کو قانونی وارث ظاہر کیا اور چنگل پٹو کورٹ میں دعویٰ دائر کر کے اس جائیداد میں حصہ مانگا۔ سری دیوی کے شوہر بونی کپور نے اپنی بیٹیوں، اداکارہ جھانوی کپور اور خوشی کپور کے ساتھ مل کر اس مقدمے کو خارج کرنے کی درخواست دی تھی، لیکن چنگل پٹو کورٹ نے ان کی درخواست مسترد کر دی اور کہا کہ مالکیت کا فیصلہ تبھی ہو سکتا ہے، جب مکمل مقدمہ مکمل ہو۔ اس فیصلے کے خلاف بونی کپور، جانوی کپور اور خوشی کپور نے مدراس ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی۔ اپیل میں الزام لگایا گیا کہ تینوں دعویداروں نے جعلی دستاویزات کے ذریعے قانونی وارث کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اصل مالک مائیلا پور میں مقیم تھے، لیکن دعویداروں نے 2005 میں تھمبرم تحصیلدار کے دفتر سے جعلی دستاویزات کے ذریعے سرٹیفکیٹ بنوالیا۔ مزید یہ کہ اپیل کنندگان نے کہا کہ چندر شیکھرن مدلیار کی پہلی بیوی کی زندگی میں دوسری شادی کا دعویٰ قانونی طور پر غلط ہے، لہٰذا دوسری بیوی کے بچوں کا وارث بننا غیر قانونی ہے۔ جسٹس ٹی وی تمل سیلوی کی بینچ نے تمام دلائل سننے کے بعد معاملے کی حتمی سماعت 26 مارچ تک ملتوی کر دی اور اس دوران چنگل پٹو کورٹ کی کارروائی پر عارضی روک لگا دی۔ یہ فیصلہ سری دیوی کے خاندان کے لیے ریلیف کے مترادف ہے، کیونکہ اب چنگل پٹو کورٹ میں کوئی نیا اقدام نہیں ہو سکے گا۔

ممبئی سب کو گلے لگاتی ہے، ممبئی کو صاف ستھرا اور خوبصورت رکھنا ہر ایک کی ذمہ داری ہے: اکشے کمار

ممبئی ایک ایسا شہر ہے جو کروڑوں شہریوں کو گلے لگاتا ہے۔ اسی لیے اس شہر کو صاف ستھرا اور خوبصورت رکھنے کی ذمہ داری یہاں کے ہر باشندے اور ہر شہری پر عائد ہوتی ہے

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) ممبئی ایک ایسا شہر ہے جو کروڑوں شہریوں کو گلے لگاتا ہے۔ اس لیے اس شہر کو صاف ستھرا اور خوبصورت رکھنے کی ذمہ داری یہاں کے ہر باشندے اور ہر شہری پر عائد ہوتی ہے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن انتظامیہ صفائی کے لیے مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔ تاہم صرف انتظامیہ کی کوششیں کافی نہیں ہیں۔ شہریوں کو خود پہل کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ عوامی صفائی ایک سماجی فرض ہے، اداکار پدم شری اکشے کمار نے یہ اپیل کی ہے۔ ممبئی (ممبئی شہر اور مضافات) کے علاقے کو صاف ستھرا اور خوبصورت رکھنے کے لیے، ممبئی میونسپل کارپوریشن کے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے ممبئی کلین لیگ مقابلے کا انعقاد کیا ہے۔ اس مقابلے کے لیے رجسٹریشن آج (17 مارچ 2026) ممبئی میونسپل کارپوریشن ہیڈ کوارٹر سے اداکار پدم شری کی موجودگی میں شروع ہوئی۔ ایم ایل اے امیت ساٹم، ڈپٹی میئر سنجے گاڈی، قائدِ ایوان گنیش کھنکر، اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین پربھاکر شندے، تعلیمی کمیٹی کی چیئرپرسن راجیشری شرواڈکر، میونسپل کمشنر بھوشن گگرانی، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) ڈاکٹر اشونی جوشی، ڈپٹی کمشنر (سالڈ ویسٹ مینجمنٹ) اس موقع پر کرن ڈیگھاوکر وغیرہ موجود تھے۔ اکشے کمار نے مزید کہا کہ ممبئی میونسپل کارپوریشن ممبئی کو صاف رکھنے کی مسلسل کوشش کر رہی ہے۔ شہری ہونے کے ناطے ہمیں اس بارے میں زیادہ مثبت ہونا چاہیے اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ عوامی صفائی میں عوام کی شرکت بڑھانے اور اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے ممبئی کلین لیگ مقابلے کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اس میں مختلف اداروں کے ساتھ فلم، کھیل وغیرہ کے شعبوں سے تعلق رکھنے والی مشہور شخصیات شرکت کریں گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس سے مسابقتی ماحول پیدا ہوگا اور صفائی کو برقرار رکھنے میں مدد ملے گی۔ میونسپل کمشنر بھوشن گگرانی نے اس موقع پر کہا کہ میونسپل کارپوریشن کے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ کی جانب سے ممبئی میں عوامی صفائی کے سلسلے میں مختلف اقدامات کئے جا رہے ہیں اور مختلف سرگرمیاں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ اس پس منظر میں ممبئی میں صفائی کو یقینی بنانے اور شہریوں کی شرکت بڑھانے کے لیے ممبئی کلین لیگ مقابلے کا انعقاد کیا گیا ہے۔ یہ مقابلے مختلف کیٹیگریز مرحلوں میں منعقد ہوں گے جن میں کلین ایڈمنسٹریٹو ڈویژن (کارپوریٹ سرونٹ گروپ)، کلین ایڈمنسٹریٹو ڈویژن (وارڈ)، صاف رہائشی کمپلیکس، کلین سلم ایریا، صاف کمرشل اسٹیبلشمنٹ، کلین ہسپتال (سرکاری اور پرائیویٹ)، کلین ریسٹورنٹ (ریسٹورنٹ، سی سی روڈ)، کلین ریسٹورنٹ۔ صاف ستھرا پارکس اور کھلی جگہیں، صاف ستھرا بازار اور اردگرد کے علاقے کو صفائی کے لیے اپنانا۔ دریں اثنا، اس مقابلے کے لیے رجسٹریشن کا عمل آج (17 مارچ 2026) سے شروع ہو گیا ہے۔ شہری یا ادارے https://sba.mcgm.gov.in/bmc/ لنک پر جا کر یا سوشل میڈیا، میڈیا، عوامی بیداری بورڈ کے ذریعے گردش کرنے والے کیو آر کوڈ کو اسکین کر کے مقابلے کے لیے رجسٹر کر سکتے ہیں۔ گگرانی نے یہ بھی کہا کہ منصفانہ اور شفاف مسابقت کو یقینی بنانے کے لیے، ہر رجسٹرڈ اسٹیبلشمنٹ کی جانچ کو حقیقی وقت میں ویب سائٹ پر دیکھا جا سکتا ہے۔ کلین ایڈمنسٹریٹو ڈویژن (میونسپل سرونٹ گروپ) کے زمرے میں، روپے کا انعامی فنڈ۔ 1 کروڑ، روپے پہلی پوزیشن کے لیے 75 لاکھ روپے اور تیسری پوزیشن کے لیے 50 لاکھ روپے اور کلین ایڈمنسٹریٹو ڈویژن (وارڈ) کیٹیگری میں 50 لاکھ روپے کا انعامی فنڈ دیا جائے گا۔ 50 لاکھ، روپے 25 لاکھ اور روپے 15 لاکھ دیے جائیں گے۔ کلین ریذیڈنشل کمپلیکس کے زمرے میں، روپے کا انعامی فنڈ۔ 15 لاکھ، روپے 20 لاکھ، روپے 30 لاکھ دیے جائیں گے۔ کلین سلم ایریا کے زمرے میں، روپے کا انعامی فنڈ۔ 15 لاکھ، روپے 10 لاکھ، روپے 30 لاکھ دیے جائیں گے۔ کلین کمرشل اسٹیبلشمنٹ کے زمرے میں، روپے کا انعامی فنڈ۔ 15 لاکھ، روپے 10 لاکھ، روپے 30 لاکھ دیے جائیں گے۔ کلین ہسپتال (سرکاری اور پرائیویٹ) کے زمرے میں، روپے کا انعامی فنڈ۔ 15 لاکھ روپے 10 لاکھ روپے 30 لاکھ دیے جائیں گے۔ کلین سکول (سرکاری اور پرائیویٹ) کے زمرے میں، روپے کا انعامی فنڈ۔ 15 لاکھ، روپے 10 لاکھ، روپے 30 لاکھ دیے جائیں گے۔ کلین کینٹین کے زمرے میں، روپے کا انعامی فنڈ۔ 15 لاکھ، روپے 10 لاکھ، روپے 30 لاکھ دیے جائیں گے۔ کلین کمیونٹی ٹوائلٹ اجتماعی عوامی بیت الخلا کے زمرے میں، روپے کا انعامی فنڈ۔ 15 لاکھ، روپے 10 لاکھ، روپے 30 لاکھ دیے جائیں گے۔ کلین روڈ/ پاتھ وے کے زمرے میں، روپے کا انعامی فنڈ۔ 15 لاکھ، روپے 10 لاکھ، روپے 30 لاکھ دیے جائیں گے۔ کلین پارک اور اوپن اسپیس کیٹیگری میں پہلا انعام 15 لاکھ روپے، دوسرا انعام 10 لاکھ روپے، تیسرا انعام 5 لاکھ روپے۔ کلین مارکیٹ ایریا کیٹیگری میں پہلا انعام 15 لاکھ روپے، دوسرا انعام 10 لاکھ روپے، تیسرا انعام 5 لاکھ روپے کا ہوگا۔ جبکہ اردگرد کے علاقے کو صفائی کے لیے اپنانے کی خصوصی کیٹیگری کے لیے پہلا انعام 15 لاکھ روپے، دوسرا انعام 10 لاکھ روپے، تیسرا انعام 5 لاکھ روپے کا ہوگا۔ تیسرے فریق کی تنظیم کے ذریعے پورے مقابلے کا جائزہ لیا جائے گا۔